امام محمد بن الجزری شافعیؒ

مولانا محمد ادریس

حصن حصین

بترتیب جدید

سوکر اُٹھنے کے وقت سے لیکر سونے کے وقت تک تمام معمولاتِ زندگی
اور پیدا ہونے سے پہلے سے لیکر مرنے کے بعد تک کے تمام حالات سے متعلق
رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے منقول ادعیۂ و آذکار اور ہدایات کا مُستند مجموعہ
باضافہ حواشی و فوائد

تالیف

امام محمدؒ بن الجزری شافعیؒ

باضافہ حواشی و فوائد

مولانا محمدؒ ادریسؒ

تخریج حوالہ جات

مُفتی مولانا عصمتُ اللہ حسن زئی

ناشر

کتاب سنز

اُردو بازار۔ ایم۔ اے جناح روڈ، کراچی

نام کتاب: حِصنِ حَصِین

Hisn-e-Haseen

تالیف

امام محمدؒ بن الجزری شافعیؒ

باضافہ حواشی و فوائد

مولانا محمدؒ ادریسؒ

تخریج حوالہ جات

مُفتی مولانا عصمتُ اللہ حسن زئی

ناشر

گابا سنز

اُردو بازار۔ ایم، اے جناح روڈ، کراچی

۷۸۶

فہرست اذکار و ادعیہ حصن حصین مع ترجمہ بطرز جدید

(تمام شد)

عرضِ مؤلّف اور مقصدِ تالیف

(۱) حِصن حصین اور اس کا اُردو ترجمہ ہر دو طبع ہو چکے ہیں اور بآسانی دستیاب ہوتے ہیں اس کے باوجود اس مجموعہ کی تالیف و اشاعت کا کیا مقصد ہے؟ یہ سوال ہر معقول آدمی کے ذہن میں پیدا ہونا چاہیئے۔ علاوہ ازیں اگر مقصدِ تالیف کی جانب قارئین کے ذہن کو متوجہ نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ مؤلّف کی کاوش و کاہش ضائع نہ ہو جائے (نعوذُ باللہ منہ) اِس لیے عرض ہے کہ:

حِصن حصین مُستند کتبِ حدیث سے جمع کردہ ادعیہ و اذکار و آیات پر مشتمل ایک معروف و مقبول کتاب ہے۔ مُصنّف علّامہ امام محمّد بن محمّد بن محمّد بن الجزری شافعی رحمۃ اللہ علیہ اتفاقاً اِس کتاب کی تالیف کے بعد ہی مشیتِ الٰہی سے "تیموری فتنہ" کے زمانہ میں افواج تیمور کے نرغہ میں پھنس گئے ہیں (جس کا تذکرہ کتاب کے خُطبہ میں آرہا ہے) اس ناگہانی مُصیبت کے زمانہ میں اسی مسنُون ادعیہ و اذکار کے مجموعہ یعنی حِصن حصین کے مسلسل ختم کی برکت سے انہوں نے اور تمام شہر کے مُسلمانوں نے اس بلائے بے درمان سے رہائی پائی ہے اور تیموری فوجیں شہر کا محاصرہ چھوڑ کر بھاگ گئی ہیں۔

اس لیے عام طور پر لوگ ایسی ہی ناگہانی بلاؤں، آفتوں اور مُصیبتوں میں گرفتار ہونے کے وقت حِصن حصین کا ختم ایک "آزمودہ عمل" کے طور پر کرتے کراتے ہیں، اور اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوتی ہے تو خلوصِ نیّت کے ساتھ حِصن حصین کا ختم کرنے والے اِن مسنُون ادعیہ و اذکار کی برکت سے "مستجابُ الدعوات"، مُصنف کی دُعا کی

بدولت اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

لیکن مُصنّف علیہ الرحمۃ کا مقصد تو ان ادعیہ واذکار اور آیات کے جمع کرنے سے یہ تھا کہ لوگ رات دِن کے مختلف اوقات میں ہر کام کے کرنے کے وقت جو دُعائیں، آیتیں اور اذکار رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے منقول ہیں وہ پڑھا کریں تاکہ اللہ جلّ شانہٗ کی یاد شب و روز کے کاموں اور مشغلوں میں مصروف رہنے کے باوجود تازہ رہے۔ سردارِ دوجہاں محمد مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اُسوۂ حسنہ بھی یہی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

کَانَ یَذْکُرُ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْ کُلِّ اَحْیَانِہٖ۔

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تمام اوقات میں اللہ کا ذِکر کیا کرتے تھے۔

عام سطح سے بُلند اہلِ علم کا طبقہ بھی عموماً حصن حصین کو ایسے ہی ادعیہ واذکار کی کتاب سمجھتا ہے، جیسے الحزب الاعظم، دلائل الخیرات، مُناجاتِ مقبول وغیرہ ادعیہ واذکار کی کتابیں ہیں، جو حضرات اَوْراد و وظائف کے پابند ہیں وہ حِصن حصین کو بھی روزانہ کسی مقررہ وقت میں بطور "وظیفہ" پڑھتے ہیں۔ اسی لیے ہفتہ کے سات دِنوں پر پوری کتاب تقسیم کر کے ہر دِن کی ایک منزل قرار دی ہے اور چونکہ مُصنّف علیہ الرحمۃ نے مذکورہ بالا حادثہ میں جمعرات کے دِن حِصن حصین کا ختم کیا تھا اس لیے جمُعرات سے ہی شروع کرتے ہیں۔ چنانچہ منزل اوّل پنجشنبہ (جمعرات) آغاز کتاب سے "قبول دُعا پر شکر" تک ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

یہ روزانہ حِصن حصین کا وِرد رکھنے والے حضرات بھی رات یا دن کے کسی مقررہ حصّہ (وقت) میں اس دن کی منزل بطور وظیفہ پڑھتے ہیں، پھر دوسرے دِن اسی وقت دوسرے دِن کی منزل پڑھتے ہیں۔ اِس میں شک نہیں کہ یہ "وِرد" یا "وظیفہ" ایک مُستقل عبادت اور موجبِ اَجر و ثواب ہے۔ اس لیے کہ ذِکر اللہ کسی وقت ہو اور کِسی صورت میں ہو افضل ترین عبادت ہے، اس کے ثمرات و برکات کا حاصل ہونا یقینی ہے۔

لیکن ظاہر ہے کہ مُصنّف علیہ الرحمۃ کا اصلی مقصد اس سے روزانہ بطور وظیفہ حصن حصین کی ایک منزل پڑھ لینے سے بھی پورا نہیں ہوتا اس لیے کہ مُصنّف علیہ الرحمۃ نے نہایت اہتمام کے ساتھ شب و روز کے مختلف کاموں کے اوقات اور کاموں کی دُعائیں آیتیں اور اذکار صرف اس غرض کے لیے الگ الگ جمع کی ہیں کہ حصن حصین کا پڑھنے والا ان کو یاد کرلے اور جب وہ وقت آئیں اور ان کاموں کو کرنے لگے تو ان کو پڑھ کر "اُسوۂ رسُول" علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کامل اتباع کرنے کی سعادت حاصل کرے اور اس اتباع کے ثمرات و برکات سے دُنیا اور آخرت دونوں میں مُستفید ہو۔ اِسی غرض سے صَحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اِن اَدعیہ و اَذکار کو رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے علیحدہ علیحدہ روایت کیا ہے، اور اِسی غرض سے مُحدّثین رحمہم اللہ نے اِن روایات کو کتبِ حدیث کے اندر علیحدہ علیحدہ "ابواب" کے ذیل میں مدوّن کیا ہے، اور اِسی غرض کے لیے مُصنف علیہ الرحمۃ نے مختلف اور متعدد کتبِ حدیث سے ہر ہر کام اور ہر ہر حاجت و ضرورت کے اوقات کی دُعاؤں، آیتوں اور اَذکار کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر یکجا جمع کیا ہے۔

مثلاً رات کو سونے سے پہلے کی آیتیں اور دُعائیں الگ بیان کیں اور بستر پر لیٹ کر پڑھنے کی الگ جب تک نیند نہ آئے اس وقت تک بستر پر لیٹے لیٹے پڑھنے کی دُعائیں الگ بیان کیں اور نیند اُچٹ جائے تو اُس وقت کی الگ، اور سوتے سوتے آنکھ کھل جائے تو اس وقت کی الگ، اور کروٹ بدلے تو اُس وقت کی الگ، اور اچھا یا بُرا خواب دیکھے تو اس وقت کی دُعائیں الگ بیان کیں۔

اب اگر کوئی شخص رات یا دِن کے کسی بھی حصّہ میں یا کسی ایک کام کے کرنے کے وقت اِن سب دُعاؤں کو بیک وقت پڑھ لے تو نہ راویانِ حدیث کے اِن ادعیہ کو الگ الگ بیان کرنے کا مقصد پورا ہوگا، نہ محدثین رحمہم اللہ کے الگ الگ بابوں میں انکو بیان کرنیکا مقصد

پورا ہوگا اور نہ مُصنّف رحمہ اللہ کے مختلف اور متعدد کتبِ حدیث ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر علیحدہ علیحدہ وقتوں اور کاموں کی دُعائیں بیان کرنے کا مقصد پُورا ہوگا اور نہ ہی وہ حقیقی اور اصلی مقصد یعنی رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اُسوۂ حسنہ کے اتباع میں ہمہ وقت ذکر اللہ کرنے کا مقصد حاصِل ہوگا جس سے دُنیا و آخرت کی سعادت اور کامرانیاں وابستہ ہیں۔

یہ کوتاہی اور نادانستہ طور پر اصلی مقصد سے محرومی اس غلط فہمی اور غلط تاثّر کا نتیجہ ہے کہ حِصن حصین کو عملیات یا وظائف و اَوراد کی کتاب سمجھ لیا گیا ہے، اور یہی خیال ذہنوں میں راسخ ہوگیا ہے۔ اِسی خیال اور تاثر کو ذہنوں سے مٹانے کے لیے ہم نے حِصن حصین کی تمام دُعاؤں، آیتوں اور اذکار کو اُن کاموں اور اُن کے وقتوں کے عنوان سے مرتّب کیا ہے جن میں ان کا پڑھنا مطلوب ہے، تاکہ اس مجموعے کا پڑھنے والا یہ محسوس کرے کہ یہ کتاب شب و روز کے مختلف کاموں اور مشغلوں کے وقت پڑھنے کی دُعاؤں، آیتوں اور اذکار کا مجموعہ ہے، مجھے ان سب کو یا جس قدر ہو سکیں یاد کرلینا چاہیئے اور پورے اہتمام کے ساتھ اِن کاموں کے کرنے کے وقت ان کو پڑھنا چاہیئے تاکہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اتّباع کی سعادت و کامرانی اور دُنیا و آخرت میں اس کے ثمرات و برکات حاصِل کرنے نصیب ہوں۔

ہم نے حِصن حصین کا ایک لفظ بھی نہیں چھوڑا ہے نہ ہی اس میں کوئی اضافہ یا ترمیم کی ہے صرف صورت اور قدرے ترتیب بدلی ہے، اور ذہنوں سے اِس خیال کو بدلنے کے لیے کتاب کے نام میں بھی ذرا سا تصرف کیا ہے اور اس مجموعہ کا نام "حِصن حصین کی دُعائیں"، رکھا ہے۔
وَمَا اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔

(۲) جو دُعائیں اور اذکار قرآنِ عظیم میں مذکور ہیں وہ تو اللہ جلّ شانہٗ کا مقدس کلام ہیں ہی، لیکن جو دُعائیں اور اذکار احادیث میں وارد ہیں وہ بظاہر تو رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زبانِ مُبارک سے نکلے ہوئے کلمات ہیں، لیکن درحقیقت وہ بھی اللہ تعالیٰ کی "وحی" کے ذریعہ

ہی آپؐ کی زبانِ مقدس سے ادا ہوئے ہیں، اِس لیے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی زبانِ مبارک کے متعلق قرآن کریم کی شہادت یہ ہے :

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰىۙ

آپ اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے وہ (جو بھی زبان سے کہتے ہیں وہ) وحی ہے جو اُن کے پاس بھیجی جاتی ہے۔

لہٰذا اللہ جلّ وعلیٰ کے مقدس کلام میں اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زبان وحی ترجمان سے نکلی ہوئی دُعاؤں اور اذکار میں جو تاثیر اور برکت ہو سکتی ہے وہ کسی بھی دوسرے شخص کی زبان سے نِکلے ہوئے کلمات میں یا انہی کے ترجموں میں خواہ وہ اُردو میں ترجمہ ہو خواہ فارسی یا کسی بھی دوسری زبان میں ہو بہو ترجمہ ہو، اس میں وہ اثر و برکت ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی جو قرآن کریم کی آیتوں یا حدیثِ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دُعاؤں اور اذکار میں ہے۔ اِسی لیے آپ دیکھیں گے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مُبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کی حفاظت میں خصوصًا ادعیہ واذکارِ ماثورہ کے روایت کرنے میں انتہائی احتیاط و اہتمام کرتے ہیں، اِسی لیے ذرا ذرا سا لفظی فرق یا کمی بیشی کو بھی ظاہر کر دیتے ہیں کہ یہ دُعا ان الفاظ کے ساتھ بھی رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے منقول ہے اور ان الفاظ کے ساتھ بھی یہی وجہ ہے کہ ایک ہی کام کے وقت کی متعدد دُعائیں اور ذکر ذرا ذرا سے فرق کے ساتھ الگ الگ بیان کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ فلاں وقت کی دُعا ان الفاظ کے ساتھ بھی رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ثابت ہے، اور ان الفاظ کے ساتھ بھی پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ چاہے ان الفاظ کے ساتھ پڑھ لے چاہے ان الفاظ کے ساتھ، یا کبھی یہ پڑھ لے کبھی وہ، مثلاً نماز کے اندر التحیات چار پانچ طریق پر مذکور ہے، اِسی طرح "دُرود" بھی چھ سات طریق پر منقول ہے، اس کا مطلب یہ ہی ہے کہ ان میں سے کوئی سی التحیات پڑھ لے اور کوئی سا "دُرود" یا کبھی ایک پڑھ لے کبھی دوسرا۔

بہر حال آیات اور ادعیہ و اذکارِ مسنونہ کے بارے میں تمام علماء متفق ہیں کہ اُن کو اُنہی عربی الفاظ

میں پڑھنا چاہیئے جو قرآن و حدیث میں آئے ہیں ذرّہ برابر تغیر و تبدل یا کمی بیشی نہ کرنی چاہیئے۔

دوسری طرف یہ بھی مسلّم ہے کہ جو ذکر یا دُعا دِل سے نکلتی ہے بہت جلد اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتی ہے اور دِل سے نکلنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ دُعا مانگنے والے اور ذکر کرنے والے کو معلوم ہو کہ میں اللہ تعالیٰ سے کیا دُعا مانگ رہا ہوں؟ اور اللہ جلّ شانہٗ کی حمد و ثنا میں کیا کچھ کہہ رہا ہوں؟ اس لیے ازبس ضروری ہے کہ پڑھنے والے اِن آیات، اَدعیہ اور اَذکار کو بھی یاد کریں اور اُن کے اُردو ترجموں سے بھی واقف ہوں، تاکہ دونوں مقصد پورے ہوں اور دُعا یا ذکر و ثنا دِل سے نکلے اور بارگاہِ الٰہی میں جلد از جلد قبول ہو۔ مثلاً لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کی اہمیت و عظمت اور اس کے پڑھنے کا شوق و ذوق اس وقت تک پیدا ہو ہی نہیں سکتا جب تک اِس ذکرِ جلیل کے معنیٰ معلوم نہ ہوں کہ اس مختصر مگر عظیم ذکر کے معنیٰ یہ ہیں۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

(کسی بھی کام کی) طاقت و قوت اللہ بزرگ و برتر (کی مدد) کے (بغیر) میّسر نہیں ہے۔

اب ہر کام کے کرنے کے وقت اِس کو پڑھنے کو جی چاہے گا، خواہ دینی کام ہوں مثلاً نماز، روزہ وغیرہ اور گناہوں، معصیتوں وغیرہ منکرات سے بچنا اور دور رہنا، خواہ دنیوی کام ہوں مثلاً محنت مزدوری، کھیتی باڑی، تجارتی کاروبار وغیرہ جائز اور حلال دنیوی مشغلے، اِس لیے کہ یہ سارے ہی کام اور مشغلے طاقت و قوتِ کار کو چاہتے ہیں، اور طاقت و قوت اللہ تعالیٰ کے دیئے بغیر میّسر نہیں آسکتی۔

اِس لیے ہم نے ہر آیتِ کریمہ، ہر دُعا اور ہر ذکر کے ساتھ ہی اس کے نیچے اُردو ترجمے بھی اس اہتمام کے ساتھ کیے ہیں کہ پڑھنے والے کو ایک ایک لفظ کا ترجمہ سمجھ میں آجائے اور پوری آیتِ کریمہ دُعا یا ذکر کا مطلب سمجھ کر پوری قلبی توجہ اور خیال کے ساتھ پڑھے، تاکہ بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو اور اس کے اثرات و برکات اس طرح حاصل ہوں کہ پڑھنے

والے کو محسوس ہو کہ میری فلاں دُعا قبول ہوئی ہے اور یہ فلاں ذِکر کا اثر ہے، اور اس پر اللہ تعالیٰ شانُہٗ کا شکر ادا کر سکے۔

لہٰذا ان آیتوں، دُعاؤں اور اذکار کو بھی یاد کرنا چاہیئے، اور انکے ترجموں کو بھی سمجھنا اور جاننا چاہیئے

(۳) جیساکہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ یہ مجموعہ بعینہٖ حصن حصین ہے بغیر کسی کمی بیشی کے، صرف ترتیب میں ہم نے مذکورہ بالا مقاصد کے تحت ذرا سا تصرف کیا ہے۔ اِس تصرف کو ہم مثال دے کر واضح کر دینا چاہتے ہیں تاکہ قارئینِ حصن حصین مطمئن ہو جائیں۔

الف۔ دِن کی دُعاؤں کے ذیل میں مصنّف علیہ الرحمۃ حصن حصین میں حسبِ ذیل حدیث مرفوع روایت بیان کرتے ہیں۔

مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فِي الْيَوْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا يَّرُدُّ عَنْهُ الشَّيَاطِيْنَ۔

اس کا لفظی ترجمہ یہ ہوتا :۔

"جو شخص دِن میں دس مرتبہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتے ہیں جو شیطانوں کو اس سے دور رکھتا ہے"

ہم نے اس "تعوّذ"، کو دِن کی دُعاؤں کے ذیل میں اس طرح درج کیا ہے۔

دِن میں کم از کم دس مرتبہ یہ "تعوّذ"، پڑھا کرے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۝

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی مردود شیطان سے۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ سے دن میں دس مرتبہ شیطان سے پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو شیطانوں سے بچانے کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتے ہیں۔

دیکھیئے اس میں حصن حصین کا کوئی لفظ نہ کم ہوا ہے نہ زیادہ۔ صرف ترتیب بدلی ہے اور وہ

بھی اِس غرض سے کہ یہ تعوّذ دِن کے اذکار میں نمایاں طور پر آجائے اور اس کے بعد حدیث شریف میں جو اس کا فائدہ مذکور ہے وہ علیحدہ واضح ہوجائے تاکہ پڑھنے والا اِس مختصر سے "تعوّذ" کے عظیم فائدہ سے واقف ہوجائے اور پورے شوق و رغبت سے اسے پڑھا کرے۔

(ب) فجر کے وقت سُنّتیں گھر میں پڑھکر گھر سے نکلنے کی دُعاؤں کے ذیل میں مُصنّف علیہ الرحمۃ حِصن حصین میں حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی حسبِ ذیل فعلی روایت بیان کرتے ہیں۔

مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْتِیْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ۔

اِس حدیث کا لفظی ترجمہ کتاب کے مطابق اِس طرح ہوتا:

(حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسُول اللہ صَلّی اللہ علیہ وسلّم (فجر کی نماز کے لیے) میرے گھر سے نکلے ہوں اور آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر یہ دُعا نہ پڑھی ہو۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں (خود) گمراہ ہوجاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، یا میں (خود سیدھے راستہ سے) پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں، یا میں (خود کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں (خود کسی کے ساتھ) جہالت کا برتاؤ کروں یا میرے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جائے۔

ہم نے اس دُعا کو فجر کی نماز کے لیے گھر سے نکلنے کے وقت کی دُعاؤں میں نمبر (۴) پر اس طرح درج کیا ہے

(۴) جب گھر سے فجر کی نماز کے لیے نکلے تو آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ ط

"اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں خُود گمراہ ہوجاؤں یا میں گمراہ

کیا جاؤں ، یا میں (سیدھے راستہ سے) خود پھسلوں یا پھسلا دیا جاؤں ، یا میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے ، یا میں خود (کسی کے ساتھ) جہالت کا برتاؤ کروں یا میرے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جائے۔

ف : اُمّ المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بھی رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم (فجر کی نماز کے لیے) میرے گھر سے باہر نکلتے تو آپؐ آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر مذکورہ بالا دُعا پڑھتے :

اس ترتیب بدلنے کا فائدہ صرف یہ ہوا کہ فجر کی نماز کے لیے گھر سے نکلنے کے وقت کی ایک مُستقل دُعا نمبر (۴) معلوم ہو گئی اور فائدہ کے عنوان سے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی پوری حدیث ۔جس کا مقصد پابندی کے ساتھ اِس دُعا کے پڑھنے کا اظہار ہے ۔یہی بعینہٖ ذِکر ہوئی ، اور حِصن حصین کا ایک لفظ بھی نہیں چھوٹا۔

اِس مجموعہ کی تالیف کا جو اصلی مقصد اور محرک ہے ۔جس کا ہم تفصیل سے سطورِ بالا میں ذِکر کر چکے ہیں ، اِس کے پیشِ نظر ترتیب میں یہ تصرّف ناگزیر تھا ، ورنہ تو جیسا کہ ہم بتلا چکے ہیں حِصن حصین اور اس کا ترجمہ بازار میں دستیاب ہے بطور" عمل" ختم کرنے والوں کے لیے یا بطور"وظیفہ" روزانہ ایک منزل پڑھنے والوں کے لیے وہ بہت کافی ہے۔

آخر میں ہم صمیمِ قلب سے بارگاہِ الٰہی میں اِلتجا کرتے ہیں کہ وہ ہماری اِس سعی کو قبول فرمائیں اور مُسلمانوں کو شب و روز کے مختلف اوقات اور مشاغل میں اُٹھتے بیٹھتے ذِکر اللہ کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین ثم آمین

وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط

ترجمہ خطبہ حصن حصین اور مقصدِ تالیفِ کتاب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

اے اللہ[1]! تو تمام مخلوق کے سردار محمدؐ پر اپنی رحمت نازل فرما اور سلامتی، اور انکے آل و اصحاب پر بھی۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ[2] (کلمۂ توحید) اللہ تعالیٰ کی ملاقات (اور دیدار) کا سامان (اور وسیلہ) ہے بندہ محتاج محمد بن محمد بن محمد، ابنِ جزری[3] شافعی کہتا ہے جو (بہت) کمزور و مسکین ہے، (تمام مخلوق سے رشتہ توڑ کر) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والا ہے، اس کے کرم سے اُمیدوار ہے، کہ وہ اسے ظالم قوم سے نجات دیگا۔ اللہ تعالیٰ اس سختی (اور ناگہانی مُصیبت) میں اس کے ساتھ لُطف و کرم کا معاملہ کرے۔ کہ اس اللہ جلّ شانہ کی

[1] "اے اللہ" کے معنیٰ ہیں "اے تمام تر اعلیٰ و اکمل صفات کے مالک"۔ اس لیے یہ کلمہ بظاہر تو صرف "کلمۂ ندا" ہے مگر درحقیقت اللہ جل شانہ کی اعلیٰ درجہ کی تعریف اور حمد و ثنا بھی ہے، اور انتہائی عجز و انکساری کا بھی اس میں اظہار ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ شانہ، نے حمد و ثنا اور تعریف کے اہم ترین مواقع پر اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کلمہ کے پڑھنے کا حکم دیا ہے، ارشاد ہے قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ الآیۃ، اسی لیے بیشتر دُعائیں اسی کلمہ سے شروع ہوتی ہیں۔ لہٰذا یہ توہم نہ ہو کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے آغاز کتاب کے معروف طریقہ کو۔ کہ "تسمیہ" کے بعد "حمد" ہوا کرتی ہے اس کے بعد "صلوٰۃ و سلام"۔ چھوڑ دیا ہے ۱۲

[2] چونکہ مؤلف علیہ الرحمۃ اذکار و ادعیۂ مسنونہ کی کتاب تالیف کرنا چاہتے ہیں اور تمام اذکار و ادعیہ کی روح "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" ہے اس لیے اللہ جل شانہ، سے قرب کا واحد ذریعہ اور وسیلہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہی ہے اسی لیے "حدیث قدسی" میں آیا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ عَذَابِیْ (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میرا قلعہ ہے جو شخص میرے (اس) "قلعہ" میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوگیا) اسی لیے مؤلف علیہ الرحمۃ نے عرض مدعا سے پہلے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا اور اسکو لقاءِ الٰہی کا سامان اور وسیلہ قرار دیا۔ کہ اس کے بغیر تو بارگاہِ الٰہی میں کوئی باریابی حاصل ہی نہیں کرسکتا۔ اور اسی لیے کتاب کا نام حِصن حصین (مضبوط قلعہ) رکھا۔ اس لحاظ سے یہ کتاب کی وجہ تسمیہ (نام رکھنے کی وجہ) کی طرف بھی اشارہ ہے ۱۲

[3] جَزَری دیار بکر کے جزیرۃ ابن عمر (برقعیدی) کی طرف نسبت ہے جو موصل کے قریب دریائے دجلہ و فرات کے درمیان واقع ہے اور امام ابنِ جزری کا آبائی مسکن اور وطن ہے ۱۲

حمد و ثنا کے بعد، جس نے دُعا کو قضا کے رَدّ[1] کرنے کا وسیلہ بنایا، اور سردارِ انبیاء (علیہم السّلام) محمدؐ پر اور ان کے پرہیزگار و برگزیدہ آل و اصحاب پر دُرود و سلام بھیجنے کے بعد۔

(۱) معلوم ہونا چاہیئے کہ بیشک یہ کتاب سردارِ انبیاء (علیہم السّلام) کے کلام مبارک سے (انتخاب کیا ہوا) ایک مضبوط قلعہ ہے، اور رسُولِ امین صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خزانے سے (چُنا ہُوا) مؤمنوں کے لئے (دشمن سے مقابلہ کا) ہتھیار ہے، اور رسُولِ کریم (علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم) کے اقوال سے (جمع کیا ہوا) ایک عظیم تعویذ ہے اور (گناہوں سے) معصوم و محفوظ (نبی علیہ السّلام) کے (متبرک) الفاظ سے (تیار کیا ہوا) ایک محفوظ نقش ہے (یعنی رسُول اللہ صلّی اللہ علیہٖ وسلّم کی متبرک احادیث کا مجموعہ ہے)۔

(مُصنّف فرماتے ہیں) میں نے اس (کے انتخاب اور جمع کرنے) میں (مخلوق کی) خیرخواہی کو پورے طور پر صرف کیا ہے اور صحیح حدیث کی کتابوں سے جمع کیا ہے اور ہر سختی (اور مُصیبت) کے وقت اس دُعاؤں کے مجموعہ) کو (مُصیبتوں کے مقابلہ کا) "سامان" بنا کر پیش کیا ہے، اور جن وانس کے شر سے بچنے کے لیے اس (خالص دُعاؤں کے مجموعہ) کو (سند وغیرہ سے) الگ کرکے ایک "سپر" بنایا ہے۔

اور میں خود بھی اس ناگہانی مصیبت سے بچنے کے لیے جو مجھ پر آئی اِسی مضبوط قلعہ میں قلعہ نشین (اور پناہ گزین) ہوا ہوں، اور جن نشانہ پر بیٹھنے والے تیروں (دُعاؤں) پر یہ کتاب مشتمل ہے، ان کے ذریعہ سے ہی میں نے خود کو ہر ظالم (کے ظلم) سے بچایا ہے۔ میں نے (اس سلسلہ میں) یہ اشعار بھی کہے ہیں:

اَلَا قُوْلَا لِشَخْصٍ قَدْ تَقَوّٰی	عَلٰی ضُعْفِیْ وَلَمْ یَخْشٰی رَقِیْبَهْ
خبردار! اس ظالم شخص سے کہدو جو دلیر بنا ہوا ہے	مجھے کمزور سمجھ کر، اور اپنے حقیقی نگہبان سے نہیں ڈرتا
خَبَأْتُ لَهٗ سِهَامًا فِی اللَّیَالِیْ	وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ لَهٗ مُصِیْبَهْ
میں نے راتوں میں (بیٹھکر) یہ دُعاؤں کے تیر اس (کے مقابلہ) کے لیے خفیہ طور پر تیار کیے ہیں۔	اور مجھے (اللہ تعالیٰ سے) اُمید ہے کہ یہ تیر اسکو ضرور نشانہ بنائیں گے (یہ دُعائیں ضرور کارگر ہوں گی)

---

[1] اس حدیث کی وضاحت اور دعا کے قضا کو رَدّ کرنے کا مطلب باب فضائل دُعا کے ذیل میں مذکور ہے، ملاحظہ فرمائیے ۱۲

میں اللہ جلّ شانہٗ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ اِس (دُعاؤں کے مجموعہ) سے (اور مُسلمانوں کو بھی) نفع پہنچائے، اور اس کے ذریعہ ہر مُسلمان کی مصیبت و پریشانی کو دور فرمائے۔

اگرچہ (دُعاؤں کا) یہ مجموعہ بہت مختصر اور چھوٹا سا ہے مگر میں نے (انسانی حوائج و ضروریات کے) ہر باب کی کوئی صحیح حدیث نہیں چھوڑی جس کو پیش نظر نہ رکھا ہو (اور اس کتاب میں ذکر نہ کیا ہو)۔

اور جب میں اِس (مجموعہ) کی ترتیب و اصلاح مکمل طور پر کر چکا تو مجھے ایک ایسے دشمن (تیموری لشکر کے سردار) نے اپنے پاس حاضری کا حکم دیا (جو اتنا طاقتور اور ظالم تھا کہ) اسکو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی دفع ہی نہیں کر سکتا تھا، تو میں فرار اور روپوش ہو گیا اور اسی قلعہ حِصن حصین میں پناہ گزین ہو گیا (یعنی اِس روپوشی کے زمانہ میں حِصن حصین کا ختم کرتا رہا) تو ایک شب مجھے سردارِ انبیاء علیہ وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ مَیں حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بائیں[2] جانب بیٹھا ہوا ہوں،

---

[1] حِصن حصین سے پہلے محدثین وحفّاظِ حدیث نے "ادعیۂ اذکار" میں جتنی کتابیں تالیف کی ہیں ان میں بعض مؤلفین نے محدثین کے طرز پر اپنے مشائخ سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک راویوں کا پورا سلسلہ (سند یا اسناد) ضرور بیان کیا ہے، تاکہ حدیث کی صحت کا حال بھی قاری کو معلوم ہو جائے، اس کی وجہ سے ان کی کتابیں کافی (بڑی بڑی) ہونے کے باوجود اتنے اذکار اور ادعیہ پر مشتمل نہیں ہیں جتنی حِصن حصین میں ہیں۔ مصنف علیہ الرحمۃ کا مقصد چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے اذکار و ادعیہ کو زیادہ سے زیادہ مقدار میں جمع کرنا ہے اس لیے اُنہوں نے نہ صرف سند بلکہ صحابی کا نام تک بھی چھوڑ دیا اور صرف متن حدیث (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال) کے بیان کر دینے پر اکتفا کیا اور بیان سند کی کمی کو پورا کرنے اور حدیث کی صحت کا حال معلوم کرنے کی غرض سے ان محدثین رحمہم اللہ کی اُن کتابوں کے حوالے دیدیئے جن سے حدیثیں اخذ کی ہیں، یہ حوالے بھی "رمز" و "اشارہ" کے طور بیان کیے ہیں۔ مثلاً صحیح بخاریؒ کے لیے خ اشارہ ہے اور صحیح مسلمؒ کے لیے م اور جامع ترمذی ت علیٰ ہذا القیاس، تاکہ کتاب کا حجم بھی نہ بڑھے اور زیادہ سے زیادہ حدیثیں آجائیں۔ یہی مطلب مصنّفؒ کے لفظ جَرَّدْ تُہٗ کا ہے، سمجھ لیجیے ۱۲

[2] پناہ دہندہ جس شخص کو اپنی پناہ میں لیتا ہے خود اس کی دائیں طرف ہو جاتا ہے اور اُس کو اپنی بائیں جانب لے لیتا ہے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھنے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مؤلف کو اپنی پناہ میں لے لینے کی بشارت ہے ۱۲

اور گویا حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام مجھ سے فرماتے ہیں: کہو کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسُول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے اور تمام مُسلمانوں کے لئے (اس کتاب کے ذریعہ تمام مصائب و آفات سے محفوظ رہنے کی) دُعا فرمائیے۔ تو رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دُعا کے لیے اپنے مُبارک ہاتھ اُٹھائے۔ گویا میں آپؐ کے دستِ مُبارک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپؐ نے دُعا فرمائی، اور (دُعا سے فارغ ہوکر) روئے مُبارک پر ہاتھ پھیرے۔

جُمعرات کی شب میں مَیں نے یہ خواب دیکھا اور اتوار کی رات کو دشمن (شہر کا محاصرہ چھوڑکر) بھاگ گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اِس کتاب میں (جمع شدہ) رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم (کی زبان مُبارک سے نکلے ہوئے) کلماتِ طیّبہ اور مسنُون دُعاؤں (کے ختم) کی بدولت مجھ سے اور تمام (بستی کے) مُسلمانوں سے اِس ناگہانی مُصیبت (اور بلائے بے درماں) کو دفع فرمایا[1]۔

(۲) یہ بھی (قارئینِ حصن حصین کو) معلوم ہونا چاہیئے کہ میں (اپنی بصیرت اور ذوقِ حدیث کی بناء پر) اُمید کرتا ہوں کہ اِس کتاب کی تمام حدیثیں درُست[2] ہونگی، پس (میرے اِس اطمینان

---

[1] اس کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ نے کتب حوالہ کے رُمُوز (اشارے) بیان کیے ہیں۔ ہم نے چونکہ مزید اختصار کی غرض سے ترجمہ میں ان رُموز کو چھوڑ دیا ہے، اس لیے ہم ان رُموز کے بیان کو بھی چھوڑتے ہیں۔ جس حدیث کا حال معلوم کرنا ہو کہ وہ کس کتاب میں ہے، حِصن حصین کی مراجعت کیجئے ساری کتاب حِصن حصین کی صرف یہی چند سطریں ہیں جن کا ترجمہ ہم نے نہیں کیا ورنہ پوری کتاب کا اول سے آخر تک مکمل ترجمہ ذرا سے تصرف کے ساتھ۔ جس کا بیان اور نمونہ "آپ" "عرض مؤلف" کے ذیل میں پڑھ چکے ہیں۔ اس مجموعہ میں پیش کیا ہے ۱۲

[2] مصنف علیہ الرحمۃ کی مراد "صحیح احادیث" سے درست اور قابلِ اعتماد حدیثیں ہیں، خواہ علم اصول حدیث کی اصطلاح کے اعتبار سے وہ صحیح ہوں خواہ حسن قابل عمل ضعیف احادیث ہوں۔ اس لیے کہ خود مؤلف علیہ الرحمۃ امام حدیث ہیں ان کا قول صحت حدیث کے باب میں حجت اور سند ہے۔ چنانچہ مصنف علیہ الرحمۃ مفتاح شرح حِصن حصین میں فرماتے ہیں: "ہم نے کوئی ایسی حدیث حِصن حصین میں ذکر نہیں کی جو قابلِ اعتماد نہ ہو جیسا کہ ہم نے کسی بھی باب میں کوئی صحیح حدیث چھوڑی نہیں ہے" ۱۲

دلانے کے بعد اِن احادیث کے صحیح ہونے نہ ہونے کے بارے میں تردد دور ہوگیا۔

یہ مختصر اور چھوٹا سا مجموعہ (حصن حصین)، بحمد اللہ اُن احادیث پر بھی حاوی ہے جن پر کئی کئی جِلد کی (ادعیہ واذکار) کی کتابیں حاوی نہیں ہیں، اور جب یہ (انتخاب) خاتمہ پر پہونچ جائے گا تو ہم اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتے ہیں کہ (اس کی توفیق سے) اِس کے آخر میں ایک ایک کا اضافہ کریں گے جو اِن ادعیہ میں آئے ہوئے مشکل اور مغلق الفاظ کے اشکال کو دور کر دیگی یعنی ان کی شرح کر دیگی۔[1]

کتاب کے ابواب اور فصلیں

مقدمہ: اِس حصہ میں حسبِ ذیل گیارہ فصلیں ہیں:-

فصل اوّل: دُعا کی فضیلت کا بیان

فصل دوم: ذِکر کی فضیلت کا بیان

فصل سوم: دُعا کے آداب کا بیان

فصل چہارم: ذِکر کے آداب کا بیان

فصل پنجم: ان وقتوں کا بیان جن میں دُعا قبول ہوتی ہے۔

فصل ششم: ان حالتوں کا بیان جن میں دُعا قبول ہوتی ہے۔

فصل ہفتم: ان مقامات (جگہوں) کا بیان جن میں دُعا قبول ہوتی ہے۔

فصل ہشتم: ان لوگوں کا بیان جن کی دعائیں (خاص طور پر) قبول ہوتی ہیں۔

---

[1] حصن حصین پایۂ تکمیل کو پہونچتے ہی اور منظرِ عام پر آتے ہی اس قدر مقبول ہوئی کہ ہاتھوں ہاتھ اسکی نقلیں دور دراز شہروں میں پہونچ گئیں اور اس وعدہ کو پورا کرنے کی نوبت نہ آپائی آخر مؤلف علیہ الرحمۃ نے مفتاح نامی شرح حصن حصین تالیف کرکے اس وعدہ کا ایفا فرمایا جیسا کہ مفتاح کے آغاز میں اس کا ذکر کیا ہے ۱۲

فصل نہم : اسمِ اعظم کا بیان

فصل دہم : اسماءِ حسنیٰ الٰہیہ کا بیان

فصل یازدہم : دُعا کے قبول ہونے پر شکر ادا کرنے کا بیان

۲۔ باب اول۔ صبح شام، دِن رات اور انسانی زندگی کے مختلف مواقع و حالات و اوقات اور مرتے دم تک پیش آنے والی حاجتوں، کی ان دُعاؤں کا بیان جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے صحیح احادیث میں ثابت ہیں۔

۳۔ باب دوم۔ ان اذکار کا بیان جو کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں۔

۴۔ باب سوم۔ ان استغفاروں کا بیان جن سے گناہ اور خطائیں معاف ہوتی ہیں۔

۵۔ باب چہارم۔ قرآن عظیم اور اسکی چند سورتوں اور چند آیتوں کی تلاوت کی فضیلت کا بیان۔

۶۔ باب پنجم۔ ان دُعاؤں کا بیان جو بلا تعیین وقت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے صحیح احادیث میں ثابت ہیں۔

۷۔ خاتمہ : سرورِ کائنات رسولِ برحق صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو گمراہی سے بچایا اور جن کی بدولت (جہل کی) نابینائی سے (علم و معرفت کی) بینائی عطا فرمائی، چنانچہ آپؐ نے (حق کا) راستہ پورے طور پر واضح فرمادیا، اور کسی کے لئے حجّت (کی گنجائش) باقی نہیں چھوڑی۔ اُن پر درود و سلام کی فضیلت کا بیان۔

اللہ تعالیٰ ان پر (بے شمار) رحمتیں نازل فرمائیں اور سلام، جب تک (دُنیا میں) اس کا ذِکر کرنے والے اسکے ذِکر میں مشغول رہیں اور اس کے ذِکر سے غافل (بے خبر اور بے پرواہ) لوگ غفلت میں پڑے رہیں۔

فصلِ اوّل

دُعا مانگنے کی فضیلت کا بیان

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
دُعا مانگنا بعینہٖ[1] عبادت کرنا ہے پھر آپؐ نے (بطور دلیل) قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ○ (سورۃ مؤمن ۶۰)

(ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابو داؤد، احمد، عن نعمان بن بشیرؓ)

اور تمہارے رب نے فرمایا ہے: مجھ سے دُعا مانگا کرو میں تمہاری دُعا قبول کرونگا، بیشک جو لوگ (ازراہِ تکبر) میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں، وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل وخوار ہوکر۔

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس شخص کے لیے دُعا کا دروازہ کھول دیا گیا (یعنی دُعا مانگنے کی توفیق دے دی گئی) اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے جو دُعائیں مانگی جاتی ہیں ان میں اللہ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اس سے (دُنیا اور آخرت میں) عافیت کی دُعا مانگی جائے (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۹۵) اسی حدیث کے بعض طُرق میں فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ (اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے) آیا ہے (حاکم) اور بعض طُرق میں فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْإِجَابَةِ

---

[1] دُعا بعینہٖ عبادت اِس لیے ہے کہ قلب کی پوری توجہ اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلانے، گڑگڑانے، اور دُعا مانگنے میں عبدیت (بندگی) کا کامل ترین اظہار ہوتا ہے۔ اسی لئے کوئی عبادت بھی دُعا سے خالی نہیں ہے ۱۲۔

[2] اس لیے کہ اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دُعا کو "عبادت" اور دُعا سے روگردانی کو "عبادت سے سرتابی" قرار دیا ہے ۱۲

(اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھول دیئے گئے، آیا ہے۔ (تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے)۔

۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: دُعا کے سوا کوئی چیز قضا (تقدیر کے فیصلہ کو رد[1] نہیں کرسکتی، اور نیکی (عملِ خیر) کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی۔
(کنز العمال ج ۲ صفحہ ۳)

۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ: (قضا و) قدر سے بچنے کی کوئی تدبیر فائدہ نہیں دیتی، (ہاں) اللہ سے دُعا مانگنا اس (آفت و مصیبت) میں بھی نفع پہونچاتا ہے جو نازل ہو چکی اور اس (مُصیبت) میں بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی۔ اور بے شک بَلا نازل ہونے کو ہوتی ہے کہ اتنے میں دُعا اس سے جا ملتی ہے، پس قیامت تک اِن دونوں میں کشمکش ہوتی رہتی ہے (اور انسان دُعا کی بدولت اس بَلا سے بچ جاتا ہے)۔

۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کے ہاں دُعا سے زیادہ اور کسی چیز کی وقعت نہیں۔ (ترمذی، طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رض)

۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال

---

[1] رد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ طے ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگ لے گا۔ اس لیے اس بلا سے بچ جائیگا۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ اِس شخص کی عمر ساٹھ سال ہے لیکن یہ شخص حج یا اللہ کی راہ میں جہاد کریگا اِس لیے اس کی عمر بیس سال بڑھادی جائے گی اور یہ اسّی سال دُنیا میں زندہ رہے گا چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے والدعآء من القضاء ایضا یعنی دُعا بھی اللہ کے ہاں مقدر ہوتی ہے ۱۲

نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اِسی حدیث کے بعض طُرق میں مَنْ لَّمْ یَدْعُ اللّٰہَ غَضِبَ عَلَیْہِ (جو اللہ تعالیٰ سے دُعا نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اُس سے ناراض ہو جاتا ہے) آیا ہے (دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)۔ (کنز العمال ج ۲ ص۲۹)

⟨۷⟩ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہٖ وسلّم نے صحابہؓ سے خطاب کرکے فرمایا: تم اللہ سے دُعا مانگنے میں عاجز نہ بنو (اور کوتاہی نہ کرو) اس لئے کہ دُعا (کرتے رہنے کی صورت میں ہرگز کوئی شخص (کسی ناگہانی آفت سے) ہلاک نہ ہوگا۔ (کنز العمال ج۲ ص۳۱)

⟨۸⟩ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

آں حضرت صلّی اللہ علیہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا سختیوں اور مصیبتوں کے وقت قبول فرمائیں، اُس کو چاہیئے کہ وہ فراخی اور خوشحالی میں بھی کثرت سے دُعا مانگا کرے۔ (ترمذی عن ابی ہریرۃؓ)

⟨۹⟩ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

رسُول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ: دُعا مومن کا ہتھیار ہے[۲]، (کنز العمال ج۲ ص۲۸)

لہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے سے روگردانی دانستہ یا نادانستہ طور پر نخوت و تکبر کا مظاہرہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی شدید ترین ناراضگی کا موجب ہے۔ اور دُعا مانگنا سراسر عبدیت (بندگی) کا اظہار ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہے جیساکہ مذکورۂ بالا آیتِ کریمہ سے ظاہر ہے ۱۲

۲ہ آفتوں اور مصیبتوں سے بچنے کی سب سے زیادہ مؤثر تدبیر دُعا ہے اِس لیے دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ اسی طرح دین کا ستون نماز ہے اور نماز کی روح خشوع و خضوع ہے جو دُعا کا خاصہ ہے۔ اِس لیے "دُعا دین کا ستون ہے"۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے کثرت سے دُعائیں مانگنا اللہ تعالیٰ کی معبودیت و وحدانیت کا اعلان ہے اور یہی وہ نور ہے جس سے آسمان و زمین روشن اور قائم ہیں۔ اِسی لیے حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت اس وقت آئے گی جب روئے زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا، اس لیے "دُعا زمین و آسمان کا نور ہے ۱۲

دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے ۔ (حاکم عن ابی ہریرۃ رضؓ)

⟨۱۰⟩ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس سے گذرے جو (کسی مصیبت میں) گرفتار تھی ، تو (ان کی حالت دیکھ کر) آپؐ نے فرمایا : کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا نہیں مانگا کرتے تھے ۔ (مسند بزار عن انس رضؓ)

⟨۱۱⟩ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ : جو بھی مسلمان (کسی چیز کے) مانگنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب اپنا منہ اُٹھاتا ہے (اور دعا مانگتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور[1] دیتے ہیں ، یا وہی چیز اسکو فی الفور دیدیتے ہیں یا اس کے واسطے (دنیا یا آخرت میں) اسکو ذخیرہ کر دیتے ہیں ۔ (مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضؓ)

---

[1] یعنی دعا کے قبول ہونے کی تین صورتیں ہوتی ہیں ① اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرین مصلحت ہوتا ہے تو فوراً مراد پوری کر دی جاتی ہے ② اگر فوراً مراد پوری کرنا قرین مصلحت نہیں ہوتا تو بتاخیر مناسب وقت پر وہ مراد پوری کر دی جاتی ہے ۔ ③ ورنہ اس کا نعم البدل دنیا یا آخرت میں دے دیا جاتا ہے ۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا اجر تو بہر صورت مل ہی جاتا ہے ، اس لیے کوئی بھی دعا رائیگاں کسی بھی صورت میں نہیں جاتی ۱۲

فصلِ دوم

اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

(۱) حدیث قدسی[1] میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

"میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں (جیسا وہ میرے متعلق گمان[2] رکھتا ہے میں ویسا ہوتا ہوں) اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے. چنانچہ اگر وہ اپنے دل میں (تنہائی میں) میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنی تنہائی میں اسے یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں (فرشتوں کے مجمع میں) اس کا ذکر کرتا ہوں" (بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ ؓ)

(۲) ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا میں تمھیں وہ عمل نہ بتلاؤں ؟ جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے مالک (پروردگار) کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے، اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بُلند کرنے والا ہے اور سونے چاندی کے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے سے بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے (میدانِ جہاد میں) مقابلہ کرو اور پھر تم ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں ؟ (صحابہ ؓ نے عرض کیا) کیوں نہیں یا رسول اللہ

---

[1] حدیث قدسی اُس حدیث کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے کسی قول یا فعل کو روایت کریں ۱۲ مترجم

[2] اسی لیے بندہ کو ہمیشہ اپنے رب سے اچھا گمان اور خیر کی توقع رکھنی چاہیئے اس لیے کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ۔ (میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے) ۱۲

ضرور بتلائیے، آپؐ نے ارشاد فرمایا (وہ عمل) اللہ کا ذکر ہے[1] ۔ (ابن ماجہ ص۲۷۰ عن ابی درداءؓ)

۳ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کوئی صدقہ (عملِ خیر) اللہ کے ذکر سے افضل نہیں ہے ۔" (طبرانی فی الاوسط عن ابن عباسؓ)

۴ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ : اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (اس پر مامور) ہیں کہ راستوں میں گھوم پھر کر اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں، پس جب وہ کسی جماعت کو اللہ جلّ شانہ، کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود (ذکر اللہ) کی طرف آجاؤ، تو وہ سب فرشتے بلکہ آسمانِ دنیا تک اِن ذکر کرنے والوں کو اپنے بازوؤں کے سایہ میں لے لیتے ہیں۔ آخر حدیث تک[2] ۔ (بخاری، مسلم، ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

۵ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس شخص کی مثال جو اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کی جو اپنے پروردگار کا ذکر نہیں کرتا "زندہ" "مُردے" کی سی مثال ہے[3] ۔ (بخاری، مسلم، عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

---

[1] اس لیے کہ تمام بدنی اور مالی عبادتوں کا حاصل ہی اللہ کا ذکر ہے، چنانچہ اہم ترین عبادت نماز ہے اسکے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (تم نماز کو قائم کرو میرے ذکر کے لیے) اسی طرح تمام عبادتوں کو قیاس کر لیجئے ۔۱۲

[2] جب کوئی بھی شخص کسی طویل حدیث کے قدرِ ضروری حصّہ کو بیان کرتا ہے اور باقی حدیث کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ آخر میں الحدیث کہہ دیتا ہے تاکہ ہر شخص کو معلوم ہو جائے کہ حدیث کا باقی حصّہ اور بھی ہے ۱۲

[3] جس شخص کے دل میں اللہ کی یاد اور زبان پر اسکا نام ہے وہ زندہ ہے اور جو شخص اِن دونوں سے محروم ہے وہ مُردہ ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جگہ جگہ مومن کو "حی "زندہ" اور کافر کو میّت "مُردہ" کے نام سے ذکر فرمایا ہے ۱۲

۶ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

"رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بتلایا: جب بھی کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتی ہے تو فوراً (رحمت کے) فرشتے اُن کو (چاروں طرف سے) گھیر لیتے ہیں اور (اللہ کی) رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، سکون واطمینان ان پر برسنے لگتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اُن (فرشتوں) سے اِن ذکر کرنے والوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو اس کے پاس (موجود رہتے) ہیں۔"

(ابنِ ماجہ ص۲۷۷، مسلم، عن ابی سعید رض)

۷ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

ایک صحابی رض نے عرض کیا: "یا رسول اللہ" "اِسلام" کے (موجبِ اجر وثواب) احکام تو بہت ہوگئے آپؐ مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جس کو میں مضبوط پکڑ لوں (اور برابر کرتا رہوں) آپؐ نے فرمایا: تمہاری زبان برابر اللہ کے ذِکر سے تروتازہ رہنی چاہیئے۔" (ترمذی، ابن ابی شیبہ عن عبداللہ بن بسر رض)

۸ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

"ایک صحابی (معاذ بن جبل رض) کہتے ہیں کہ آخری بات جس پر میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے جُدا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپؐ سے دریافت کیا: کونسا عمل اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے، آپؐ نے اِرشاد فرمایا: (وہ عمل یہ ہے) کہ تمہیں اِس حالت میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ کے ذِکر سے تر ہو۔"

(ابنِ حبان، مسند بزار)

۹ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

"انہی صحابی (معاذ رض) نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ مجھے (کچھ) وصیت کیجئے، آپؐ نے فرمایا: اپنے مقدور بھر اللہ کے تقویٰ (خوف وخشیت) کو اپنے اُوپر

لازم کر لو اور ہر حجر و شجر کے پاس (یعنی ہر جگہ) اللہ کا ذکر کیا کرو اور جو بھی کوئی بُرا کام کر بیٹھو فوراً اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے از سرِ نو توبہ کرو، پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ، اور علانیہ گناہ کی علانیہ توبہ۔"
(طبرانی فی الکبیر عن معاذ رضؓ)

(۱۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

"رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ: کسی بھی آدمی نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو اللہ کے ذِکر سے زیادہ اسکو اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والا ہو۔"

(۱۱) اِسی روایت میں آیا ہے کہ:

صحابہؓ نے عرض کیا: (یارسول اللہ) نہ اللہ کی راہ میں جہاد؟ آپؐ نے فرمایا: (ہاں) نہ اللہ کی راہ میں جہاد، بجز اس شخص کے جو اپنی تلوار سے دشمنوں کی گردنیں اس قدر کاٹے کہ وہ ٹوٹ جائے (آخری جُملہ) آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔" (طبرانی فی الصغیر عن معاذ بن جبلؓ)

(۱۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

"اگر ایک آدمی کی گود میں درہم (روپے بھرے) ہوں، اور وہ اِن کو (برابر) تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا آدمی برابر اللہ کا ذِکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا اُس (درہم تقسیم کرنے والے) سے افضل و اعلیٰ ہوگا۔" (طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

(۱۳) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

"رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جب تم بہشت کے سبزہ زاروں میں گذرا کرو تو سیر ہو کر چر لیا کرو (یعنی ذِکر اللہ کی نعمت خوب اچھی طرح حاصل کر لیا کرو) صحابہؓ نے عرض کیا: بہشت کے باغ کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: "ذِکر کے حلقے" (مجمعے)۔
(ترمذی عن انسؓ)

(۱۴) ایک اور حدیثِ قدسی میں ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آج تمام اہلِ محشر کو معلوم ہو جائے گا کہ کرم (عزّت و احترام) کے لائق کون لوگ ہیں؟ تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کیا گیا: یا رسُول اللہ یہ عزّت و احترام کے لائق کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: وہ مسجدوں میں ذِکر کی مجلسیں (مُنعقد) کرنے والے (ذاکرین) ہیں"۔
(طبرانی فی الکبیر، ابو یعلیٰ عن ابی سعید الخدری رضؓ)

⑮ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

"ہر آدمی کے دل کی دو کوٹھڑیاں ہوتی ہیں، ایک میں فرشتہ (رہتا ہے) اور دوسری میں شیطان پس جب وہ شخص اللہ کے ذکر میں مصروف ہو جاتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اسکے دِل میں رکھ دیتا ہے (یعنی اسکے دل پر مسلّط ہو جاتا ہے) اور (طرح طرح کے) وسوسے ڈالتا رہتا ہے"۔
(ابن ابی شیبہ عن عبداللہ بن شقیق رضؓ)

⑯ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

"جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک (وہیں) بیٹھا ہوا اللہ کا ذِکر کرتا رہا، پھر دو رکعتیں (اشراق کی) پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک "حج" اور ایک "عُمرہ" کی مانند اجر ملے گا۔ پورے (حج اور عُمرہ) کا، پورے حج اور عُمرہ کا پورے حج اور عُمرہ کا۔ اسی روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں وہ ایک حج اور ایک عُمرہ کا اجر لیکر (مسجد سے) واپس ہوگا"۔ (ترمذی عن انس رضؓ)

⑰ ایک اور حدیث میں آیا ہے:

(ذکر اللہ سے) غافل لوگوں (کے ماحول) میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس مجاہد کی مانند ہے جو (میدانِ جنگ سے) بھاگنے والوں (کی جماعت) میں ثابت قدم رہا"۔
(طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود رضؓ)

⑱ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

جو کوئی جماعت کسی بھی مجلس میں جمع ہوئی اور اللہ کا ذکر کیے بغیر وہاں سے منتشر ہو گئی تو یوں سمجھو کہ وہ ایک مُردار گدھے کی نعش (پر جمع ہوئے تھے اور اسے کھا کر) منتشر ہو گئے اور ان کی یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لئے بڑی حسرت و افسوس کا موجب ہو گی"۔
(نسائیؒ عن ابی ہریرۃؓ، ترمذی، احمدؒ، ابن حبان، ابوداؤد)

⟨۱۹⟩ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

" جو شخص بھی کسی راستہ پر (کسی کام کے لیے) چلا اور اس (اثنا) میں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت) اس کے لیے حسرت و حرمان کا موجب ہو گی اور جو شخص بھی اپنے بستر پر لیٹا اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت) اُس کے لیے حسرت و حرمان کا موجب ہو گی"۔ (نسائیؒ، احمدؒ، ابنِ حبان عن ابی ہریرۃؓ)

⟨۲۰⟩ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

" ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو اس کا نام لے کر آواز دیتا ہے کہ اے فلاں (پہاڑ) کیا تیرے پاس سے کوئی ایسا آدمی گذرا ہے جس نے (گذرتے وقت) اللہ کا ذکر کیا ہو تو جب وہ (جواب میں) کہتا ہے " ہاں"، تو وہ خوش ہوتا ہے (اور اسکو) مُبارکباد دیتا ہے۔ آخر حدیث تک"۔ (طبرانی عن ابنِ مسعودؓ)

⟨۲۱⟩ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

" اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو اللہ کے ذکر کے لیے سورج، چاند، ہلال اور ستاروں اور سایوں کی دیکھ بھال رکھتے ہیں (اور ہر وقت اور موقعہ کے مناسب اللہ کا ذکر کرتے ہیں)"۔
(حاکم عن عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ)

⟨۲۲⟩ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

(قیامت کے دن) جنت والے کسی چیز پر افسوس نہ کریں گے بجز اُس ساعت کے جو اُن پر گذر گئی اور اُس میں انھوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا (کہ کاش اس ساعت میں بھی

ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اسکا بھی اجر و ثواب پاتے)۔ (طبرانی فی الکبیر، ابن سنی عن معاذؓ)

۲۳ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

”تم اتنی کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں۔“
(ابن حبان، احمد، ابن سنی عن سعید الخدریؓ)

۲۴ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

”رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم صحابہؓ کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ) اور تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کی تعداد کا خیال رکھا کریں اور انھیں انگلیوں پر شمار کیا کریں، فرمایا اس لیے کہ قیامت کے دن ان انگلیوں سے دریافت کیا جائیگا اور (انہیں (قوتِ گویائی دیکر) بلوایا جائیگا (اور وہ بتلائیں گی کہ کتنی تعداد میں تکبیر وتقدیس وتہلیل کی تھی)۔
(ابوداؤد، ترمذی، عن یسیرۃ بنت یاسرؓ)

۲۵ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

”رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے خطاب کرکے فرمایا: تم تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ) تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ) اور تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کو اپنے اوپر لازم کرلو اور (کبھی) ان سے غفلت نہ کرو کہ تم اللہ کی رحمت سے فراموش (محروم) کردی جاؤ۔“
ابن ابی شیبہ یسیرۃ بنت یاسرؓ

۲۶ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

”حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔“ (نسائی)

۲۷ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ: مجھے صبح کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک اللہ کا ذِکر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں

حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) کی نسل کے چار غلام آزاد کردوں، اور (اسی طرح) میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں[1] جو عصر کی نماز کے بعد سے سورج ڈوبنے تک اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں، یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے، کہ چار غلام (اولادِ اسمٰعیلؑ کے) آزاد کروں"۔
(ابوداؤد عن انسؓ)

〈۲۸〉 ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

"(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) تنہا سفر کرنے والے سبقت لے گئے صحابہؓ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) یہ تنہا سفر کرنے والے کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: کثرت[2] سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں"۔ اسی روایت کے دوسرے الفاظ میں ہے: اللہ کے ذکر کے شیدائی، یہ اللہ کا ذکر ان کے (گناہوں کے) بوجھ ہلکے کرتا رہتا ہے، چنانچہ وہ قیامت کے دن (اللہ کے دربار میں) ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے"۔
(مسلم، ترمذی عن ابی ہریرۃؓ)

〈۲۹〉 ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں (راوی نے) پوری حدیث بیان کی، یہاں تک

---

[1] سبحان اللہ کیا شان ہے اللہ کا ذکر کرنے والوں کی؟ محبوب ربُ العالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے ساتھ بیٹھنا پسند فرماتے ہیں پھر یہ ذرّہ نوازی آپؐ کی طرف سے ہی نہیں بلکہ خود ربُ العالمین اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتے ہیں وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ (اے نبی آپ ان لوگوں کے ساتھ اپنے آپ کو روکے رکھیئے (بیٹھیئے) جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے ہیں) ۱۲

[2] کثرت سے اور پابندی کے ساتھ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرنے والے گویا زندگی کا سفر اللہ کے ساتھ طے کرتے ہیں، اس لیے کہ ہر وقت اسی سے لَو لگائے رہتے ہیں، اسی کے ذکر کے شیدائی ہیں، اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے ہر حالت میں اُسی کی یاد ان کے دل میں اور نام ان کی زبان پر رہتا ہے ۱۲

کہ حضرت یحییٰؑ نے کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم (کثرت سے) اللہ کا ذکر کیا کرو اس لیے کہ اس ذکر کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے تعاقب میں دشمن انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ نکلا ہو، اور وہ (شخص بھاگتے بھاگتے) ایک محفوظ قلعے تک پہنچ گیا ہو اور اس میں پناہ گزین ہو کر دشمن سے اپنی جان بچالی ہو، بالکل اسی طرح اللہ کا بندہ (اپنے دشمن) شیطان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی چیز سے اپنے کو نہیں بچا سکتا۔" (ترمذی، ابن حبان، حاکم، عن الحارث الاشعری رضؓ)

﴿۳۰﴾ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم دنیا میں کچھ لوگ نرم وگداز بستروں پر لیٹ کر بھی (سونے کے بجائے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں انھیں اللہ تعالیٰ جنّت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا۔"
(ابویعلیٰ عن ابی سعید الخدری رضؓ)

﴿۳۱﴾ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ، بیشک وہ لوگ جن کی زبانیں[1] ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر (وتازہ) رہتی ہیں وہ ہنستے ہوئے جنّت میں جائیں گے۔" (ابن ابی شیبہ عن ابی الدرداء رضؓ)

---

[1] واضح ہو کہ یہ ذکرُ اللہ جس کے فضائل مذکورہ بالا احادیث میں بیان کیے گئے صرف اللہ اللہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تمام مسنون اذکار اور دعائیں، تمام قولی اور فعلی عبادتیں اور طاعتیں، قرآن وحدیث اور علوم دینیہ کا درس وتدریس، وعظ ونصیحت سب اس میں شامل ہیں اور سب سے مقدم اور سرِ فہرست کلام اللہ کی تلاوت ہے کہ وہ تو خود اللہ کا کلام ہے جس کی شان یہ ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سن لو) اللہ کے ذکر (تلاوت کلام اللہ) سے ہی دِل مطمئن ہوتے ہیں یہ کتاب بھی انہی ادعیہ واذکار کا مجموعہ ہے، اور اسی لیے مرتب کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ پابندی کے ساتھ ان کو پڑھا کریں، اور ہم ہلکے پھلکے اور ہنستے ہوئے جنت میں جائیں۔

فصل سوم

دُعا مانگنے کے آداب کا بیان

دُعا مانگنے کے بعض[1] آداب تو رکنیت کے درجہ کو پہونچتے ہیں اور بعض شرط کے درجہ کو پہونچتے ہیں (یعنی بعض رکن ہیں اور بعض شرط) اور کچھ مامورات ہیں (جن کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے) اور کچھ منہیات ہیں (جن سے منع کیا گیا ہے) وہ آداب[2] یہ ہیں :

(۱) کھانے پینے، پہننے، اور کمانے (روزی کمانے کے ذرائع) میں حرام سے بچنا۔ (شرط) (بخاری، مسلم)

---

[1] رکن وہ امر جس پر دعا کے دعا ہونے نہ ہونے کا مدار ہو کہئے، دعا کی روح، مثلاً "اخلاص" کہ اسکے بغیر دعا، دُعا ہی نہیں ہوتی شرط وہ چیز جس پر دعا کی قبولیت موقوف ہو کہ اگر وہ نہ پائی جائے تو دعا قبول ہی نہ ہو اگرچہ کتنے ہی اخلاص سے کی جائے مثلاً محرّمات احرام غذا، حرام لباس، حرام روزی) سے بچنا کہ اگر یہ شرط نہ پائی جائیگی اور دعا کرنے والا ان محرّمات سے اجتناب نہ کرے گا تو دُعا قبول نہ ہوگی جیسا کہ حدیث شریف میں اسکی تصریح ہے۔ ماموات وہ پسندیدہ امور پسندیدہ صورتیں جو دعا کو زیادہ موثر اور قابل قبول بنا دیتی ہیں۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حکم فرمایا ہے اگر ان پر عمل نہ کیا جائے تب بھی دل سے نکلی ہوئی دُعا انشاء اللہ قبول ہو جائیگی، مثلاً دُعا میں دوزانو بیٹھنا یا قبلہ کی طرف رُخ کرکے بیٹھنا کہ یہ اللہ کی طرف توجہ اور ادب و احترام کی علامت ہیں مگر دُعا کی قبولیت ان پر موقوف نہیں ہے۔ منہیات وہ ناپسندیدہ امور یا دُعا کی وہ صورتیں جو دُعا کے مناسب یا اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان نہیں ہیں۔ مثلاً دعا مانگنے کے وقت آسمان کی طرف نظر اُٹھانا اور تکنا دُعا کی وہ ناپسندیدہ صوت ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اس لیے کہ یہ صورت اللہ کے ادب و احترام اور دعا مانگنے والے کے لیے مناسب نہیں ہے ہو سکتا ہے کہ یہ حرکت بے ادبی یا گستاخی بن کر دُعا کو قبول سے محروم کر دے اسلئے اس سے بچنا چاہیئے تاہم یہ دُعا کے قبول ہونے سے مانع نہیں ہے ۱۲

[2] یہ تمام آداب مرفوع احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں مگر مُصنف علیہ الرحمۃ نے اپنے الفاظ کو ان کو بیان کیا ہے اور ہر ادب سے متعلق حدیث کے حوالے کتب حدیث کے رموز (اشاروں) میں دیئے ہیں ہم نے مزید اختصار کی غرض سے ان رمزوں (اشاروں) کو بھی چھوڑ دیا ہے اور حصن حصین کے انداز میں ہی ان تمام آداب کا ترجمہ کیا ہے صرف نمبر شمار کا اضافہ کیا ہے، یہ کل ۴۳ آداب ہیں جن میں کچھ دُعا کے ارکان ہیں کچھ شرائط اور کچھ مامورات ہیں (جن کا حکم آیا ہے) اور کچھ منہیات (جن سے منع فرمایا ہے) قارئین کی سہولت اور واقفیت کی غرض سے ہم نے ہر ادب کے آگے قوسین بریکٹ) کے درمیان اسکا حکم لکھدیا کہ یہ رکن ہے اور یہ شرط، اور ماموارت کے لیے "مستحب" کا لفظ رکھا ہے اور منہیات کے لیے "مکروہ"

(۲) اللہ جلّ شانہ کے لئے اخلاص۔ (رکن) (حاکم)

(۳) دُعا مانگنے سے پہلے کوئی نیک کام کرنا (مثلاً صدقہ دینا، یا نماز پڑھنا، وغیرہ) سختیوں اور مصیبتوں کے وقت خاص طور پر اپنے نیک اعمال کا ذکر کرنا (یعنی ان کے واسطے سے دُعا مانگنا)۔ (مستحب) (مسلم ج ۲ ص۳۵۳) ترمذی، ابوداؤد عن ابن عمرؓ)

(۴) (ناپاکی اور نجاست، گندگی اور غلاظت سے) پاک اور (میل کچیل سے) صاف (و ستھرا) ہونا۔ (مستحب) (حاکم عن ابی بکر الصدیق رضؓ)

(۵) وضو کرنا۔ (مستحب) (ترغیب ج ۱ ص۴۷۳) بخاری ج ۲ ص۹۴۴) عن عبداللہ بن زید بن عاصم المدنی رضؓ)

(۶) قبلہ کی طرف رُخ کرنا۔ (مستحب) (مسلم ج ۱ ص۲۹۳) (بخاری ج ۲ ص۹۳۹)

(۷) (دعا مانگنے سے پہلے) نماز (حاجت) پڑھنا۔ (مستحب) (ترغیب ج ۱ ص۴۷۳)

(۸) (دُعا مانگنے کے لیے) دو زانو بیٹھنا۔ (مستحب) (ترمذی ج ۱ ص۱۰۸)

(۹) (دعا مانگنے سے) پہلے اور بعد میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا۔ (مستحب) (صحاح ستہ عن انسؓ)

(۱۰) اسی طرح (دُعا کے) اول و آخر میں نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر درود و سلام بھیجنا۔ (مستحب) (حاکم عن فضالہؓ)

(۱۱) دونوں ہاتھ پھیلا کر دُعا مانگنا۔ (مستحب) (ابوداؤد ج ۱ ص۲۱۶)

(۱۲) (سائل کی طرح) دونوں ہاتھ اُوپر اُٹھانا۔ (مستحب) (صحاح ستہ عن ابی حمید الساعدیؓ)

(۱۳) دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھانا۔ (مستحب) (ابوداؤد، ج ۱ ص۲۱۶)

(۱۴) دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا۔ (مستحب) (ابوداؤد ج ۱ ص۲۱۶)

(۱۵) (دُعا کے وقت قولاً اور عملاً) اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان آداب و احترام کو اختیار کرنا۔ (مستحب) (مسلم، نسائی، عن علیؓ)

(۱۶) (دُعا مانگنے میں) عاجزی اور انکساری اختیار کرنا۔ (مستحب) (سورۃ اعراف ۵۵)

(۱۷) گڑگڑانا۔ (مستحب) ابن ابی شیبہ عن مسلم بن یسارؓ)

(۱۸) دُعا مانگنے کے وقت آسمان کی جانب نگاہ اُٹھانا۔ (مکروہ) (مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃؓ)

(۱۹) اللہ جلّ شانہ کے "اسماءِ حسنیٰ"، اور اعلیٰ صفات کا واسطہ دے کر دُعا مانگنا۔ (مستحب) (سورۃ اعراف آیت ۱۸۰)

(۲۰) دُعا میں بتکلف قافیہ بندی سے پرہیز کرنا۔ (مکروہ) (بخاری ج ۲ ص ۹۳۸)

(۲۱) دُعا میں بالقصد نغمہ سرائی اور بتکلف خوش الحانی اختیار کرنا۔ (مکروہ) (حدیث موقوف ہے)

(۲۲) انبیاء علیہم السلام کے وسیلہ سے دُعا مانگنا۔ (مستحب) (بخاری، بزار، حاکم عن عمرؓ)

(۲۳) اللہ کے نیک بندوں (اولیاء اللہ) کے وسیلہ سے دعا مانگنا۔ (مستحب) (بخاری عن انسؓ)

(۲۴) دُعا میں آواز کو پست رکھنا (نیچی آواز میں دُعا مانگنا)۔ (مستحب) (صحاح ستہ عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

(۲۵) اپنے گناہوں کا اقرار کرنا۔ (مستحب) (صحاح ستہ عن عائشہؓ)

(۲۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دُعائیں صحیح احادیث میں منقول ہیں انہی کو اختیار کرنا کیونکہ آپؐ نے کسی دوسرے کو بتلانے کی ضرورت ہی نہیں چھوڑی ہے، (یعنی وہ تمام ضروریات و حوائج جن کے لیے انسان دُعا مانگتا ہے آپؐ نے اُن سب کے لیے دُعائیں بتلا دی ہیں)۔ (مستحب) (ابوداؤد، نسائی عن ابی بکر الثقفیؓ)

(۲۷) جامع (تمام ضروریات و حوائج پر حاوی) دُعائیں اختیار کرنا۔ (مستحب) (ابوداؤد عن عائشہؓ)

(۲۸) اپنی ذات سے دُعا شروع کرے اور پھر اپنے ماں باپ اور تمام مومن بھائیوں کے لیے دُعا کرے (یعنی پہلے اپنے لیے پھر درجہ بدرجہ اوروں کے لیے دُعا مانگے)۔ (مستحب) (مسلم عن ابی الدرداءؓ)

(۲۹) اگر امام ہو تو تنہا اپنے لیے دُعا نہ مانگے بلکہ اپنے اور تمام مقتدیوں کے لیے دُعا مانگے، مثلاً "میری" کی بجائے "ہماری" یا "میں" کے بجائے "ہم" کے الفاظ استعمال کرے)۔ (مستحب) (ترمذی ج ۱ ص ۸۲ ابن ماجہ عن ثوبانؓ)

(۳۰) پورے یقین کے ساتھ اور قطعی طور پر دُعا مانگنا (کہ اللہ تعالیٰ دُعا یقیناً قبول کرتے ہیں اور میں بغیر کسی تذبذب و تردد کے دعا مانگتا ہوں۔ نیز دعا کو اپنی طرف سے کسی چیز پر موقوف بھی نہ کرے۔ مثلاً یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو میرا قرض ادا کردے، بلکہ اس طرح دُعا مانگے "الٰہی میرا قرض ادا کردے"۔ (رکن) (مسلم ج ۲ ص ۳۴۲، بخاری جلد ۲ ص ۹۳۸)

(۳۱) انتہائی رغبت وشوق کے ساتھ دعا مانگے (بے دلی سے دُعا نہ مانگے)۔ (مستحب) (ابن حبان، ابو عوانہ عن ابی ہریرۃ ؓ)

(۳۲) دِل (کی گہرائیوں) سے پوری کوشش ومحنت سے دُعا مانگے اور دل (دعا کی طرف) پوری طرح متوجہ ہو اور اللہ سے حُسنِ ظن رکھے۔ (رکن) (حاکم عن ابی ہریرۃ ؓ)

(۳۳) (ایک ہی مقصد کے لئے) بار بار دُعا مانگے۔ (مستحب) (بخاری، مسلم عن جریر بن عبداللہ البجلی ؓ)

(۳۴) ایک ہی دُعا بار بار مانگنے کا کم سے کم درجہ تین مرتبہ ہے، (یعنی ہر دُعا کم سے کم تین مرتبہ مانگے)۔ (مستحب) (ابوداؤد ج ۱ ص ۲۲) (ابو عوانہ عن عبداللہ بن مسعود ؓ)

(۳۵) کسی دُعا پر اصرار نہ کرے (کہ میری یہ دُعا تو تجھے قبول کرنی ہی ہوگی)۔ (مکروہ)

(۳۶) کسی گناہ کی یا قطع رحمی کی دُعا نہ کرے۔ (شرط) (مسلم ج ۲ ص ۳۵۲) (ترمذی عن ابی ہریرۃ ؓ)

(۳۷) جو چیز روزِ ازل سے ہو چکی ہے اس (کے خلاف) دُعا نہ مانگے، (مثلاً الٰہی تو مجھے عورت سے مرد یا مرد سے عورت بنا دے)۔ (شرط) (بخاری عن ابن عباس ؓ)

(۳۸) دُعا میں حد سے تجاوز نہ کرے کہ کسی محال اور ناممکن امر کی دُعا مانگے۔ (شرط) (بخاری، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ)

(۳۹) اللہ کی رحمت میں تنگی نہ کرے (مثلاً الٰہی تو میری ہی مغفرت کر اور کسی کی نہ کر)۔ (مکروہ) (بخاری، النسائی)

(۴۰) اپنی تمام حاجتیں (چھوٹی ہوں یا بڑی کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہوں) اللہ سے مانگے۔ (مستحب) (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۹۶)

(۴۱) دُعا مانگنے والا اور سُننے والا دونوں آمین کہیں۔ (مستحب) (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۴۲)

(۴۲) دُعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ مُنہ پر پھیرے۔ (مستحب) (ابوداؤد ج ۱ ص ۲۱۶)

(۴۳) دُعا کی قبولیت میں جلد بازی نہ کرے، مثلاً یوں کہے "دُعا پوری ہونے میں ہی نہیں آتی" یا "میں نے دُعا کی تھی قبول ہی نہیں ہوئی"۔ (شرط) (بخاری ج ۲ ص ۹۳۸)

فصل چہارم

ذکر اللہ (اللہ کے ذکر) کے آداب کا بیان

عُلماءِ (قرآن وحدیث) نے فرمایا ہے کہ:

(۱) ذاکِر جس جگہ ذکر کرے وہ جگہ (ان تمام چیزوں سے جو توجہ کو ہٹانے اور خیالات کو پراگندہ کرنے والی ہوں) خالی اور پاک وصاف ہونی چاہیئے۔

(۲) اور ذکر کرنے والا (دُعا کے آداب میں) مذکورہ بالا صفات (مثلاً اخلاص، خشوع و خضوع، ظاہری و باطنی طہارت و نظافت وغیرہ) سے موصوف ہونا چاہیئے (اس لیے کہ ذکر اللہ سب سے افضل عبادت ہے اِس لیے اس میں دُعا سے بدرجہا زیادہ تعظیم واحترام اور احتیاط واہتمام کی ضرورت ہے)۔

(۳) اور ذاکر کا مُنہ اور زبان بالکل پاک وصاف ہونی چاہیئے، اگر کسی چیز کی بُو مُنہ میں ہو تو مسواک کر کے اس کو ضرور دُور کر لینا چاہیئے۔

(۴) اور اگر کسی جگہ بیٹھ کر ذکر کر رہا ہو تو رُخ قبلہ کی طرف ہونا چاہیئے۔

(۵) اور عاجزی وانکساری، سکون واطمینان، وقار واہتمام اور دِل کی پوری توجہ کے ساتھ ذکر کے لیے بیٹھے۔

(۶) اور جو بھی ذکر کرے اس کے معنیٰ ومفہوم کو اچھی طرح سمجھے اور ان میں غور وفکر کرے۔

(۷) اور اگر کسی ذکر کے معنیٰ نہ جانتا ہو تو (کسی عالم سے) دریافت کرلے اور سمجھ لے۔

(۸) اور تعداد زیادہ کرنے کے خیال سے جلد بازی نہ کرے۔ اسی لیے علماء نے کلمۂ طیبہ کے ذکر میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں لَآ کے مَد کو خوب اچھی طرح کھینچنے (اور اِلَّا اللّٰہ پر زور دینے) کو مستحب فرمایا ہے۔

(۹) اور جو بھی ذکر شارع علیہ الصّلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے خواہ واجب ہو خواہ مستحب، جب تک اس کو زبان سے اس طرح ادا نہ کرے کہ خود سُن لے اس وقت تک اسکا کچھ اعتبار نہیں (یعنی دِل ہی دِل میں سوچنا ذکر نہیں کہلاتا۔)

(۱۰) اور سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر قرآن عظیم ہے، بجز ان اذکار کے جو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خصوصیت کے ساتھ ثابت ہیں (کہ اس جگہ وہی ذکر کرنا چاہیئے جو آپ نے بتلایا ہے، مثلاً رکوع میں آپ نے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم بتلایا ہے، اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۔ لہٰذا رکوع اور سجدہ میں یہی پڑھنا چاہیئے قرآن نہیں پڑھنا چاہیئے، اِسی لیے آپ نے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے)۔

(۱۱) اور ذکر اللہ کی فضیلت تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ) تسبیح (سُبْحَانَ اللہ) تکبیر (اَللہُ اَکْبَر) میں منحصر نہیں ہے بلکہ کسی بھی عمل (قول یا فعل) میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنیوالا، اللہ کا ذکر کرنے والا ہے[1] (اور وہ عمل ذکر ہے)۔

(۱۲) اور بندہ جب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے منقول مختلف اذکار مختلف حالات اور مختلف اوقات میں رات دن، صبح شام پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں "کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں" شامل ہو جائے گا (جن کا ذِکر قرآنِ عظیم میں آیا ہے)۔

(۱۳) اور جس شخص کا کوئی وظیفہ رات یا دن کے کسی حصّہ میں یا کسی نماز کے بعد یا ان کے علاوہ اور کسی بھی وقت اور حالت میں مقرر ہو (اور وہ پابندی کے ساتھ اسکو پڑھا کرتا ہو) اگر کسی دِن وہ چھوٹ جائے تو اسکا تدارک (قضا) ضرور کر لینا چاہیئے اور جس وقت بھی ممکن ہو اسکو پڑھ لینا اور پورا کر لینا چاہیئے، اور اُسے اس دِن بالکل ہی نہ چھوڑ دینا چاہیئے تاکہ وہ پابندی کی عادت برقرار رہے۔ اس کی قضا میں سستی ہرگز نہ برتنی چاہیئے (کہ سخت مضر ہے)۔

---

[1] گویا اللہ تعالیٰ کی ہر عبادت وطاعت اللہ کا ذکر ہے خواہ وہ اللہ اللہ ہو خواہ تلاوتِ قرآن، خواہ درس و تدریس، قرآن وحدیث، خواہ وعظ و نصیحت، خواہ اور کوئی عبادت وطاعت روزہ نماز وغیرہ ۱۲

فصل پنجم

اُن وقتوں کا بیان جن میں دُعا قبول ہوتی ہے

جن وقتوں میں دُعا قبول ہوتی ہے وہ یہ ہیں[1] :-

(۱) شب قدر (زیادہ تر اُمید یہ ہے کہ شبِ قدر ماہِ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں یعنی اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، یا انتیسویں شب میں آتی ہے۔ اکیسویں اور ستائیسویں شب کے متعلق سب سے زیادہ گمان ہوتا ہے)۔ (حاکم عن عائشہ رض)

(۲) عرفہ کا پورا دِن (ذی الحجہ کی نویں تاریخ) (ترمذی حدیث نمبر ۳۵۸۵)

(۳) رمضان المبارک کا (پُورا) مہینہ - (بزار عن عبادۃ بن الصامت رض)

(۴) جُمعہ کی رات (یعنی جُمعرات اور جُمعہ کی درمیانی رات) (نزل الابرار ص۴)

(۵) جُمعہ کا (پُورا) دن - (بخاری ج ۲ ص ۹۴۴، مسلم ج ۱ ص ۲۸۱)

(۶) (روزانہ) رات کا دوسرا آدھا حِصّہ - (مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۹۴)

(۷) (روزانہ) رات کا پہلا تہائی حِصّہ - (مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۹۴)

(۸) (روزانہ) رات کا آخری تہائی حِصّہ - (مسلم ج ۱ ص ۲۸۱، بخاری ج ۲ ص ۹۳۶)

(۹) (روزانہ) رات کے آخری تہائی حِصّہ کا درمیان - (بخاری ج ۲ ص ۹۳۶)

(۱۰) (روزانہ) سحر کے وقت - (بخاری ج ۲ ص ۹۳۶)

(۱۱) سب سے زیادہ دُعا کے قبول ہونے کی اُمید جُمعہ کی (دُعا قبول ہونے کی) ساعت اجابت میں

---

[1] دعا کی قبولیت کے ان اوقات کا ذکر بھی صحیح احادیث میں آیا ہے مگر مصنف علیہ الرحمۃ نے انکو اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے اور "رموز" (اشاروں کی صورت میں کتب حدیث کے حوالے دیئے ہیں ہم نے بھی اسی طرح نمبر شمار کے اضافہ کے ساتھ ترجمہ کر دیا ہے جس "وقت" کے متعلق حدیث معلوم کرنی ہو کہ کس کتاب میں ہے حصن حصین کی مراجعت کیجئے ۱۲

ہے۔ اس ساعت کے وقت (کے متعلق مختلف احادیث کے تحت حسب ذیل اقوال ہیں):

(۱) یہ ساعت امام کے خُطبہ کے لیے (منبر پر) بیٹھنے سے لے کر نمازِ جُمعہ ختم ہونے تک ہے۔ (مسلم، ابوداؤد عن ابی موسیٰ اشعریؓ)

(۲) جماعت کھڑی ہونے کے وقت سے لے کر سلام پھیرنے تک ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ عن عمرو بن عوفؓ)

(۳) دُعا کرنے والا جب کھڑا ہوا جُمعہ کی نماز پڑھ رہا ہو وہ وقت ہے۔ (ابن ماجہ عن ابی ہریرۃؓ)

(۴) بعض عُلماء کہتے ہیں (جُمعہ کے دِن) عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک ہے۔ (ترمذی)

(۵) بعض عُلماء کہتے ہیں (جُمعہ کے دِن کی آخری ساعت ہے۔ (ابوداؤد، نسائی عن جابرؓ)

(۶) بعض علماء کہتے ہیں (جُمعہ کے دِن) صُبح صادق نکلنے سے سورج طلوع ہونے تک ہے۔

(۷) بعض عُلماء کہتے ہیں (جُمعہ کے دن) سورج طلوع ہونے کے بعد ہے۔

(۸) مشہور صحابی ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ ساعتِ اجابت (جُمعہ کے دِن دوپہر کو) سورج ڈھلنے کے ذرا دیر بعد سے ایک ہاتھ کے بقدر سورج ڈھلنے تک ہے۔

(۹) حِصن حصین کے مُصنّف امام جزری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: میرا تو عقیدہ یہ ہے کہ (ساعت اجابت) امام کے جُمعہ کی نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے سے لیکر آمین کہنے تک کے درمیان ہے تاکہ جو حدیثیں رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے صحیح سَند کے ساتھ وارد ہوئی ہیں وہ سب (اس مذکورہ بالا صورت میں) جمع ہو جائیں جیسا کہ میں نے ایک دوسرے مقام پر اس کو واضح طور پر بیان کیا ہے۔

(۱۰) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ: (اِس ساعت کا) صحیح بلکہ ایسا درست ترین (وقت) کہ اس کے علاوہ کسی قول کو اختیار کرنا ہی جائز نہیں، وہ ہے جو صحیح مُسلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے (کہ ساعتِ اجابت کا وقت امام خُطبہ کے لیے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز ختم ہونے تک ہے۔ (یہی سب سے پہلا قول[1] ہے۔

---

[1] دعا کی قبولیت کے سب سے زیادہ یقینی وقت احادیث میں دو بتلائے گئے ہیں، ایک لیلۃ القدر (شبِ قدر) دوسرے جمعہ کی ساعتِ اجابت (دعا قبول ہونے کی ساعت) مگر نہ لیلۃ القدر کو متعین کیا گیا ہے اور نہ ساعتِ اجابت کو (باقی حاشیہ اگلے پر دیکھیے)

اُن حالتوں کا بیان جن میں دُعا قبول ہوتی ہے

دُعا کرنے والا مذکورہ ذیل[1] حالتوں میں دُعا کرے تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے) :-

(۱) نماز کی اذان ہونے کے وقت (یعنی اذان سننے، اذان کا جواب دینے، اور اذان کی دُعا

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا) کہ جمعہ کے دن وہ کونسی ساعت ہے، اسی لیے علماء کے لیلۃ القدر کے متعلق بھی بہت سے اقوال ہیں اور جمعہ کی ساعتِ اجابت کے متعلق بھی بہت سے اقوال ہیں جن میں سے چند اقوال کو مصنف نے بیان کیا ہے علماء محققین کا کہنا ہے کہ اسکی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولؐ کا منشا یہ ہے کہ بندہ لیلۃ القدر کی جستجو میں رمضان المبارک کی تمام راتوں میں نہ سہی آخری عشرہ میں تو شب بیداری کی سعادت حاصل کرلے انہی راتوں میں سے کسی نہ کسی رات کو دعا کی قبولیت کا وقت آجائیگا اور انشاء اللہ دُعا ضرور قبول ہوجائیگی۔ اسی طرح جمعہ کے دن ساعت اجابت کی جستجو میں جمعہ کا تمام دن نہ سہی زوال کے بعد سے غروب شمس تک تو عبادت میں مصروف رہے کہ اسی اثنا میں دوپہر سے شام تک دعا کی قبولیت کی ساعت بھی آجائیگی اور انشاء اللہ اسکی دعا بارگاہِ الٰہی میں ضرور قبول ہوگی لہٰذا اسی پر مسلمانوں کا عمل ہونا چاہیئے کہ رمضان المبارک میں کم از کم آخری دس راتوں میں شب بیداری میں مصروف اور عبادات و ادعیہ و اذکار مسنونہ میں مشغول رہیں اور ہر جمعہ کو زوال کے بعد سے غروب تک عبادات اور ادعیہ و اذکار میں مشغول رہیں اس لیے کہ ہفتہ کے سات دنوں میں جمعہ کا ایک دن اللہ کی عبادت کے لیے فارغ ہونا چاہیئے اسی لیے تمام دنیا کے مسلمان ہمیشہ سے جمعہ کے دن کی چھٹی کرتے چلے آئے ہیں۔ یہ چھٹی سیر و تفریح یا راحت و آرام کے لیے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے ہے ۱۲

[1] حالت سے مراد دعا مانگنے والے کی وہ کیفیت اور صفت ہے جو دعا مانگنے والے کے ساتھ قائم ہو اور وقت سے مراد وہ زمانہ اور وقت ہے جس میں وہ دُعا مانگ رہا ہے۔ اُردو میں عموماً ایک کو دوسرے سے تعبیر کر دیتے ہیں۔ مثلاً اذان ہوتے وقت بھی کہہ سکتے ہیں اور اذان ہونے کی حالت میں بھی کہہ سکتے ہیں مگر دونوں میں فرق ہے وقت کا تعلق دعا کرنے والے کی ذات سے نہیں ہے اور حالت کا تعلق دعا کرنے والے کی ذات سے ہے۔ دعا کرنے والے کی ان حالتوں کا بیان بھی صحیح احادیث میں آیا ہے مگر یہاں بھی مصنّف نے حسب سابق اپنے الفاظ میں ان حالتوں کو بیان کیا ہے، اور رمزوں (اشاروں) کی صورت میں کتب حدیث کا حوالہ دیا ہے، اسی طرح ہم نے بھی نمبر شمار کے اضافہ کے ساتھ انہی الفاظ میں ترجمہ کیا ہے ۱۲

پڑھنے کے بعد دُعا کرے)۔ (ابوداؤد ج ۱ صـ۲۵۴)

(۲) اذان اور تکبیر کے درمیان (یعنی اذان واقامت کے درمیان جہاں بھی موقع مل جائے دُعا کرے)۔ (ترغیب والترہیب ج ۱ صـ۱۱۹)

(۳) جو شخص کسی مصیبت یا سختی میں گرفتار ہو وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دُعا کرے۔ (مستدرک حاکم)

(۴) اللہ تعالیٰ کی راہ (جہاد) میں صفیں باندھنے کی حالت میں دُعا کرے۔ (ابن حبان، مؤطا امام مالک)

(۵) جب گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو ایک دوسرے پر حملے کر رہے ہوں اس حالت میں دُعا کرے۔ (ترمذی ج ۲ صـ۱۸۷)

(۶) فرض نمازوں کے بعد (یعنی جماعت سے نماز پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد) دعا کرے۔ (ترمذی، نسائی عن سہل بن سعدؓ)

(۷) اور (نماز میں) سجدہ کے اندر مگر وہی دُعا مانگے جو قرآن وحدیث میں آئی ہو۔ مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃؓ

(۸) قرآنِ کریم کی تلاوت (سے فارغ ہونے) کے بعد۔ (ترمذی عن عمران بن حصینؓ)

(۹) خاص کر ختمِ قرآن کے بعد (خواہ خود ختم کیا ہو، خواہ کسی دوسرے نے) (طبرانی مرفوعًا عن عمران وابن ابی شیبہ موقوفًا علی ابی لبابہ مجاہد)

(۱۰) خاص طور پر قرآن ختم کرنے والے کی دُعا۔ (ترمذی، عن عمران بن حصینؓ)

(۱۱) زمزم کا پانی پینے کی حالت میں (یعنی چاہ زمزم پر کھڑے ہو کر پانی پیئے اور دعا کرے)۔ (دار قطنی ج ۲ صـ۲۵۳)

(۱۲) مرنے والے کی جاں کنی کے وقت (خواہ مرنے والا بھی دُعا کرے اور حاضرین بھی دُعا کریں، اسی طرح) میت کے پاس آنے کے وقت دُعا کرے۔ (مسلم، سنن اربعہ عن اُم سلمہؓ)

(۱۳) مرغ کی اذان کے وقت (یعنی مرغ کی اذان سُن کر دعا کرے)۔ بخاری، مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃؓ

(۱۴) مسلمانوں کے (دینی) اجتماعات میں (ان مسلمانوں کے ساتھ یا تنہا دُعا کرے)۔ (صحاح ستہ عن عطیہؓ)

(۱۵) ذِکر کی مجلسوں میں (خواہ ذکر اللہ کا حلقہ ہو خواہ درسِ قرآن وحدیث کا خواہ وعظ ونصیحت کا)۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرۃؓ)

(۱۶) امام کے وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہنے کے بعد۔ (بخاری ج ۲ صـ۹۴۷، مسلم ج ۱ صـ۱۷۶) عن ابی ہریرۃؓ

(۱۷) میّت کی آنکھیں بند کرنے کے وقت۔ (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ام سلمہؓ)

(۱۸) نماز کی اقامت (تکبیر) کے وقت۔ (طبرانی عن مردویہ عن سہلؓ)

(۱۹) بارش برسنے کے وقت، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الام" میں اس حدیث کو مرسلاً[1] روایت کیا ہے، اور فرمایا ہے کہ:

"میں نے بہت سے علماءِ حدیث سے بارش برسنے کے وقت دُعا قبول ہونے (کی حدیث کو سُنا اور) حفظ کیا ہے۔" (ابوداؤد، طبرانی عن ابن مردویہ عن سہلؓ)

(۲۰) امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

۱۔ کعبۂ مکرمہ کو دیکھنے کے وقت (خواہ مکّہ معظمہ پہونچکر پہلی مرتبہ دیکھے، یا جس وقت بھی خانۂ کعبہ پر نظر پڑے دُعا کرے)۔ (نزل الابرار ص۲۵ ترمذی، طبرانی عن ابی ہریرۃؓ)

۲۔ سورۂ انعام میں جو ایک ساتھ دو مرتبہ اسم جلالت (اللہ جلّ شانہ، کا نام) آیا ہے، اِن دونوں کے بیچ میں دُعا کرے وہ آیتِ کریمہ یہ ہے مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ ؕ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ ؕ فرماتے ہیں: "ہم نے بہت سے عُلماء سے اِس آیتِ کریمہ میں اِس جلالت کے درمیان دُعا کی قبولیت کا آزمودہ ہونا سُنا اور یاد کیا ہے اور حافظِ حدیث عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے تو اپنی تفسیر میں شیخ عماد مقدسیؒ سے اِس مقام پر دُعا کی قبولیت کی تصریح نقل کی ہے۔"

---

[1] مرسل اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں تابعی رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حدیث بیان کرے اور اس صحابی کا نام نہ لے جس سے اُس نے وہ حدیث سُنی ہے ۱۲

فصل ہفتم

اُن مقامات (جگہوں) کا بیان جن میں دُعا قبول ہوتی ہے

(۱) تمام مقدس مقامات۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اہلِ مکّہ کے نام ایک خط لکھا ہے، اس خط میں وہ (مکّہ مُعظمہ میں) دُعا کے قبول ہونے کے یہ 15 مقامات بیان کرتے ہیں:۔

۱۔ طواف (گاہ "مطاف") میں۔

۲۔ ملتزم کے پاس (خانۂ کعبہ کا وہ حصّہ ہے جس سے طواف کرنے والے چپٹتے ہیں، یہ حجرِ اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان چار ہاتھ کے بقدر جگہ ہے) (نزل الابرار ص۴۵)

۳۔ میزاب (خانۂ کعبہ کی چھت کے پرنالہ) کے نیچے۔

۴۔ بیت اللہ کے اندر۔ (نزل الابرار ص۴۵)

۵۔ چاہ زمزم کے پاس۔ (دار قطنی ج ۲ ص۲۵۴)

۶و۷۔ صفا اور مروۃ (پہاڑیوں) پر۔ (مُسلم حدیث نمبر ۲۱۸)

۸۔ مسعٰی (صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کی جگہ) میں۔ (ابو داؤد نمبر ۹۰۵)

۹۔ مقامِ ابراھیم کے پیچھے۔ (نزل الابرار ص۴۵)

۱۰۔ (میدان) عرفات میں (جہاں ۹ ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے غروب تک ٹھہرتے ہیں، اور یہی حج کا اصلی رُکن ہے)۔ (مؤطا امام مالک ج ۱ ص۴۲۲)

۱۱۔ مزدلفہ میں (جہاں حجاج عرفات سے واپس آکر مغرب وعشا کی نماز پڑھتے ہیں اور رات گذارتے ہیں)۔ (مسلم ج ۲ ص۱۸۹)

۱۲۔ منیٰ میں (جہاں دسویں تاریخ کو حاجی جمروں پر کنکریاں مارتے، قربانی کرتے ہیں)۔ (نسائی ج ۵ ص۲۷۶)

۱۳ و ۱۴ و ۱۵ تینوں جمروں کے پاس (یہ تین ٹیلے ہیں جن پر حاجی کنکریاں مارتے ہیں)۔ (نسائی)

(۲) امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

"اگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام (کے روضۂ اقدس) کے پاس دُعا قبول نہ ہوگی تو پھر کس جگہ قبول ہوگی (یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا روضۂ اقدس تو دُعا قبول ہونے کا وہ مقدس مقام ہے کہ اس کو تو سرِ فہرست (سب سے پہلے شمار) ہونا چاہیئے۔"

باقی ملتزم کے پاس دُعا کی قبولیت کی ایک حدیثِ مسلسل بھی ہمیں مکّہ کے راویوں سے پہونچی ہے۔ (نزل الابرار ص۴۵)

فصل ہشتم

اُن لوگوں کا بیان جنکی دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں (جلد) قبول ہوتی ہیں

(احادیثِ صحیحہ[1] سے ثابت ہے کہ) مذکورۂ ذیل لوگوں کی دُعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں:۔

(۱) مجبور ولاچار اور بے بس لوگ۔ (سورۃ النمل آیت ۶۲)

(۲) مظلوم اور ستم رسیدہ لوگ (ایک روایت میں ہے کہ) اگرچہ وہ گنہگار ہوں (ایک روایت میں ہے) اگرچہ وہ کافر ہی ہوں۔ (ابو داؤد ج ۱ صـ۲۲۲)

(۳) باپ کی دُعا (اپنی اولاد کے لیے)۔ (ابو داؤد ج ۱ صـ۲۲۲)

(۴) امام عادل کی دُعا (عدل وانصاف کرنیوالے خلیفہ یا بادشاہ یا حکمراں کی دُعا اپنی رعایا کے لیے)۔ (بخاری)

(۵) ہر نکوکار آدمی کی دعا۔ (بخاری، نسائی)

(۶) ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنیوالی خدمت گذار اولاد کی دعا (اپنے ماں باپ کے لئے)۔ (نزل الابرار صـ۲۶)

(۷) مُسافر کی دُعا۔ (ابوداؤد ج ۱ صـ۲۲۲)

(۸) روزہ دار کی دُعا روزہ افطار کرنے کے وقت۔ (ابنِ حبان ج۲ صـ۱۳۱)

(۹) ایک مسلمان کی دُعا اپنے دوسرے مُسلمان بھائی کے لیے اس کے پس پُشت۔ (مسلم ج ۲ صـ۳۵۳)

(۱۰) ہر مُسلمان کی دعا جب تک کہ وہ کسی پر ظلم کرنے یا قطع رحمی (قرابتداروں کی حق تلفی) کی دُعا نہ کرے یا (دُعا کر کے اظہارِ مایوسی یا شکایت کے طور پر) یہ نہ کہے کہ میں نے دُعا مانگی تھی وہ قبول ہی نہیں ہوئی۔ (بخاری)

(۱۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ کے کچھ (عذاب جہنم سے) آزاد کردہ بندے ہیں جن میں سے ہر ایک کی دن رات میں ایک "دُعا" (ضرور) قبول ہوتی ہے۔" اور جامع ابو منصور میں (ایک روایت) ہے کہ:۔

"صحیح دُعا حاجی کی ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ (اپنے گھر حج سے) واپس آجائے۔" (امتاز الحدیث صـ۱۳۶/۵۷)

---

[1] یہ بیان بھی مصنف نے اپنے الفاظ میں نقل کیا ہے، اسی لیے ہم نے بھی حسبِ سابق اسی طرح نمبر شمار کے ساتھ ترجمہ کر دیا ہے ۱۲

اسمِ اعظم اور دُعا کی قبولیت میں اسکے اثر کا بیان

(۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ :-

"اللہ تعالیٰ کا وہ اسمِ اعظم[1] جس کے ساتھ جو بھی دُعا کی جائے اللہ تعالیٰ اسکو قبول کرتے ہیں اور اس کے ساتھ جو بھی اللہ سے سوال کیا جائے اللہ تعالیٰ اسکو پورا کر دیتے ہیں، اِس آیتِ کریمہ میں ہے : لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (انبیاء رکوع ۶) (مستدرک حاکم)

(اے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے :

اللہ تعالیٰ کا وہ اسمِ اعظم جس کے ساتھ اللہ سے جو بھی مانگا جائے (ضرور) دیتا ہے اور جو بھی دُعا کی جائے اللہ (ضرور) قبول کرتا ہے یہ ہے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

(سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۱۴ مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۹۹)

---

[1] دُعا کی قبولیت کے سلسلہ میں جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر اور جمعہ کی ساعتِ اجابت کو متعین نہیں فرمایا اسی طرح اسمِ اعظم کو بھی متعین نہیں فرمایا تاکہ دُعا کرنے والا اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کی بنا پر اسمِ اعظم کی جستجو میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ ناموں سے دُعا مانگے اور اسی طرح اللہ کی زیادہ سے زیادہ تعریف اور حمد وثنا کرنے کی سعادت حاصل کرے، کہ یہی سب سے بڑی عبادت ہے اور اُمید ہے کہ اسی وسیلے سے اللہ تعالیٰ اسکی دُعا قبول فرمالیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی رحمت وشفقت ہے کہ وہ ان حکمتوں اور تدبیروں سے اپنے بندوں سے زیادہ سے زیادہ عبادت کراکے انہیں دنیا اور آخرت میں زیادہ سے زیادہ اجر وثواب کا مستحق بنا دیتے ہیں ۱۲

"الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اِس لیے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کوئی اسکے برابر کا (ہمسر) ہے۔"

بعض روایتوں میں اسی حدیث کے الفاظ یہ ہیں :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔

"الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو ہی اللہ ہے، اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اسکا ہمسر ہے۔ (ابن حبان، سنن اربعہ)

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

اللہ تعالیٰ کا وہ بہت بڑا اور سب سے بڑا نام جس سے جب بھی دُعا کی جائے، اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتے ہیں اور جو بھی مانگا جائے وہ ضرور دے دیتے ہیں، یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، اَلْحَنَّانُ الْمَنَّانُ، بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

"الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس لیے کہ تیری ہی سب تعریف ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے (تو) بہت بڑا مہربان ہے، بہت زیادہ احسان کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کا تو ہی (بے مثال) ایجاد کرنے والا ہے، اے (عظمت و) جلال اور (انعام و) احسان کے مالک! (مستدرک حاکم، سنن اربعہ)

اور بعض روایتوں میں (بجائے یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کے)

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اے (ہمیشہ) زندہ رہنے والے، اور (سب کو) قائم رکھنے والے) بھی اِس کے آخر میں آیا ہے۔

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اسمِ اعظم اِن دو آیتوں میں ہے :-

۱- وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (بقرہ: رکوع ۱۹)
(مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲)

ترجمہ: اور تمہارا معبود تو وہی یگانہ معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا ہی رحم کرنے والا بہت ہی مہربان ہے۔

۲- الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ (آل عمران: رکوع ۱)
(مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲)

ترجمہ: الف، لام، میم، اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی (ہمیشہ) زندہ رہنے والا (اور سب کو) قائم رکھنے والا ہے۔

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کا اسمِ اعظم تین سُورتوں میں ہے :-

(۱) سُورۂ بقرۃ (۲) سُورۂ اٰلِ عمران (۳) سُورۂ طٰہٰ۔
(مستدرک، حاکم عن ابی اُمامۃ رض)

(۶) قاسم (بن عبدالرحمٰن) نے کہا ہے :-

میں نے (اُس حدیث کے تحت) اُسکو تلاش کیا تو اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ کو اسمِ اعظم پایا۔

(۷) حصن حصین کے مُصنّف امام جزری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں :-

"میرے نزدیک اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اسمِ اعظم ہے تاکہ (سب) حدیثیں موافق و مطابق ہو جائیں، اور اس لئے بھی کہ واحدی کی کتابُ الدُعاء کی حدیث جو یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے، وہ بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ واللہ اعلم۔

نیز فرماتے ہیں :-

یہ قاسم، عبدُالرحمٰن کے بیٹے شام کے رہنے والے تابعی ہیں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہٗ کے قابلِ اعتماد شاگرد ہیں۔

فصل دہم

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ کا بیان

حدیث[1] شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ جن کے ساتھ دعا مانگنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے[2] ننانوے نام ہیں جو شخص ان کا احاطہ کرے گا (یعنی یاد کر لیگا اور پڑھتا رہے گا) وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ا صفحہ ۱۹۹ مسلم ج ۲ صفحہ ۳۴۲) (اسی حدیث کے دوسرے الفاظ میں یہ ہے) جو کوئی شخص اِن کو حفظ کرلے گا (اور برابر پڑھتا رہے گا) وہ ضرور جنّت میں داخل ہوگا۔ (بخاری) وہ نام[3] یہ ہیں :-

---

[1] اس حدیث میں جن ننانوے ۹۹ ناموں کا ذکر آیا ہے ان میں سے اکثر و بیشتر نام قرآن کریم میں مذکور ہیں صرف چند نام ایسے ہیں جو بعینہٖ قرآن عظیم میں مذکور نہیں ہیں، لیکن ان کا بھی مادہ (اصل) جس سے وہ نام نکلے ہیں قرآن کریم میں مذکور ہے مثلاً منتقم تو بعینہٖ قرآنِ کریم میں مذکور نہیں ہے مگر ذو انتقام قرآن میں آیا ہے جس کے معنی بعینہٖ وہ ہی ہیں جو منتقم کے ہیں (انتقام لینے والا)۔ ۱۲

[2] اللہ جلّ شانہٗ کے اسماءِ حسنیٰ جنکا ذکر آیتِ کریمہ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا) اور اللہ کے (سب ہی) نام اچھے ہیں پس ان ناموں سے اُسکو پکارو) میں آیا ہے، اِن ننانوے ۹۹ ناموں میں منحصر نہیں ہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی قرآن و حدیث میں نام آئے ہیں مثلاً غَافِرْ ان ناموں میں مذکور نہیں ہے، مگر قرآن کریم میں آیا ہے، اس لیے جو نام بھی قرآن و حدیث میں آئے ہیں وہ سب اس آیتِ کریمہ کا مصداق ہیں اور ان سے دُعا کرنی چاہیئے ہاں اپنی طرف سے اللہ کا کوئی ایسا نام جو قرآن و حدیث میں نہیں آیا ہو نام کے طور پر نہیں لے سکتے اگرچہ معنیٰ کے اعتبار سے درست بھی ہو۔ ۱۲

[3] اسماءِ حسنیٰ کے پڑھنے کا طریقہ : ہم نے نمبر شمار کے حساب سے نام، اُن کے معنی اور فوائد بیان کیئے ہیں جب ان اسماءِ حسنیٰ کی تلاوت کرنا چاہیں تو اس طرح شروع کریں، هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ آخر تک مسلسل پڑھتے چلے جائیں۔ ہر اسم کے آخری اسم پر پیش پڑھیں اور دوسرے اسم سے مِلا دیں۔ جس نام پر سانس لینے کے لیے رُکیں اسکو نہ مِلائیں، اور دوسرا نام اَلْ سے شروع کریں۔ اگر کسی ایک نام کا وظیفہ پڑھیں تو شروع میں یَا (حرفِ ندا) کا اضافہ کریں مثلاً الرَّحْمٰن کا وظیفہ پڑھنا ہو تو یَا رَحْمٰنُ پڑھیں یَا اَلرَّحْمٰنُ نہ پڑھیں، اسی طرح تمام اسماء کو سمجھ لیجئے ۱۲

نمبر شمار	اسماءِ حسنیٰ	معنیٰ	خواص اور فوائد
۱	اَللّٰہُ	معبودِ حقیقی کا نام	جو شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ یَا اَللّٰہُ پڑھے گا اِنشاء اللہ اس کے دل سے تمام شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے اور عزم و یقین کی قوت نصیب ہوگی۔ جو لاعلاج مریض بکثرت یَا اَللّٰہُ کا ورد رکھے اور اس کے بعد شفا کی دعا مانگے اسکو شفاءِ کامل نصیب ہوگی۔
۲	اَلرَّحْمٰنُ	بیحد رحم کرنیوالا	جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یَارَحْمٰنُ پڑھے گا اسکے دل سے انشاء اللہ ہر کی سختی اور غفلت دور ہو جائیگی۔
۳	اَلرَّحِیْمُ	بڑا مہربان	جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یَارَحِیْمُ پڑھے گا تمام دنیوی آفتوں سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا اور تمام مخلوق اس پر مہربان ہو جائیگی۔
۴	اَلْمَلِكُ	حقیقی بادشاہ	جو شخص روزانہ صبح کی نماز کے بعد یَامَلِكُ کثرت سے پڑھا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی فرمادیں گے۔
۵	اَلْقُدُّوْسُ	برائیوں سے پاک ذات	جو شخص روزانہ زوال کے بعد اس اسم کو کثرت سے پڑھے گا انشاء اللہ اسکا دل روحانی امراض سے پاک ہو جائیگا۔
۶	اَلسَّلَامُ	بے عیب ذات	جو شخص کثرت سے اس اسم کو پڑھتا رہے گا انشاء اللہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا جو شخص (۱۱۵) مرتبہ یہ اسم پڑھکر بیمار پر دم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو صحت و شفا عطا فرمائیں گے۔
۷	اَلْمُؤْمِنُ	امن و ایمان دینے والا	جو شخص کسی خوف کے وقت (۶۳۰ مرتبہ) اس اسم کو پڑھے گا انشاء اللہ ہر طرح کے خوف و نقصان سے محفوظ رہے گا۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے یا لکھکر پاس رکھے اسکا ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا۔
۸	اَلْمُهَیْمِنُ	نگہبان	شخص غسل کرکے دو رکعت نماز پڑھے اور صدق دل سے سو مرتبہ یہ اسم پڑھے اللہ تعالیٰ اسکا ظاہر و باطن پاک فرمادیں گے، اور جو شخص (۱۱۵) مرتبہ پڑھے تو انشاء اللہ پوشیدہ چیزوں پر مطلع ہو۔

خواص اور فوائد	معنیٰ	اسمائِ حسنیٰ	نمبر شمار
جو شخص چالیس دن تک چالیس مرتبہ اِس اسم کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکو معزّز و مستغنی بنا دیں گے، اور جو شخص نمازِ فجر کے بعد اکتالیس مرتبہ پڑھتا رہے وہ انشاء اللہ کسی کا محتاج نہ ہو اور ذلت کے بعد عزّت پائے	سب پر غالب	اَلْعَزِیْزُ	۹
جو شخص روزانہ صبح و شام (۲۲۶) مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا انشاء اللہ ظالموں کے ظلم و قہر سے محفوظ رہے گا اور جو شخص چاندی کی انگوٹھی پر یہ اسم نقش کرا کے پہنے گا اسکی ہیبت و شوکت لوگوں کے دلوں میں انشاء اللہ پیدا ہوگی۔	سب سے زبردست	اَلْجَبَّارُ	۱۰
جو شخص کثرت سے اِس اسم کا وِرد رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسے عزّت اور بڑائی عطا فرمائیں گے اور اگر ہر کام کی ابتداء میں یہ اسم بکثرت پڑھے تو انشاء اللہ اس میں کامیاب ہوگا۔	بڑائی اور بزرگی والا	اَلْمُتَکَبِّرُ	۱۱
جو شخص سات روز تک متواتر سو مرتبہ اِس اسم کو پڑھے گا انشاء اللہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا جو شخص ہمیشہ یہ اسم اَلْخَالِقُ پڑھتا رہے تو اللہ پاک ایک فرشتہ پیدا کر دیتے ہیں جو اس کی طرف سے عبادت کرتا ہے اور اسکا چہرہ مُنوّر رہتا ہے۔	پیدا کرنے والا	اَلْخَالِقُ	۱۲
اگر بانجھ عورت سات روز روزے رکھے اور پانی سے افطار کرنے کے بعد اکیس مرتبہ اَلْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ پڑھے تو انشاء اللہ اسے اولادِ نرینہ نصیب ہو۔	جان ڈالنے والا	اَلْبَارِئُ	۱۳
ایضاً	صورت دینے والا	اَلْمُصَوِّرُ	۱۴
جو شخص نمازِ جمعہ کے بعد سو مرتبہ اِس اسم کو پڑھا کرے گا، انشاء اللہ اس پر مغفرت کے آثار ظاہر ہونے لگیں گے اور جو شخص نمازِ عصر کے بعد روزانہ یَا غَفَّارُ اغْفِرْ لِیْ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکو انشاء اللہ بخشے ہوئے لوگوں کے زمرہ میں داخل کریں گے۔	درگزر اور پردہ پوشی کرنے والا	اَلْغَفَّارُ	۱۵
جو شخص دُنیا کی محبت میں گرفتار ہو وہ کثرت سے اِس اسم کو پڑھے تو	سب کو اپنے	اَلْقَهَّارُ	۱۶

خواص اور فوائد	معنیٰ	اسمائے حسنیٰ	نمبر شمار
انشاءاللہ دنیا کی محبت اس کے دل سے جاتی رہے گی اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائیگی۔	قابو میں رکھنے والا		
جو شخص فقر و فاقہ میں گرفتار ہو وہ کثرت سے اس اسم کو پڑھا کرے یا لکھکر اپنے پاس رکھے، یا چاشت کی نماز کے آخری سجدہ میں چالیس مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ فقر و فاقہ سے انشاءاللہ اس کو حیرت انگیز طریق پر نجات دیدیں گے، اور اگر کوئی خاص حاجت درپیش ہو تو گھر یا مسجد کے صحن میں تین بار سجدہ کر کے ہاتھ اُٹھائے اور سو مرتبہ یہ اسم پڑھے انشاءاللہ تعالیٰ حاجت پوری ہو جائے گی۔	سب کچھ عطا کرنے والا	اَلْوَهَّابُ	۱۷
جو شخص نمازِ فجر سے پہلے اپنے مکان کے کونوں میں دس دس مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رزق کے دروازے انشاءاللہ کھول دیں گے اور بیماری و مفلسی اس کے گھر میں ہرگز نہ آئیگی داہنے کونہ سے شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف رکھے۔	بہت بڑا روزی دینے والا	اَلرَّزَّاقُ	۱۸
جو شخص نماز فجر کے بعد دونوں ہاتھ سینہ پر باندھ کر ستّر مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے انشاءاللہ اسکا دِل نورِ ایمان سے مُنوّر ہو جائے گا۔	بہت بڑا مشکل کشا	اَلْفَتَّاحُ	۱۹
جو شخص کثرت سے یَاعَلِیْمُ کا ورد کریگا اللہ تعالیٰ اس پر انشاءاللہ علم و معرفت کے دروازے کھولدیں گے۔	بہت وسیع علم والا	اَلْعَلِیْمُ	۲۰
جو شخص روٹی کے چار لقموں پر اس اسم کو لکھ کر چالیس دن تک کھائے بھوک پیاس زخم اور درد وغیرہ کی تکلیف سے انشاءاللہ محفوظ رہے گا۔	روزی تنگ کرنیوالا	اَلْقَابِضُ	۲۱
جو شخص نماز چاشت کے بعد آسمان کی جانب ہاتھ اُٹھا کر روزانہ دس مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا اور مُنہ پر ہاتھ پھیرے گا اللہ تعالیٰ اسے انشاءاللہ غنی بنا دیں گے اور وہ کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا۔	روزی فراخ کرنیوالا	اَلْبَاسِطُ	۲۲

نمبر شمار	اسماءِ حسنیٰ	معنیٰ	خواص اور فوائد
۲۳	اَلْخَافِضُ	پست کردینے والا	جو شخص روزانہ پانچ سو مرتبہ یَاخَافِضُ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اسکی حاجتیں انشاء اللہ پوری اور مشکلات دور فرمادیں گے۔ جو شخص تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک جگہ بیٹھ کر ستّر بار اَلْخَافِضُ پڑھے تو انشاء اللہ دشمن پر فتحیاب ہو۔
۲۴	اَلرَّافِعُ	بُلند کردینے والا	جو شخص ہر مہینہ کی چودھویں رات کو آدھی رات میں سو مرتبہ اَلرَّافِعُ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسے انشاء اللہ مخلوق سے بے نیاز اور تونگر بنادیں گے۔
۲۵	اَلْمُعِزُّ	عزّت دینے والا	جو شخص پیر یا جمعہ کے دن بعد نماز مغرب چالیس مرتبہ یَامُعِزُّ پڑھا کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو انشاء اللہ لوگوں میں باعزّت اور باوقار بنادیں گے۔
۲۶	اَلْمُذِلُّ	ذلّت دینے والا	جو شخص پچھتّر مرتبہ یَامُذِلُّ پڑھ کر سر بسجود ہوکر دُعا کریگا اللہ تعالیٰ اسکو انشاء اللہ حاسدوں، ظالموں اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھیں گے، اگر کوئی خاص دشمن ہو تو سجدہ میں اسکا نام لیکر کہ اے اللہ، فلاں ظالم یا دشمن کے شر سے محفوظ رکھ دُعا کرے، انشاء اللہ قبول ہوگی۔
۲۷	اَلسَّمِیْعُ	سب کچھ سننے والا	جو شخص جمعرات کے دن چاشت کی نماز کے بعد پانچ سو یا سو یا پچاس مرتبہ یَاسَمِیْعُ پڑھے گا انشاء اللہ اسکی دُعائیں قبول ہونگی، درمیان میں کسی سے بات ہرگز نہ کرے۔ اور جو شخص جمعرات کے دن فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان سو مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکو انشاء اللہ نظرِ خاص سے نوازیں گے۔
۲۸	اَلْبَصِیْرُ	سب کچھ دیکھنے والا	جو شخص نماز جُمعہ کے بعد سو مرتبہ یَابَصِیْرُ پڑھا کریگا، اللہ تعالیٰ اسکی نگاہ میں انشاء اللہ روشنی اور دل میں نور پیدا فرمادیں گے۔
۲۹	اَلْحَکَمُ	حاکمِ مطلق	جو شخص اخیر شب میں ۹۹ مرتبہ باوضو یہ اسم پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکے

نمبر شمار	اسمارِ حسنیٰ	معنی	خواص اور فوائد
			دِل کو انشاءاللہ محلِ اسرار وانوار بنا دیں گے۔ اور جو شخص جمعہ رات میں یہ اسم اس قدر پڑھے کہ بے حال و بے خود ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو انشاءاللہ کشف والہام سے نوازیں گے۔
۳۰	اَلْعَدْلُ	سرتاپا انصاف	جو شخص جمعہ کے دن یا جُمعہ کی رات میں روٹی کے بیس ٹکڑوں پر **العدل** لکھکر کھائیگا اللہ تعالیٰ مخلوق کو اس کے لیے مسخر فرمادیں گے انشاءاللہ۔
۳۱	اَللَّطِيْفُ	بڑالطف وکرم کرنیوالا	جو شخص ۱۳۳ مرتبہ یَالَطِیْفُ پڑھا کرے انشاءاللہ اسکے رزق میں برکت ہوگی اور اس کے سب کام بخوبی پورے ہوں گے جو شخص فقر وفاقہ، دکھ بیماری، تنہائی وکس مپرسی یا کسی اور مصیبت میں گرفتار ہو وہ اچھی طرح وضو کر کے دوگانہ پڑھے، اور اپنے مقصد ومطلب کو دل میں رکھکر سَو مرتبہ یہ اسم پڑھے، انشاءاللہ مقصد پورا ہوگا۔
۳۲	اَلْخَبِيْرُ	باخبر اور آگاہ	جو شخص سات روز تک یہ اسم بکثرت پڑھے گا انشاءاللہ اس پر پوشیدہ راز ظاھر ہونے لگیں گے جو شخص خواہشاتِ نفسانی میں گرفتار ہو وہ بکثرت اِس اسم کا ورد کرے انشاءاللہ ان سے رہائی نصیب ہوگی۔
۳۳	اَلْحَلِيْمُ	بڑا بردبار	جو شخص اِس اسم کو کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر جس چیز پر اس پانی کو چھڑکے یا ملے گا انشاءاللہ اِس میں خیر وبرکت ہوگی اور آفتوں سے وہ محفوظ رہے گی۔
۳۴	اَلْعَظِيْمُ	بڑا بزرگ	جو شخص اس اسم کا بکثرت وِرد رکھے گا انشاءاللہ اسے عزت وعظمت نصیب ہوگی۔
۳۵	اَلْغَفُوْرُ	بہت	جو شخص اِس اسم کا بکثرت ورد رکھے گا انشاءاللہ اس کی تمام تکلیفیں

نمبر شمار	اسمار حسنیٰ	معنی	خواص اور فوائد
		بخشنے والا	اور رنج وغم دور ہوجائیں گے، اور مال واولاد میں برکت ہوگی، حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو سجدہ میں یَارَبِّ اغْفِرْلِیْ تین مرتبہ کہے گا اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیں گے۔
۳۶	اَلشَّکُوْرُ	قدردان	جو شخص معاشی تنگی یا کسی اور دکھ درد، رنج وغم میں مُبتلا ہو وہ اس اسم کو اکتالیس مرتبہ روزانہ پڑھے انشاءاللہ اس سے رہائی نصیب ہوگی۔
۳۷	اَلْعَلِیُّ	بہت بلند و برتر	جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے اور لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاءاللہ اُسے رُتبہ کی بُلندی، خوشحالی اور مقصد میں کامرانی نصیب ہوگی۔
۳۸	اَلْکَبِیْرُ	بہت بڑا	جو شخص اپنے عہدہ سے معزول ہوگیا ہو وہ سات روزے رکھے اور روزانہ ایک ہزار مرتبہ یَاکَبِیْرُ پڑھے وہ انشاءاللہ اپنے عہدہ پر بحال ہو جائے گا، اور بزرگی و برتری نصیب ہوگی۔
۳۹	اَلْحَفِیْظُ	سب کا محافظ	جو شخص بکثرت یَاحَفِیْظُ کا ورد رکھے گا اور لکھ کر اپنے پاس رکھے گا وہ انشاءاللہ ہر طرح کے خوف وخطر اور نقصان وضرر سے محفوظ رہے گا۔
۴۰	اَلْمُقِیْتُ	سبکو روزی اور توانائی دینے والا	جو شخص خالی آبخورے میں سات مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے گا اور اس میں خود پانی پیئے یا کسی دوسرے کو پلائے یا سونگھے گا تو انشاءاللہ مقصد حاصل ہوگا۔
۴۱	اَلْحَسِیْبُ	سب کے لیے کفایت کرنیوالا	جس شخص کو کسی بھی شخص یا چیز کا ڈر ہو وہ جمعرات سے شروع کرکے آٹھ روز تک صبح، شام ستر مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَسِیْبُ پڑھے وہ انشاءاللہ ہر چیز کے شر سے محفوظ رہے گا۔
۴۲	اَلْجَلِیْلُ	بڑے اور بلند مرتبہ والا	جو شخص مشک وزعفران سے اِس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اور بکثرت یَاجَلِیْلُ کا وِرد رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسکو انشاءاللہ عزت وعظمت اور قدر ومنزلت عطا فرمائیں گے۔

نمبر شمار	اسمائے حسنیٰ	معنی	خواص اور فوائد
۴۳	اَلْکَرِیْمُ	بہت کرم کرنیوالا	جو شخص روزانہ سوتے وقت یَا کَرِیْمُ پڑھتے پڑھتے سو جایا کرے اللہ تعالیٰ اس کو علماء و صلحاء میں عزت نصیب فرمائیں گے۔
۴۴	اَلرَّقِیْبُ	بڑا نگہبان	جو شخص اپنے اہل و عیال اور مال و منال پر سات مرتبہ اِس اسم کو پڑھ کر روزانہ دم کیا کرے اور یَا رَقِیْبُ کا ورد رکھے، انشاء اللہ وہ سب آفتوں سے محفوظ رہے گا۔
۴۵	اَلْمُجِیْبُ	دُعائیں سننے اور قبول کرنیوالا	جو شخص بکثرت یَا مُجِیْبُ پڑھا کرے انشاء اللہ اس کی دُعائیں بارگاہِ خداوندی میں قبول ہونے لگیں گی۔
۴۶	اَلْوَاسِعُ	وسعت والا	جو شخص بکثرت یَا وَاسِعُ کا ورد رکھے گا انشاء اللہ اس کو ظاہری اور باطنی غنا اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے۔
۴۷	اَلْحَکِیْمُ	بڑی حکمتوں والا	جو شخص کثرت سے یَا حَکِیْمُ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس پر انشاء اللہ علم و حکمت کے دروازے کھول دیں گے۔ جس شخص کا کوئی کام پورا نہ ہوتا ہو تو وہ پابندی سے اس اسم کو پڑھا کرے انشاء اللہ کام پورا ہو جائے گا۔
۴۸	اَلْوَدُوْدُ	بڑا محبت کرنیوالا	جو شخص ایک ہزار مرتبہ یَا وَدُوْدُ پڑھ کر کھانے پر دم کرے گا اور بیوی کے ساتھ بیٹھ کر وہ کھانا کھائے گا تو انشاء اللہ میاں بیوی کا جھگڑا ختم ہو جائیگا اور باہمی محبت پیدا ہو جائے گی۔
۴۹	اَلْمَجِیْدُ	بڑا بزرگ	جو شخص کسی موذی مرض آتشک جذام وغیرہ میں گرفتار ہو وہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کے روزے رکھے اور افطار کے بعد بکثرت اِس اسم کو پڑھا کرے اور پانی پر دم کرکے پئے انشاء اللہ وہ مرض دور ہو جائیگا۔
۵۰	اَلْبَاعِثُ	مُردوں کو زندہ کرنیوالا	جو شخص روزانہ سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھکر ایک سو ایک مرتبہ یَا بَاعِثُ پڑھا کرے انشاء اللہ اسکا دل علم و حکمت سے زندہ ہو جائیگا۔
۵۱	اَلشَّهِیْدُ	حاضر و ناظر	جس شخص کی بیوی یا اولاد نافرمان ہو وہ صبح کے وقت اسکی پیشانی

نمبر شمار	اسماءِ حسنیٰ	معنی	خواص اور فوائد
			پر ہاتھ رکھکر اکیس ۲۱ مرتبہ یَاشَہِیْدُ پڑھ کر دم کرے انشاءاللہ فرمانبردار ہو جائے گی۔
۵۲	اَلْحَقُّ	برحق و برقرار	جو شخص چوکور کاغذ کے کونوں پر اَلْحَقُّ لکھکر سحر کے وقت کاغذ کو ہتھیلی پر رکھکر آسمان کی طرف بُلند کر کے دُعا کرے انشاءاللہ گم شدہ شخص یا سامان مِل جائے گا، اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔
۵۳	اَلْوَکِیْلُ	بڑا کارساز	جو شخص کسی بھی آسمانی آفت کے خوف کے وقت بکثرت یاوَکِیْلُ کا وِرد کرے گا اور اس اِسم کو اپنا وکیل بنالے گا وہ انشاءاللہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔
۵۴	اَلْقَوِیُّ	بڑی طاقت وقوت والا	جو شخص واقعی مظلوم اور کمزور ومغلوب ہو وہ اس ظالم اور طاقتور دشمن کو دفع کرنے کی نیت سے بکثرت اس اسم کو پڑھے انشاءاللہ اس سے محفوظ رہے گا۔ (بے محل اور ناحق یہ عمل ہرگز نہ کرے)۔
۵۵	اَلْمَتِیْنُ	شدید قوت والا	جِس عورت کے دودھ نہ ہو اُس کو اَلْمَتِیْنُ کاغذ پر لکھکر دھوکر پلائیں انشاءاللہ خوب دودھ ہوگا۔
۵۶	اَلْوَلِیُّ	مددگار اور حمایتی	جو شخص اپنی بیوی کی عادتوں، خصلتوں سے خوش نہ ہو وہ جب اسکے سامنے جائے اس اِسم کو پڑھا کرے انشاءاللہ نیک خصلت ہو جائیگی۔
۵۷	اَلْحَمِیْدُ	لائقِ تعریف	جو شخص ۴۵ دن تک متواتر ۹۳ مرتبہ تنہائی میں یاحَمِیْدُ پڑھا کرے گا اسکی تمام بُری خصلتیں اور عادتیں انشاءاللہ دور ہو جائیں گی۔
۵۸	اَلْمُحْصِیُ	اپنے علم اور شمار میں رکھنے والا	جو شخص روٹی کے بیس ٹکڑوں پر روزانہ بیس مرتبہ یہ اِسم پڑھکر دم کرے اور کھائے تو انشاءاللہ مخلوق اس کے لیے مسخر ہو جائے گی۔
۵۹	اَلْمُبْدِئُ	پہلی بار پیدا کرنیوالا	جو شخص سحر کے وقت حاملہ عورت کے پیٹ پر ہاتھ رکھکر ۹۹ مرتبہ یَامُبْدِئُ پڑھے گا انشاءاللہ نہ اسکا حمل گرے گا نہ وقت سے پہلے بچّہ پیدا ہوگا۔

خواص اور فوائد	معنی	اسماءِ حسنیٰ	نمبر شمار
گم شدہ شخص کو واپس بلانے کے لیے جب گھر کے سب آدمی سو جائیں تو گھر کے چاروں کونوں میں ستّر ستّر مرتبہ یَا مُعِیْدُ پڑھے، انشاءاللہ سات روز میں واپس آئیگا یا پتہ چل جائیگا۔	دوبارہ پیدا کرنیوالا	اَلْمُعِيْدُ	۶۰
جو شخص بیمار ہو وہ بکثرت اَلْمُحْيِيْ کا وِرد رکھے یا کسی دوسرے بیمار پر دَم کرے تو انشاءاللہ صحت یاب ہو جائے۔ جو شخص ۸۹ مرتبہ اَلْمُحْيِيْ پڑھ کر اپنے اُوپر دم کرے وہ ہر طرح کی قید و بند سے انشاءاللہ محفوظ رہے گا۔	زندگی دینے والا	اَلْمُحْيِيْ	۶۱
جس شخص کا نفس اس کے قابو میں نہ ہو وہ سوتے وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر اَلْمُمِيْتُ پڑھتے پڑھتے سو جائے تو انشاءاللہ اسکا نفس مطیع ہو جائے گا۔	موت دینے والا	اَلْمُمِيْتُ	۶۲
جو شخص روزانہ تین ہزار مرتبہ اَلْحَيُّ کا ورد رکھے گا وہ انشاءاللہ کبھی بیمار نہ ہوگا۔ جو شخص اس اِسم کو چینی کے برتن پر مشک اور گلاب سے لکھکر شیریں پانی سے دھو کر پیئے یا کسی دوسرے بیمار کو پلائے انشاءاللہ شفاءِ کامِل نصیب ہو۔	ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا	اَلْحَيُّ	۶۳
جو شخص بکثرت اسم اَلْقَيُّوْمُ کا وِرد رکھے انشاءاللہ لوگوں میں اسکی عزت اور ساکھ زیادہ ہو اور تنہائی میں بیٹھ کر ورد کرے تو انشاءاللہ خوش حال ہو جائے۔ جو شخص صبح کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک یَا حَيُّ یَا قَيُّوْمُ کا وِرد کیا کرے انشاءاللہ اسکی سُستی و کاہلی دور ہو جائے۔	سب کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا	اَلْقَيُّوْمُ	۶۴
جو شخص کھانا کھاتے وقت یَا وَاجِدُ کا ورد رکھے غذا اسکے قلب کی طاقت و قوت اور نورانیت کا باعث ہو انشاءاللہ۔	ہر چیز کو پانیوالا	اَلْوَاجِدُ	۶۵
جو شخص تنہائی میں یہ اِسم اس قدر پڑھے کہ بے خود ہو جائے تو انشاءاللہ	بزرگی اور	اَلْمَاجِدُ	۶۶

نمبر شمار	اسمائے حسنیٰ	معنی	خواص اور فوائد
		بڑائی والا	اس کے قلب پر انوارِ الہیہ ظاہر ہونے لگیں گے۔
٦٧	اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ	ایک اکیلا	جو شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ پڑھا کرے اس کے دل سے انشاء اللہ مخلوق کی محبت اور خوف جاتا رہے گا، جس شخص کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ اسکو اولادِ صالح نصیب ہوگی۔
٦٨	اَلصَّمَدُ	بے نیاز	جو شخص سحر کے وقت سجدہ میں سر رکھ کر ١١٥ یا ١٢٥ مرتبہ اس اسم کو پڑھے اسکو انشاء اللہ ظاہری و باطنی سچائی نصیب ہو اور جو شخص باوضو اس اسم کا ورد جاری رکھے وہ انشاء اللہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائے۔
٦٩	اَلْقَادِرُ	قدرت والا	جو شخص دو رکعت نماز پڑھ کر سو مرتبہ اَلْقَادِرُ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکے دشمنوں کو ذلیل و رسوا فرمادیں گے (اگر وہ حق پر ہوگا)۔ اگر کسی شخص کو کوئی دشوار کام یا کسی کام میں دشواری پیش آجائے تو اکتالیس [٤١] بار یَا قَادِرُ پڑھے انشاء اللہ وہ دشواری دور ہو جائے گی۔
٧٠	اَلْمُقْتَدِرُ	پوری مقدرت رکھنے والا	جو شخص سو کر اٹھنے کے بعد بکثرت اَلْمُقْتَدِرُ کا ورد کیا کرے یا کم از کم بیس مرتبہ پڑھا کرے انشاء اللہ اس کے تمام کام آسان اور درست ہو جائیں گے۔
٧١	اَلْمُقَدِّمُ	پہلے اور آگے کرنے والا	جو شخص جنگ کے وقت اَلْمُقَدِّمُ کثرت سے پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے (پیش قدمی کی) قوت انشاء اللہ عطا فرمادیں گے اور دشمنوں سے محفوظ رکھیں گے۔ اور جو شخص ہر وقت یَا مُقَدِّمُ کا ورد رکھے گا وہ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کا مطیع اور فرمانبردار بن جائیگا۔
٧٢	اَلْمُؤَخِّرُ	پیچھے اور بعد میں رکھنے والا	جو شخص کثرت سے اَلْمُؤَخِّرُ کا ورد رکھے اسے انشاء اللہ سچی توبہ نصیب ہوگی اور جو شخص روزانہ سو مرتبہ اس اسم کو پابندی سے پڑھا کرے اسکو

نمبر شمار	اسمائے حسنیٰ	معنی	خواص اور فوائد
			انشاء اللہ ایسا حق تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا کہ اسکے بغیر چین نہ آئیگا۔
۷۳	اَلْاَوَّلُ	سب سے پہلے	جس شخص کے لڑکا نہ ہوتا ہو وہ چالیس دن تک چالیس مرتبہ روز اَلْاَوَّلُ پڑھا کرے انشاء اللہ اسکی مُراد پوری ہوگی۔ جو شخص مسافر ہو وہ جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ اَلْاَوَّلُ پڑھے انشاء اللہ جلد بخیریت وطن واپس پہونچے گا۔
۷۴	اَلْاٰخِرُ	سب کے بعد	جو شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ اَلْاٰخِرُ پڑھا کرے اس کے دل سے غیر اللہ کی محبت دور ہو جائے گی اور انشاء اللہ ساری عمر کوتاہیوں کا کفارہ ہوجائیگا اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔
۷۵	اَلظَّاهِرُ	ظاہر و آشکارا	جو شخص نماز اشراق کے بعد پانچسو ۵۰۰ مرتبہ اَلظَّاهِرُ کا ورد کیا کرے اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں میں روشنی اور دل میں نور عطا فرمائیں گے انشاء اللہ۔
۷۶	اَلْبَاطِنُ	پوشیدہ و پنہاں	جو شخص روزانہ تینتیس ۳۳ مرتبہ یَا بَاطِنُ پڑھا کرے انشاء اللہ اس پر باطنی اسرار ظاہر ہونے لگیں گے اور اس کے قلب میں انس و محبتِ الٰہی پیدا ہوگا۔ جو شخص دو ۲ رکعت نماز ادا کرکے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھا کرے انشاء اللہ اسکی تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔
۷۷	اَلْوَالِیُ	متولی اور متصرف	جو شخص کثرت سے اَلْوَالِیُ کا ورد رکھے گا وہ ناگہانی آفتوں سے انشاء اللہ محفوظ رہیگا۔ کورے آبخورہ میں یہ اسم لکھ کر اس میں پانی بھر کر مکان میں چھڑکے گا تو وہ مکان بھی انشاء اللہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر کسی کو مسخر کرنا چاہے تو گیارہ مرتبہ یہ اسم پڑھے انشاء اللہ وہ فرماں بردار ہوجائے گا۔

نمبر شمار	اسماءِ حسنیٰ	معنیٰ	خواص اور فوائد
۷۸	اَلْمُتَعَالِیُ	سب سے بلند و برتر	جو شخص کثرت سے اَلْمُتَعَالِیُ کا وِرد رکھے انشاءاللہ اسکی تمام مشکلات رفع ہونگی اور جو عورت حالتِ حیض میں کثرت سے اِس اسم کا وِرد رکھے انشاءاللہ اسکی تکلیف رفع ہوگی۔
۷۹	اَلْبَرُّ	بڑا اچھا سلوک کرنیوالا	جو شخص شراب نوشی زنا کاری وغیرہ بدکاریوں میں گرفتار ہو روزانہ سات مرتبہ یہ اسم پڑھے انشاءاللہ اِن گناہوں کی رغبت جاتی رہے گی۔ جو شخص حُبِ دُنیا میں مبتلا ہو اِس اسم کو بکثرت پڑھے انشاءاللہ حُبِ دُنیا اس کے دِل سے جاتی رہے۔ جو شخص اپنے بچہ پر پیدا ہونے کے بعد ہی سات مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر دم کردے اور اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے وہ بلوغ تک تمام آفتوں سے محفوظ رہے۔
۸۰	اَلتَّوَابُ	بہت زیادہ توبہ قبول کرنیوالا	جو شخص نماز چاشت کے بعد ۳۶۰ مرتبہ اِس اسم کو پڑھا کرے گا انشاء اللہ اُسے سچّی توبہ نصیب ہوگی، اور جو شخص کثرت سے اِس اسم کو پڑھا کریگا انشاءاللہ اس کے تمام کام آسان ہونگے۔ اگر کسی ظالم پر دس مرتبہ پڑھکر دم کیا جائے تو انشاءاللہ اس سے خلاصی نصیب ہوگی۔
۸۱	اَلْمُنْتَقِمُ	بدلہ لینے والا	جو شخص حق پر ہو اور دشمن سے بدلہ لینے کی اس میں قدرت نہ ہو وہ تین جمعہ تک بکثرت یَا مُنْتَقِمُ پڑھے اللہ تعالیٰ اس سے خود انشاءاللہ انتقام لے لیں گے۔
۸۲	اَلْعَفُوُّ	بہت زیادہ معاف کرنوالا	جو شخص کثرت سے اَلْعَفُوُّ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اسکے گناہوں کو انشاءاللہ معاف فرمادیں گے۔
۸۳	اَلرَّؤُوْفُ	بہت بڑا مشفق	جو شخص بکثرت یَا رَءُوْفُ کا وِرد رکھے انشاءاللہ مخلوق اس پر مہربان ہوجائیگی اور وہ مخلوق پر، اور جو شخص دس مرتبہ درود شریف اور دس مرتبہ اِس اسم کو پڑھے تو انشاءاللہ اسکا غصہ رفع ہوجائیگا،

نمبر شمار	اسمائے حسنیٰ	معنیٰ	خواص اور فوائد
			دوسرے غضبناک شخص پر دم کرے تو اسکا غصہ رفع ہو جائیگا۔
۸۴	مَالِكُ الْمُلْكِ	ملکوں کا مالک	جو شخص مَالِكُ الْمُلْكِ کو ہمیشہ پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسکو عزت وعظمت اور مخلوق سے استغنا، عطا فرما دیں گے۔
۸۵	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	عظمت و جلال اور انعام واکرام والا	جو شخص کثرت سے یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکو عزت وعظمت اور مخلوق سے استغناء عطا فرما دیں گے۔
۸۶	اَلْمُقْسِطُ	عدل و انصاف قائم کرنیوالا	جو شخص روزانہ اس اِسم کو پڑھا کرے وہ انشاء اللہ شیطانی وسوسوں محفوظ رہے گا اور اگر کسی خاص اور جائز مقصد کے لیے سات سو مرتبہ اس اِسم کو پڑھے گا تو انشاء اللہ وہ مقصد حاصل ہو گا۔
۸۷	اَلْجَامِعُ	سب کو جمع کرنیوالا	جس شخص کے اعزا یا احباب منتشر ہو گئے ہوں وہ چاشت کے وقت غسل کرکے اور آسمان کی طرف مُنہ کر کے دس مرتبہ یَاجَامِعُ پڑھے اور ایک انگلی بند کرلے اسی طرح ہر دس مرتبہ پر ایک انگلی بند کرتا جائے آخر میں دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے انشاء اللہ جلد جمع ہو جائیں گے۔ اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو اَللّٰھُمَّ یَاجَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اجْمَعْ ضَآلَّتِیْ پڑھا کرے وہ چیز اُسے انشاء اللہ مل جائیگی، جائز محبت کے لئے بھی یہ دعا بے مثال ہے۔
۸۸	اَلْغَنِیُّ	بڑا بے نیاز و بے پروا	جو شخص روزانہ ستر مرتبہ یَاغَنِیُّ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اسکے مال میں برکت عطا فرمائیں گے اور وہ انشاء اللہ کسی کا محتاج نہ رہے گا۔ جو شخص ظاہری یا باطنی مرض یا بلا میں گرفتار ہو وہ اپنے تمام اعضاء اور جسم پر یَاغَنِیُّ پڑھ کر دم کیا کرے، انشاء اللہ نجات پائے گا۔
۸۹	اَلْمُغْنِیُ	بے نیاز و غنی بنا دینے والا	جو شخص اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر گیارہ سو گیارہ مرتبہ وظیفہ کی طرح یہ اسم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکو ظاہری و باطنی

نمبرشمار	اسماءِ حسنیٰ	معنیٰ	خواص اور فوائد
			غنا عطافرمائیں گے، صبح کی نماز کے بعد پڑھے یا عشاء کی نماز کے بعد، اس کے ساتھ سورۂ مزّمل بھی تلاوت کرے۔
۹۰	اَلْمَانِعُ	روک دینے والا	اگر بیوی سے جھگڑا یا ناچاقی ہو تو بستر پر لیٹتے وقت بیس مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے انشاء اللہ جھگڑا اور ناچاقی دور ہوجائیگی، اور باہمی انس ومحبت ہوجائیگی۔ جو شخص بکثرت اس اسم کا ورد رکھے گا انشاء اللہ ہر شر سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر کسی خاص اور جائز مقصد کے لیے پڑھے تو انشاء اللہ وہ حاصل ہوجائیگی۔
۹۱	اَلضَّارُ	ضرر پہنچانے والا	جو شخص شبِ جمعہ میں سو مرتبہ الضار پڑھا کرے وہ انشاء اللہ تمام ظاہری اور باطنی آفتوں سے محفوظ رہے گا اور قربِ خداوندی اُسے حاصل ہوگا۔
۹۲	اَلنَّافِعُ	نفع پہنچانے والا	جو شخص کشتی یا کسی اور سواری میں سوار ہونے کے بعد یَانَافِعُ کثرت سے پڑھتا رہے انشاء اللہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا، جو شخص کسی بھی کام کے شروع کرتے وقت اکتالیس مرتبہ یَانَافِعُ پڑھ لیا کرے، انشاء اللہ کام حسبِ منشا ہوگا۔ اور جو شخص بیوی سے جماع کے وقت یہ اسم پڑھے تو اُسے انشاء اللہ اولادِ صالح نصیب ہوگی۔
۹۳	اَلنُّوْرُ	سراپا نور اور نور بخشنے والا	جو شخص شبِ جمعہ میں سات مرتبہ سورۂ نوُر اور ایک ہزار ایک مرتبہ اس اسم کو پڑھا کرے تو انشاء اللہ اسکا دل انوارِ الٰہی سے منوّر ہوجائے گا۔
۹۴	اَلْهَادِیُ	سیدھا راستہ دکھانے اور اس پر چلانے والا	جو شخص ہاتھ اُٹھا کر آسمان کی طرف منہ کرکے بکثرت یاھَادِیُ پڑھے اور اخیر میں چہرہ پر ہاتھ پھیرلے اسکو انشاء اللہ کامل ہدایت نصیب ہوگی اور اہلِ معرفت میں شامل ہوجائے گا۔
۹۵	اَلْبَدِیْعُ	بے مثال چیزوں کو	جس شخص کو کوئی غم یا مصیبت یا کوئی بھی مشکل پیش آئے وہ ایک ہزار مرتبہ یا بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پڑھے، انشاء اللہ کشائش

خواص اور فوائد	معنیٰ	اسمائے حسنیٰ	نمبر شمار
نصیب ہوگی جو شخص اس اسم کو باوضو پڑھتے ہوئے سوجائے تو جس کام کا ارادہ ہو وہ انشاءاللہ خواب میں نظر آجائے گا۔ جو شخص نمازِ عشاء کے بعد یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ بارہ سو مرتبہ ۱۲ دن پڑھے گا تو جس کام کے لئے پڑھے گا انشاءاللہ وہ پورا عمل ختم ہونے سے پہلے حاصل ہوجائیگا۔ آزمودہ ہے۔	ایجاد کرنیوالا		
جو شخص اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ جمعہ کی رات میں پڑھے اللہ تعالیٰ اسکو ہر طرح کے ضرر و نقصان سے محفوظ رکھیں گے اور انشاءاللہ اسکے تمام نیک عمل مقبول ہوں گے۔	ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والا	اَلْبَاقِیْ	۹۶
جو شخص طلوعِ آفتاب کے وقت سو مرتبہ یَا وَارِثُ پڑھے گا انشاءاللہ ہر رنج و غم اور سختی و مصیبت سے محفوظ رہے گا، اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔ اور جو شخص مغرب و عشاء کے درمیان ایک ہزار مرتبہ پڑھے ہر طرح کی حیرانی و پریشانی سے انشاءاللہ محفوظ رہے گا۔	سب کے بعد موجود رہنے والا	اَلْوَارِثُ	۹۷
جس شخص کو اپنے کسی کام یا مقصد کی تدبیر سمجھ میں نہ آتی ہو وہ مغرب و عشاء کے درمیان ایک ہزار مرتبہ یَا رَشِیْدُ پڑھے تو انشاءاللہ یا خواب میں تدبیر نظر آجائیگی یا دل میں اس کا القا ہوجائے گا، اگر روزانہ اس اسم کا ورد رکھے تو تمام مشکلات انشاءاللہ دور ہوجائینگی اور کاروبار میں خوب ترقی ہوگی۔	راستی اور نیکوئی پسند کرنیوالا	اَلرَّشِیْدُ	۹۸
جو شخص طلوعِ آفتاب سے پہلے سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے وہ انشاءاللہ اس دن ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا، اور دشمنوں، حاسدوں کی زبانیں بند رہیں گی جو شخص کسی بھی طرح کی مصیبت میں گرفتار ہو وہ ایک ہزار بیس مرتبہ اس اسم کو پڑھے انشاءاللہ اس سے نجات پائے گا۔ اور اطمینان قلب نصیب ہوگا۔	بڑے صبر و تحمل والا	اَلصَّبُوْرُ	۹۹

(بقیہ احادیث اسم اعظم)

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سُنا:

یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اَے عظمت وجلال اور احسان و اکرام کے مالک۔

تو آپ نے فرمایا: تیری دُعا قبول کی جائے گی اب تو (جو چاہے) مانگ۔(ترمذی عن معاذؓ)

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک فرشتہ مقرر ہے جو شخص تین مرتبہ:

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے

کہتا ہے وہ فرشتہ اس شخص سے کہتا ہے: بے شک سب سے بڑا رحم کرنے والا تیری طرف متوجہ ہے اب تو جو چاہے سوال کر۔ (حاکم عن ابی اُمامۃؓ)

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

ایک مرتبہ) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک شخص کے پاس گذرے جو

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

کہہ رہا تھا، آپنے اس سے فرمایا: "تو (جو چاہے) مانگ اللہ تعالیٰ کی نگاہِ کرم تیری طرف ہے۔" (حاکم عن انسؓ)

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگتا ہے تو جنت کہتی ہے: "اے اللہ اس شخص کو جنت میں داخل فرمادے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے

تین مرتبہ جہنّم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے۔ " اے اللہ تو اس شخص کو جہنم کی آگ سے پناہ دے دے " (ترمذی، حاکم عن انس رض)

۵ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

جو شخص اِن پانچ کلموں کے ساتھ دُعا کرے گا وہ جو سوال بھی اللہ تعالیٰ سے کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کریں گے۔ (وہ پانچ کلمے یہ ہیں) :۔

١ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے

٢ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اسی کا تمام ملک ہے اور اُسی کے لیے سب تعریف ہے

٣ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ۔

٤ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے

٥ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اور کوئی بھی طاقت اور کوئی بھی قوت اس (کی مدد) کے بغیر (میّسر) نہیں ہے ۔

(طبرانی فی الکبیر و فی الاوسط)

فصل یازدہم

دُعا کے قبول ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا بیان

جب کسی کی کوئی بھی دُعا قبول ہو تو اُسکا شُکریہ یہ کلمات کہہ کر ادا کرے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

(بہت بہت) شکر ہے اس اللہ کا جس کی عزت اور عظمت کی بدولت اچھے کام پُورے ہوتے ہیں۔ (مستدرک حاکم عن عائشہ رضؓ)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "کونسی چیز تم میں سے کسی شخص کو اس سے عاجز کرتی ہے (روکتی ہے) کہ جب وہ اپنی کسی دُعا کے قبول ہونے کا مشاہدہ کرے، مثلاً کسی مرض سے شفا نصیب ہو جائے، یا سفر سے (بخیر و عافیت) واپس آجائے تو کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس کی عظمت و جلال کے وسیلہ سے تمام نیک کام پورے ہوتے ہیں۔ (صحیح المستدرک)

(یعنی ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ضرور ادا کرنا چاہیئے)

باب اوّل

صُبح اور شام کی دُعائیں
یہ دُعائیں روزانہ صبح شام مانگنی چاہئیں

(۱) تین مرتبہ یہ دُعائیں مانگے :-

بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِهٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اس اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں پہنچاتی، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں، اور وہ (سب کچھ) سُننے اور جاننے والا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ صـ ۲۰۹ ترمذی ۳۳۸۸)

ف !(۱) جو شخص صبح شام تین تین مرتبہ یہ دُعائیں مانگے گا اللہ تعالیٰ اسکو ہر بلائے ناگہانی سے محفوظ رکھیں گے۔

(۲) صبح کو پڑھے تو اَصۡبَحۡنَا (ہم نے صبح کی) اور شام کو پڑھے تو اَمۡسَیۡنَا (ہم نے شام کی) دل میں کہے۔

(۲) تین مرتبہ یہ دُعا مانگے :

اَعُوۡذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ (مشکوٰۃ صـ ۲۱۳ ترغیب ج ۱ صـ ۲۳۲)

میں اللہ کے کلماتِ تامّہ کی پناہ لیتا ہوں اُسکی ہر مخلوق کے شر سے

ف ! جو شخص صُبح شام تین تین مرتبہ یہ دُعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اسکو ہر مخلوق کے، خصوصًا سانپ، بچھو وغیرہ زہریلے اور موذی جانوروں کے شر سے بچائیں گے، خصوصًا رات میں بعض روایتوں میں صرف شام کے وقت تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر آیا ہے۔ (ترمذی، ابنِ سنی)

(۳) تین مرتبہ یہ تعوّذ پڑھے :-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

مَیں سب کچھ سُننے اور جاننے والے خدا کی پناہ لیتا ہوں مردود شیطان (کے وسوسوں) سے

اس کے بعد سورۂ حشر کی یہ آیتیں پڑھیں :۔ (مشکوٰۃ ج صفحہ ۱۸۸ ترغیب ج ۱ صفحہ ۳۳۲ ترمذی عن معقل بن یسارؓ)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○

وہ اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا ہے، وہ بڑا مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے، وہی وہ اللہ ہے، جس کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں، وہ ہی (تمام جہان کا) بادشاہ ہے، بہت پاک ذات ہے، بے عیب ہے، امن دینے والا ہے (سب کا) نگہبان ہے (سب پر) غالب ہے، زبردست ہے، بڑائی کا مالک ہے، مشرکوں کے شرک سے پاک ہے، وہی اللہ (سب کا) پیدا کرنے والا ہے (ہر چیز کا) موجد ہے (ہر چیز کو) صورت دینے والا ہے، اسی کے لیے (سارے) اچھے نام ہیں، آسمانوں اور زمین میں جو چیز بھی ہے، وہ اسکی پاکی بیان کرتی ہے، اور وہی (سب پر) غالب اور حکمت والا ہے (اسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں)۔

ف ! سورہ حشر کی اِن تین مذکورہ بالا آیتوں کو اِس تعوّذ (مذکور) کے ساتھ پڑھنے کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے، اس کی پابندی ضرور کرنی چاہیئے۔

(۴) یا تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور اس کے بعد یہ آیت پڑھے :۔ (ترغیب ج ۱ صفحہ ۲۳۳ ابوداؤد ج ۲ صفحہ ۳۲۶)

فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ

مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا، وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ۔

" پس (تم) پاکی بیان کرو اللہ کی جس وقت تم شام کرتے ہو، اور جس وقت تم صبح کرتے ہو، اور اسی کے لیے حمد و ثنا ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور (اسکی پاکی بیان کرو) سہ پہر کو اور جس وقت تم ظہر کرتے ہو (یعنی ظہر کے وقت) وہ جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے اور زمین کو اُسکے مرے پیچھے زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم بھی (مرے پیچھے زمین سے) نکالے جاؤ گے۔ (ابوداؤد، ابن سنی عن عبداللہ بن خبیبؓ)

ف ! تینوں قُل اور اس آیتِ کریمہ کا صبح شام پڑھنا بھی بہت زیادہ اجر و ثواب کا موجب ہے۔

(۵) یا صرف آیت الکرسی پڑھے۔ (ھدایۃ الرواۃ ج ۲ صفحہ ۳۷۶، ترمذی ۲۸۷۹)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○

" اللہ وہ (ذاتِ پاک) ہے جس کے سوا کوئی بھی لائق پرستش نہیں، وہ (ہمیشہ) زندہ رہنے (اور زندگی بخشنے) والا ہے (زمین و آسمان اور تمام کائنات کو) قائم رکھنے (اور ان کا نظام چلانے) والا ہے، نہ اس کو اونگھ آسکتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، کون ہے جو اسکی بارگاہ میں اسکی اجازت کے بغیر (کسی کی) شفاعت کر سکے؟ وہ تو جو کچھ لوگوں کے سامنے (ہو رہا) ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے (مرنے کے بعد ہونے والا ہے سب جانتا ہے اور لوگ اس کے علم (اور معلومات) میں سے کسی چیز پر بھی دسترس نہیں رکھتے مگر جتنا وہ خود چاہے (اس سے آگاہ کر دے) اسکی کرسی (سلطنت) آسمان و زمین پر پھیلی ہوئی ہے اور آسمان و زمین اس پر ذرا بھی گراں نہیں ہے اور وہ

(سب سے) بلند (وبرتر اور) عظمت والا ہے۔

یا آیت الکرسی اور اس کے بعد سورۂ غافر کی یہ آیت پڑھے :- (ترمذی ج ۲ ص۲۱۵)

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

حٰمٓ ، یہ کتاب اللہ کی جانب سے اُتری ہے جو (سب پر) غالب ہے بہت وسیع علم والا ہے، (اپنے بندوں کے) گناہ بخشنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے (نافرمانوں کو) شدید عذاب دینے والا ہے، بڑی مقدرت والا ہے، اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، اسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے :-

جو شخص یہ دونوں آیتیں (آیت الکرسی اور سورۂ غافر کی آیت) صبح کو پڑھے تو شام تک تمام بلاؤں سے محفوظ رہے، اور اگر شام کو پڑھ لے تو صبح تک تمام آفتوں سے بچا رہے۔
(ترمذی ج ۲ ص۲۱۵)

(۶) صبح ہوتے ہی یہ دعا پڑھے :-

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ ، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ؕ (ابوداؤد ج ۲ ص۲۳۵)

ہم نے اور تمام ملک نے اللہ (کی عبادت وطاعت) کے لیے صبح کی، اور تمام تر تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، اسی کا (سارا) ملک ہے اور اسی کے لیے حمد وثنا ہے اور وہ ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! جو کچھ اس دن میں (پیش آنے والا ہے)

ہے اور جو کچھ اس کے بعد (پیش) آئیگا میں تجھ سے اسکی بھلائی اور بہتری مانگتا ہوں، اور اے میرے پروردگار! جو کچھ اس دن میں اور اس کے بعد، شر (پیش آنے والا) ہے میں اس شر سے تیری پناہ لیتا ہوں، اے میرے پروردگار (میں کسل (اور کاہلی) سے اور بڑھاپے سے، تیری پناہ لیتا ہوں، اے میرے پرورش کرنے والے! میں عذابِ جہنم سے بھی اور عذابِ قبر سے بھی تیری پناہ لیتا ہوں۔ (تو مجھے ان سب سے بچالے)۔

اور یہ تعوّذ پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ وَ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ؕ (مسلم عن عبداللہ بن مسعودؓ)

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کسلمندی اور کاہلی سے، ضعفِ پیری سے، اور بُرے بڑھاپے سے، اور دُنیا کے فتنوں سے، اور عذابِ قبر سے (تو مجھے ان سب سے بچالے)۔

(۷) یا صبح ہوتے ہی یہ دُعا پڑھے :-

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَفَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ؕ (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۳۷)

ہم نے اور ملک (کائنات) نے اللہ رب العالمین (کی طاعت وعبادت) کے لیے صبح کی، اے اللہ میں تجھ سے اس دن کی بھلائی (وبہتری) فتح ونصرت، نور وبرکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں، اور جو اس دن میں (پیش آنے والا) ہے، اور جو اس کے بعد آئے گا اس کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں (تو مجھے اس سے بچادے)۔

(۸) یا یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ

اے اللہ! ہم نے تیری ہی مدد سے صبح کی اور تیری ہی مدد سے شام کی، تیری ہی (مرضی سے) ہم زندہ ہیں اور تیری ہی مرضی سے ہم مریں گے، اور تیرے ہی پاس (قیامت کے دن) اُٹھکر جانا ہے۔
(ابوداؤد ج ۲ ص ۳۳۵، کتاب الاذکار ج ۱ ص ۲۱)

ف ! یہ دُعا صُبح و شام دونوں وقت پڑھنی چاہیئے۔

(٩) یا یہ دُعا پڑھے :-

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔ (ابن سنی عن ابی ہریرۃؓ)

ہم نے اور تمام دُنیا نے اللہ (کی طاعت و عبادت) کے لیے صُبح کی، اور اللہ کے لیے حمد و ثنا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں ہے، اور اسی کے پاس اُٹھ کر جانا ہے۔

(١٠) یا یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰٓى اَنْفُسِنَا سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ[1] (ترمذی ج ۲ ص ۱۹۱)

اے اللہ ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، ہر پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، ہر چیز کے پروردگار اور مالک، میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اسکے (مکر و فریب کے) جال سے (تو مجھے بچالے) اور اس سے (پناہ لیتا ہوں) کہ ہم اپنے نفسوں پر کسی بُرائی کا ارتکاب کریں یا کسی پر تہمت لگائیں۔

ف ! رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ دُعا حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کو صُبح و شام کے لیے بتلائی ہے۔

(١١) اور چار مرتبہ یہ دُعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ

---

[1] اِس حدیث کے عام طرق میں یہ دُعا وَشِرْكِهٖ پر ختم ہو جاتی ہے لیکن جامع ترمذی میں بعد کا جملہ وَاَنْ نَّقْتَرِفَ الخ بھی آیا ہے ۱۲

وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ۔ (ابوداؤد ج ۲ ص۳۳۵ ترغیب ج ۱ ص۲۳۴)

اے اللہ! مَیں نے صُبح کی، میں تجھے گواہ بناتا ہوں، اور تیرے حاملینِ عرش کو اور تیرے تمام فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، اور اس بات پر کہ محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) تیرے بندے ہیں اور تیرے (بھیجے ہوئے) رسُول ہیں۔

(۱۲) یا چار مرتبہ یہ دُعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلَآئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ۔

اے اللہ مَیں نے صُبح کی، میں تجھے گواہ بناتا ہوں، اور تیرے عرش کے اُٹھانے والوں کو اور (تمام) فرشتوں کو اور تیری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ تو ہی اللہ ہے۔ بجز تیرے اور کوئی پرستش کے قابل نہیں، تو (اپنی ذات وصفات میں) یکتا و یگانہ ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور اس بات پر کہ محمد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) تیرے بندے ہیں اور تیرے (فرستادہ) پیغمبر ہیں۔ (ابوداؤد ج ۲ ص۳۳۵، ترغیب ج ۱ ص۲۳۶)

(۱۳) یہ دُعا صُبح شام پڑھا کرے:- (ابنِ ماجہ ص۲۸۵، ابوداؤد ج ۲ ص۳۴۴)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِيْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ ۔

اے اللہ! مَیں تجھ سے دُنیا اور آخرت (دونوں) میں خیر و عافیت کا سوال کرتا ہوں،

اے اللہ! میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور اپنے دین میں اور دُنیا میں، اپنے اہل وعیال اور مال ومنال میں عافیت وسلامتی چاہتا ہوں، اے اللہ! تو میرے (جملہ) عیوب کی پردہ پوشی کر، اور میرے خوف اور پریشانی کو اَمن وامان سے بدل دے۔ اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی، اور میرے دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی اور میرے اُوپر سے بھی، اور میں تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں کسی اچانک ہلاکت میں ڈال دیا جاؤں نیچے کی جانب سے۔ (کتاب الاذکار ج ۱ ص۲۲۴)

(۱۴) یا صُبح شام یہ دُعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط (ابوداؤد عن ابی العیاش)

اللہ کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا سارا مُلک ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہی جِلاتا ہے اور وہی مارتا ہے، اور وہ خود ایسا زندہ ہے جس کے لیے مَرنا نہیں ہے اور وہ ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

ف! حدیث شریف میں اس دُعا کے پڑھنے کا بڑا ثواب آیا ہے۔ اور صُبح پڑھے تو رات تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے، اور شام کو پڑھے تو صبح تک۔

(۱۵) یہ دُعا صُبح شام تین۳ تین۳ مرتبہ ضرور پڑھنی چاہیئے:۔

رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا

ہم نے اللہ کو اپنا رب اور اسلام کو اپنا دین اور محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنا نبی تسلیم کر لیا اور ہم اس پر راضی ہو گئے۔ (مسند احمد، سنن اربعہ)

ف! حدیث میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص صُبح، شام تین۳ تین۳ مرتبہ یہ دُعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ پر اس شخص کا حق ہے کہ وہ اسے قیامت کے دِن راضی اور خوش کر دے۔

(۱۶) یا تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے :-

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) نَبِیًّا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۱۰، کتاب الاذکار ج ۱ ص ۲۲)

میں نے اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تسلیم کر لیا اور میں اس پر راضی ہوں ۔

ف ! مقامِ دُعا کے لحاظ سے یہ دوسرے الفاظ زیادہ بہتر ہیں ۔

(۱۷) صُبح شام یہ دُعا بھی پڑھا کرے :-

اَللّٰھُمَّ مَآ اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ۔

اے اللہ ! جو بھی کوئی نعمت مجھے ، یا تیری کسی بھی مخلوق کو ، آج صُبح ملی ہے وہ تنہا تیری ہی طرف سے (دی ہوئی) ہے ، تو یکتا و یگانہ ہے ، تیرا کوئی بھی شریک نہیں ہے لہٰذا تیری ہی (تمام تر) تعریف ہے اور تیرا ہی شُکر ہے ۔ (ابوداوٗد ج ۲ ص ۳۳۶)

(۱۸) صُبح شام تین ۳ تین ۳ مرتبہ یہ دُعا مانگے :

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔ (نسائی عن ابی بکرۃ رض)

اے اللہ ! تو مجھے جسمانی صحت و عافیت عطا فرما ، اے اللہ ! تو میری قوت سماعت میں عافیت و سلامتی عطا فرما ، اے اللہ ! تو میری قوت بینائی میں عافیت و سلامتی عطا فرما تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے ۔

(۱۹) اس کے بعد تین ۳ تین ۳ مرتبہ یہ تعوّذ پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ط (ابوداوٗد ج ۲ ص ۳۳۸)

اے اللہ ! میں کفر اور احتیاج سے تیری پناہ لیتا ہوں ، اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے ۔

(۲۰) یا صُبح شام یہ دُعا پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ط (ترغیب ج ۱ صـ ۲۳۶)

اللہ (ہر بُرائی سے) پاک ہے اور اسی کے لیے حمد و ثنا ہے اور طاقت و قوت بھی بس اسی کی ہے (اس لیے) جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا، میں یقین رکھتا ہوں کہ بیشک اللہ بڑی قدرت والا ہے اور بیشک اسکا علم ہر چیز پر محیط ہے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جس نے صبح کو یہ دُعا پڑھ لی وہ دن بھر ہر بلا سے محفوظ رہے گا، اور جس نے شام کو یہ دُعا پڑھ لی وہ ساری رات بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

(۲۱) یا صبح شام یہ دُعا پڑھا کرے :-

اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ط

ہم نے صُبح کی فطرتِ اسلام پر، کلمۂ اخلاص پر اور اپنے (محبوب) نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے دین پر اور اپنے جدِّ امجد (حضرت) ابراھیم (علیہ السّلام) کی ملّت پر جو موحد اور مُسلمان تھے اور مُشرکوں میں سے نہ تھے۔ (مسند احمد عن عبدالرحمٰن بن ابی ابزیٰ)

(۲۲) صُبح کے وقت یہ دُعا بھی پڑھنی چاہیئے۔ بعض حدیثوں میں صبح شام دونوں وقت پڑھنا ثابت ہے :-

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ، اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ ط (نسائی، ترغیب ج ۱ صـ ۲۳۶)

اے (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والے! اے (زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو قائم رکھنے

والے! تیری رحمت کی دہائی ہے، تو میرے تمام کام درست کر دے اور مجھے ایک لمحہ کے لیے بھی تو میرے نفس کے حوالے نہ کر۔

ف! مصیبت کے وقت سجدہ میں پڑ کر یہ دُعا پڑھنا بہت کارگر ہے۔ سرکارِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جنگِ بدر کے موقعہ پر سجدہ میں پڑ کر یہ دُعا پڑھی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی۔

(۲۳) یا صُبح کے وقت یہ دُعا اور تعوّذ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ط (نسائی عن شداد بن اوسؓ)

خدا! تو ہی میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور مَیں تیرا بندہ ہوں اور مَیں تیرے عہد و پیمان پر جتنا مجھ سے بن پڑا قائم ہوں، اور میں تیری جو بھی نعمت مجھ پر ہے اسکا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تو میرے گناہ بخش دے اس لیے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں بخش سکتا، میں اپنے تمام کیے ہوئے کاموں کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں (تو مجھے بچالے)۔

(۲۴) یا یہ دُعا پڑھے:۔ (ابن ماجہ ص۲۷۶، بخاری جلد ۲ ص۹۳۳)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ، لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ط (احمد)

اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور مَیں تیرا ہی بندہ ہوں، میں جتنا مجھ سے ہو سکا تیرے وعدہ پر اور عہد پر قائم ہوں، مَیں اپنے کیے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں انکا مَیں اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف

کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے اِس لیے کہ بے شک تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

(۲۵) نیز یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ، وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ، وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِيَ، وَاَرْاَفُ مَنْ مَّلَكَ، وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ، وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى اَنْتَ الْمَلِكُ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، وَالْفَرْدُ، لَا نِدَّ لَكَ، كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ، لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ، وَلَنْ تُعْصٰى اِلَّا بِعِلْمِكَ، تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ، اَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَّاَدْنٰى حَفِيْظٍ، حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ، اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ، اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ، وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ، وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ، اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ، وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ، وَبِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ، اَنْ تُقِيْلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ ۔ (معجم طبرانی، طبرانی فی الکبیر و فی کتاب الدعاء عن ابی امامۃ رضؓ)

اے میرے اللہ! تو ہی اُن سب سے زیادہ (یاد کرنے کا) مُستحق ہے جن کی یاد کی جاتی ہے، اور جن کی عبادت کی گئی ان میں تو ہی سب سے زیادہ (عبادت کا) مُستحق ہے اور تو ہی ان سب میں زیادہ مدد کرنے والا ہے جن سے مدد طلب کی جاتی ہے، اور تو ہی سب مالکوں سے زیادہ شفقت کرنے والا ہے اور تو ہی ان سب میں زیادہ سخی ہے جن سے سوال کیا جاتا ہے، اور تو ہی اُن سب سے زیادہ وسعت والا ہے جو عطا کرتے ہیں، تو ہی (سب کا) بادشاہ ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تو یکتا و یگانہ ہے، تیرا کوئی نظیر نہیں، تیری ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے، تیرے حکم کے بغیر تیری اطاعت نہیں کی جاسکتی۔

تیری اطاعت کی جاتی ہے، تو تو اسکی قدر کرتا ہے اور تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو تو معاف کر دیتا ہے ۔ تو سب سے زیادہ قریب گواہ ہے، اور سب سے زیادہ نزدیک نگہبان ہے، (سب کی) جانیں تیرے تصرّف میں ہیں اور سب کی پیشانیاں تیرے قبضہ میں ہیں۔ (سب کے) اعمال وافعال تونے لکھ دیئے ہیں اور سب کی اجلیں بھی تو نے ہی تحریر کر دی ہیں ۔ (سب کے) دل تیرے سامنے کھُلے ہوئے ہیں اور (سب) راز تجھ پر عیاں ہیں، جو تو نے حلال کر دیا وہی حلال ہے اور جو تو نے حرام کر دیا وہی حرام ہے، اور دین وہی ہے جو تو نے مقرر کیا، اور حکم وہی ہے جو تو نے صادر کیا، مخلوق سب تیری ہی مخلوق ہے اور بندے سب تیرے ہی بندے ہیں، تو ہی شفیق و مہربان اللہ ہے ۔ میں تیری ذات کے اس نُور سے، جس سے آسمان وزمین روشن ہیں اور ہر اس استحقاق سے جو تیرے لیے ہے، اور ہر اس حق سے، جو سوال کرنے والوں کا تجھ پر ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اسی صُبح میں یا اسی شام میں مجھے معاف فرمادے اور تو اپنی قدرتِ کاملہ سے مجھے جہنّم سے پناہ دے دے۔

ف ! اگر صُبح کو پڑھے تو فِیْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ پڑھے اور اگر شام کو پڑھے تو فِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ پڑھے ۔

(۲۶) روزانہ صُبح شام سات مرتبہ یہ دُعا پڑھے :۔

حَسْبِیَ اللّٰهُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

اللہ میرے لیے کافی ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے ۔ (ترغیب ج ۱ ص ۲۳۳ عمل الیوم واللیلہ ابن سنی)

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے :۔

جو شخص صُبح شام سات سات مرتبہ یہ دُعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکو دُنیا اور آخرت کے تمام غموں سے بچالیں گے ۔

(۲۷) روزانہ صبح شام کم از کم دس مرتبہ یہ کلمۂ شہادت ضرور پڑھا کرے :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (ابوداود ج۲ ص۳۴۵، ابن ماجہ ص۲۷۵، نسائی)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں، اسی کا (سارا) ملک ہے اور اُسی کے لیے سب تعریف ہے، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

ف! بعض حدیثوں میں ۱۰۰ سو مرتبہ صبح ۱۰۰ سو مرتبہ شام بھی آیا ہے، اگر زیادہ فرصت نہ ہو تو ۱۰ دس مرتبہ ورنہ ۱۰۰ سو مرتبہ روزانہ صبح شام ضرور پڑھا کرے، بڑا ثواب ہے۔ (بخاری جلد۲ ص۹۴۷)

(۲۸) صبح شام کم از کم ۱۰۰ سو مرتبہ یہ تسبیح ضرور پڑھنی چاہیئے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ (ترمذی عن ابی ہریرہ، نسائی)

پاک ہے بزرگ و برتر اللہ، اور اُسی کے لیے حمد و ثنا ہے۔

ف! صحیح بُخاری کی حدیث میں آیا ہے:۔

"دو ۲ کلمے ہیں جو رحمٰن کو بہت پسند ہیں، زبان پر بہت ہلکے ہیں (اعمال کی ترازو میں بہت بھاری ہیں، وہ یہ ہیں:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ (ابوداؤد)

اس لیے صبح شام زیادہ سے زیادہ تعداد میں پڑھنا چاہیئے۔

(۲۹) یا ۱۰ دس مرتبہ دُرود شریف پڑھ کر ۱۰۰ سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ سو ۱۰۰ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۱۰۰ سو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ روزانہ صبح شام پڑھا کرے (معجم طبرانی) (ترمذی عن عبداللہ بن عمرو رضہ)

ادائے قرض اور فکر و غم دُور ہونے کی دُعا:

(۳۰) اگر کوئی قرض یا کسی اور دنیوی فکر و پریشانی میں گرفتار ہو تو صبح شام یہ دُعا پڑھا کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ

بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔ (ابوداؤد ج ۱ صـ۲۲۴)

اے اللہ! میں تیری ہی پناہ لیتا ہوں ہر فکر وغم سے، اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں عاجزی اور کاہلی سے، اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں بزدلی اور بخل سے، اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے زور ظلم سے (تو مجھے ان سب سے بچالے)۔

ف! یہاں تک جو دُعائیں[۱] بیان ہوئیں یہ صبح شام دونوں وقت پڑھی جائیں صرف اتنا کیا جائے کہ جس دُعا میں اَصْبَحْتُ (میں نے صبح کی) یا اَصْبَحْنَا (ہم نے صبح کی) آیا ہے اس میں شام کو اسی جگہ اَمْسَيْتُ (میں نے شام کی) یا اَمْسَيْنَا (ہم نے شام کی) پڑھے، اور جس دُعا میں هٰذَا الْيَوْمِ (اس دن) آیا ہے اس میں شام کو هٰذِهِ اللَّيْلَةِ (اس رات) پڑھے۔ اور جس دُعا میں وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ آیا ہے اس میں وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ پڑھے۔

صرف شام کی دُعائیں

(۱) صرف شام کو یہ دُعا پڑھا کرے:۔

اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ (طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرؓ)

ہم نے اور ساری خُدائی نے اللہ (کی عبادت) کے لیے شام کی ہے، اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے میں اس اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو اپنی اجازت کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے، ہر اُس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی، پھیلائی اور اسکو جنم دیا (وہ ہی مجھے بچائے گا)

[۱] یہ تیس دُعائیں یاد کرلینی چاہئیں اور ترجمہ سمجھ لینا چاہیئے۔ ان میں چھوٹی چھوٹی دُعائیں اور "تعوّذ" بھی ہیں اور بڑی سے بڑی بھی۔ جتنی فرصت اور وقت میسّر آئے پڑھے۔ کم از کم ایک ذکر اور ایک تعوّذ تو ضرور ہی پڑھ لینا چاہیئے۔ اسی طرح اپنے حال کے مناسب کم از کم ایک دُعا ضرور مانگنی چاہیئے، تاکہ ذکر اللہ اور دُعا مانگنے کی سعادت سے محروم نہ رہے۔ اسی طرح آئندہ آنے والے اذکار اور دُعاؤں پر عمل کرنا چاہیئے ۱۲

ف! یعنی مذکورہ بالا تیس ۳۰ دُعاؤں میں سے جو دُعائیں شام کو پڑھے اُن کے ساتھ اس دُعا کا بھی اضافہ کرلے۔

صِرف صُبح کی دُعائیں

(۱) صرف صُبح کو یہ دُعا پڑھا کرے:۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْعَظْمَةُ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا يَضْحٰى فِيْهِمَا لِلّٰهِ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَاٰخِرَهٗ نَجَاحًا، اَسْئَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

ہم نے اور ساری خُدائی نے اللہ (کی عبادت وطاعت) کے لیے صُبح کی ہے، اور تمام تر بڑائی، بزرگی، آفرینش، ایجاد واختراع اور رات، دن اور جو کچھ ان دونوں میں نمودار ہوتا ہے وہ سب تنہا اللہ کے لیے ہے اے اللہ! تو آج کے دن کے پہلے حصّہ کو میرے حق میں بہتری (کا ذریعہ) اور درمیانی حصّہ کو فلاح (بہبودی) کا اور آخری حصّہ کو کامیابی (کا ذریعہ) بنا دے۔ اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے میں تجھ سے دُنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں (تو میرے سوال کو پورا کردے)۔ (مُصنّف ابن ابی شیبہ عن عبداللہ بن ابی اوفی رضؓ)

ف! صُبح شام کی دُعاؤں کے ساتھ اس مذکورہ بالا دُعا کا صُبح کے وقت خاص طور پر اضافہ کرے۔

(۲) یا اس دُعا کا اضافہ کرے:۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَ اِلَيْكَ، اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْحَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْنَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ، مَاشِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَا يَكُوْنُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ، اِنَّكَ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّیْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰی مَنْ صَلَّیْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰی مَنْ لَّعَنْتَ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝

حاضر ہوں میں اے اللہ (تیرے حضور میں) حاضر ہوں اور تیری فرماں برداری کیلئے تیار ہوں، اور بھلائی تمامتر) تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تیری ہی جانب سے ہے اور تیری ہی طرف (منسوب) ہے اے اللہ! جو بھی بات میں نے کہی، جو بھی قسم میں نے کھائی یا جو بھی نذر (منّت) میں نے مانی تیری مشیت (چاہا) اس سب سے پہلے ہے، جو تو نے چاہا وہی ہوا اور جو تو نہ چاہے گا نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت بجز تیرے (سہارے کے) بیشک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو بھی میں نے (کسی کے لیے) رحمت کی دُعا مانگی وہ اُس پر ہو جس پر تو نے رحمت فرمائی ہے، اور جو بھی میں نے (کسی پر) لعنت بھیجی وہ اس پر ہو جس پر تو نے لعنت فرمائی ہے، تو ہی دُنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے، تو مجھے مُسلمان (دُنیا سے) اُٹھائیو اور صالحین (نیکوں) میں مجھے شامل کیجیو۔ (مستدرک حاکم، طبرانی عن زید بن ثابت رضؓ)

(۳) یا اِس دُعا کا اضافہ کرے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ، وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ، وَشَوْقًا اِلٰی لِقَآءِكَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ وَّاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِیَ اَوْ یُعْتَدٰی عَلَیَّ، اَوْ اَكْسِبَ خَطِیْئَةً اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهٗ، اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ، ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، فَاِنِّیْٓ اَعْهَدُ اِلَیْكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاُشْهِدُكَ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا اَنِّیْٓ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، وَحْدَكَ، لَا شَرِیْكَ لَكَ، لَكَ الْمُلْكُ، وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، وَاَشْهَدُ

اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ، وَلِقَآءَكَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا، وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضُعْفٍ وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَخَطِيْئَةٍ، وَاِنِّيْ لَآ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ (مستدرک حاکم، عن زید بن ثابتؓ، مسند احمد)

اے اللہ! میں تجھ سے (تقدیر کے) فیصلہ کے بعد اس پر راضی ہونے کا اور مرنے کے بعد زندگی کی آسائش کا، اور تیرے دیدار کی لذت کا اور بغیر کسی ضرر رساں بدحالی اور گمراہ کن فتنہ میں گرفتار ہوئے، تیری ملاقات کے شوق کا، سوال کرتا ہوں (تو اس سوال کو پورا فرمادے) اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، اور اس سے کہ میں (کسی پر) زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے، اور میں کسی ایسی خطا یا گناہ کا ارتکاب کروں جسے تو معاف نہ فرمائے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، حاضر و غائب کا علم رکھنے والے عظمت وجلال کے مالک، میں اِس دنیا کی زندگی میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ بناتا ہوں۔ اور تیری گواہی بہت کافی ہے۔ کہ شہادت دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی لائق عبادت نہیں تو اکیلا (معبود) ہے تیرا کوئی شریک نہیں، تیرا ہی سارا ملک ہے، اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے، اور تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اور اس پر بھی شہادت دیتا ہوں کہ بیشک (سردار دو جہاں) محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے اور تیرے رسُول ہیں، اور اس پر بھی شہادت دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ سچّا ہے تجھ سے ملنا برحق ہے، اور قیامت ضرور آنے والی ہے۔ اس میں کوئی شک وشُبہ نہیں۔ اور یہ کہ تو اہل قبور کو ضرور (قبروں سے) اُٹھائے گا (اور دوبارہ زندہ کرے گا) اور یہ کہ تو اگر مجھکو میرے نفس کے حوالہ کردے گا تو یقیناً کمزوری (شرمناک) عیب، گناہ اور خطا کاری کے سُپرد کردے گا۔ اور اس پر کہ بیشک میں تیری رحمت کے سوا کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا، پس تو میرے تمام گناہ معاف کردے کیونکہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں ہے،

اور میری توبہ قبول کرلے، بیشک تو تو بڑا توبہ قبول کرنے اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

سُورج نکلنے کے وقت کی دُعا اور نماز اشراق (نماز چاشت) کا بیان:

(۱) جب سُورج نکل آئے تو یہ دُعا پڑھے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ یُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا۔

اس اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہمیں یہ آج کا دن دکھایا اور ہمارے (کل کے) گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ کر ڈالا۔ (مسلم موقوفا علی ابن مسعودؓ)

(۲) یا یہ دُعا پڑھے اور اس کے بعد دو رکعتیں (نماز اشراق) پڑھے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ (ابن سنی موقوفا علی ابن مسعودؓ)

سب تعریف ہے اس اللہ کی جس نے ہمیں یہ (آج کا) دن نصیب فرمایا اور ہماری لغزشیں معاف فرمائیں، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچایا۔

(۳) جب دن اچھی طرح چڑھ جائے (تقریباً (۱۰) اور (۱۱) کے درمیان) تو چار رکعت نماز چاشت پڑھے۔

ف! (۱) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی:-

یَا ابْنَ اٰدَمَ! اِرْكَعْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ (ترمذی عن ابی الدرداءؓ)

اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے[1]: اے آدم کی اولاد! تو دن کے اول حصہ میں (میرے لیے) چار رکعتیں[2] پڑھ

---

[1] یہ حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ کے اس شفقت آمیز خطاب سے نوازنے کا تقاضا اور شکریہ ہے کہ نماز چاشت کی یہ چار رکعتیں بھی ضرور پڑھے۔ [2] پہلی دو رکعتیں نماز اشراق کہلاتی ہیں۔ سُورج کے اچھی طرح نکل آنے کے بعد پڑھی جاتی ہیں، افضل یہ ہے کہ فجر کی نماز جماعت سے ادا کرکے وہیں مسجد میں بیٹھا ہوا ذکرِ الٰہی یا تلاوتِ قرآن عظیم کرتا رہے اور نماز اشراق پڑھ کر اُٹھے، اس درمیان میں کسی سے بات چیت یا کام دھندا نہ کرے۔ عورتیں گھروں میں جانماز پر ہی بیٹھی ذکر یا تلاوت کرتی رہیں اور نماز اشراق پڑھ کر اُٹھیں، اور دوسری چار رکعتیں دن چڑھے زوال سے پہلے پہلے تقریباً (۱۰) اور (۱۱) کے درمیان میں پڑھی جاتی ہیں انکو صلوٰۃ ضحیٰ (چاشت کی نماز) کہتے ہیں، ان کا بھی بہت بڑا ثواب ہے،

لے، میں دن کے آخر حصّہ تک تیرے لیے کفایت کروں گا، تیری ساری مشکلیں آسان کردوں گا۔

دن کی دُعائیں

● دن میں جب بھی موقعہ ہو یا فرصت ملے یہ دُعائیں پڑھے۔

(۱) سو مرتبہ یہ دُعا پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط (بخاری عن ابی ہریرۃ رضؓ)

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا مُلک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

ف! ایک روایت میں دو سو مرتبہ بھی آیا ہے۔ غرض جتنا وقت اور فرصت ملے اتنا پڑھے۔ افضل یہ ہے کہ اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ دُرود شریف بھی پڑھے۔

(۲) یا سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھے:۔

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ (ترمذی عن ابی ہریرۃ رضؓ)

پاک ہے اللہ اور حمد ہے اس کی۔

(۳) دن میں کم از کم دس مرتبہ یہ تعوّذ پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ (مسند ابی یعلی عن انسؓ)

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی مردود شیطان سے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے:۔

جو شخص اللہ تعالیٰ سے دن میں دس مرتبہ شیطان سے پناہ مانگے گا اللہ تعالیٰ اسکو شیطان سے بچانے کے لیے ایک فرشتہ مُقرر فرمادیں گے۔

(۴) اور دن میں ستائیس یا پچیس مرتبہ یہ استغفار پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

الٰہی! تو میرے اور تمام مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ بخشدے۔

ف ! حدیث شریف آیا ہے کہ :-

جو شخص دن میں ۲۷ یا ۲۵ مرتبہ تمام مؤمن مَردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے مغفرت کی دُعا مانگے گا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان مستجابِ دعوات" (جن کی دُعائیں اللہ کے ہاں مقبول ہوتی ہیں) لوگوں میں شامل ہوجائے گا جن کی دُعاؤں سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداءؓ)

(۵) دِن میں جس وقت بھی فرصت ہو سَوْ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ضرور پڑھے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟ جو شخص دن میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھ لیتا ہے۔ اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھدی جاتی ہیں اور ہزار بُرائیاں مٹادی جاتی ہیں۔ (نسائی، ابن حبان عن سعد بن ابی وقاصؓ)

مغرب کی اذان کے وقت کی دُعا

(۱) مغرب کی اذان کے وقت یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَھَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِیْ

اے اللہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے اور تیرے مؤذنوں کی آوازوں (اذانوں) کا وقت ہے پس تو مجھے بخشدے۔ (کتاب الاذکار ج ۱ صفحہ ۲۴۳، ترمذی عن ام سلمہؓ)

رات کے ذِکر اور دُعائیں

(۱) سورۃ بقرہ کی یہ دو آخری آیتیں رات میں کسی وقت بھی ہو پڑھا کرے:- (بخاری عن ابی مسعود البدریؓ)

(۱) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ کُلٌّ

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ (۲) لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

رسُول (محمد صلی اللہ علیہ وسلّم) بھی اس کتاب پر ایمان لائے جو ان کے رب کی جانب سے ان پر اُتاری گئی ہے اور (سب) مؤمنین بھی (اس پر ایمان لے آئے) سب کے سب اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی (تمام) کتابوں پر، اور سب پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں اور کہتے ہیں ہم اللہ کے رسُولوں کے درمیان کسی کی تفریق نہیں کرتے، اور ان کا کہنا ہے کہ (اے ہمارے رب) ہم نے (تیرا فرمان) سُن لیا اور مان لیا (اب) اے ہمارے رب ہم تیری مغفرت کے طلبگار ہیں اور (ہمیں) تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسی قدر جتنی اسکی طاقت ہے، جس نے جو (اچھے) کام کیئے ان کا نفع بھی اسی کے لیے ہے اور جس نے جو (بُرے) کام کیے ان کا خمیازہ بھی اسی پر ہے۔ اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھُول جائیں یا چوک جائیں تو تو اس بھول چوک پر ہمیں نہ پکڑیو۔ اور اے ہمارے رب! تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر جیسا سخت بوجھ ڈالا تھا ایسا بوجھ ہم پر نہ ڈالیو، اور اے ہماری پرورش کرنے والے! تو ہم پر وہ مشقتیں بھی نہ ڈال جن کی ہم میں طاقت نہیں ہے، اور تو ہمیں معاف کر دے اور (ہمارے گناہ) بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مولیٰ ہے پس تو کافروں کے مقابلہ پر ہماری مدد فرما۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

جس نے رات کو سورۂ بقرہ کی یہ دو آخری آیتیں پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اسکو ہر برائی سے محفوظ رکھے گا۔
(طبرانی (کتاب الاذکار ج ۱ ص۲۵)

(۲) سورۂ اخلاص پڑھا کرے :۔ (بخاری عن ابی سعید الخدریؓ)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠

(اے نبی) تو کہہ دے وہ اللہ ایک ہے (وہ) اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے، نہ وہ کسی کا بیٹا ہے، نہ ہی کوئی اس کے جوڑ کا ہے۔

ف! صحیح بخاری شریف میں روایت ہے کہ :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی رات میں ایک تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یہ تو بہت مشکل ہے یا رسول اللہ حضورؐ نے فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ ثلث قرآن ہے (تم قُلْ هُوَ اللّٰهُ نہیں پڑھ سکتے ؟)

(۳) قرآن کریم کی کوئی سی سَوْ آیتیں رات میں کسی وقت پڑھ لیا کرے۔ (مستدرک حاکم عن ابی ہریرۃ رضؓ)

ف! حدیث شریف میں آیا ہے:

جس نے رات میں سَوْ آیتیں پڑھ لیں وہ اللہ کے ہاں (خدا کی یاد سے) غافلوں میں نہ لکھا جائے گا۔

(۴) مذکورۂ ذیل دسؔ[1] آیتیں رات میں کسی بھی وقت پڑھ لینی چاہئیں :۔ (حاکم عن ابی ہریرۃؓ)

---

[1] یہ قرآن کریم کی رات میں پڑھنے کی چند آیتیں اور سورتیں ہیں، ان میں سے ایک نہ ایک پر ضرور عمل کرنا چاہیئے، خواہ کسی ایک کو اپنا معمول بنالے خواہ اَدلتا بدلتا رہے۔ وہ دسؔ آیتیں یہ ہیں :۔

(۱) الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ (۲) الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ (۳) وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۙ (۴) اُولٰٓىِٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورۃ بقرہ، ع ۱)

(۱) الٓمّٓ، یہ وہ کتاب ہے جس (کے اللہ کا کلام ہونے) میں کوئی شک و شبہ نہیں، رہنما ہے (خدا سے) ڈرنے والوں کے لیے۔
(۲) جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انکو دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔
(۳) اور جو اس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں جو تم پر اتاری گئی، اور اس پر بھی جو تم سے پہلے اتاری (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھئے)

ف ! (۱) پہلی چار آیتیں سُورۂ بقرہ کی (۲) آیت الکرسی (۳) آیتُ الکرسی کے بعد کی دو آیتیں (۴) سُورۂ بقرہ کی آخری تین آیتیں -

۵ سُورہ یٰسٓ روزانہ رات میں پڑھا کرے - (ابنِ حبان عن جندب بن عبداللہ البجلیؓ)

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ) گئی اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں -

(۴) یہی لوگ اپنے رب کی (راہ) ہدایت پر قائم ہیں اور یہی لوگ (دُنیا اور آخرت دونوں میں) فلاح پانیوالے ہیں -

(سورۂ بقرہ کی چار آیتیں)

(۵) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ (سُورہ بقرہ رکوع ۳۴)

(۵) اللہ وہ (ذات پاک) ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں، وہ (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والا اور (تمام مخلوق کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسکو اُونگھ آسکتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، کون ہے جو اسکی بارگاہ میں اسکی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے؟ وہ تو جو کچھ لوگوں کے سامنے (ہو رہا) ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے (مرنے کے بعد) ہونے والا ہے سب جانتا ہے اور لوگ اسکے علم (اور معلومات) میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں (رکھتے) بجز اس کے جو وہ خود چاہے (اور ان کو بتلا دے) اس کی کُرسی (سلطنت) آسمانوں اور زمین پر پھیلی ہوئی ہے اور آسمان و زمین (دونوں) کی حفاظت اس پر ذرا بھی گراں نہیں ہے اور وہی (سب سے) بلند و برتر اور عظمت والا ہے (آیت الکرسی سورہ بقرہ رکوع ۳۴)

(۶) لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۚ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (۷) اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (البقرہ ع ۳۴)

(۶) دین میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے، بیشک ہدایت گمراہی سے پورے طور پر (الگ اور) ظاہر ہو چکی ہے تو جس شخص نے گمراہ کرنے والے شیطانوں کی بات نہ مانی، اور اللہ پر ایمان لے آیا پس بے شک اس نے ایسا مضبوط سہارا پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں، اور اللہ (سب کچھ) سُنتا اور جانتا ہے - (۷) اللہ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھیے)

دن اور رات دونوں کی دُعائیں

سَیِّدُ الاِسْتِغْفَار

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا
عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ
مَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْٓءُ بِذَنْبِیْ،
فَاغْفِرْلِیْ، فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ (بخاری ج۲ ص۹۳۳، ابن ماجہ ص۲۷۶ عن شداد بن اوسؓ)

الٰہی تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور میں تیرے عہد (وپیمان) اور تیرے وعدہ پر اپنی استطاعت کے بقدر قائم ہوں، میں تجھ سے اپنے کیے (کاموں) کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، تیری جو نعمتیں مجھ پر ہیں ان کا میں تیرے سامنے اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، پس تو میرے گناہ بخش دے اس لیے کہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ) ان لوگوں کا حامی (اور مددگار) ہے جو ایمان لے آئے، اُن کو (کفر اور گمراہی کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاتا ہے، اور جن لوگوں نے (حق سے) انکار کیا ان کے حمایتی گمراہ کرنے والے شیطان ہیں جو انکو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں دھکیلتے ہیں، یہی لوگ جہنمی ہیں وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(۸) لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۹) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ، كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ط لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ط وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ (۱۰) لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا، لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ، رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا، رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ، وَاعْفُ عَنَّا وقفہ وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ وَارْحَمْنَا وقفہ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ۔

(۸) اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، جو تمہارے دلوں میں ہے چاہے تم اسکو ظاہر کرو چاہے چھپاؤ اللہ تم سے اسکا حساب لیگا اور پھر جسکو چاہے گا بخش دیگا اور جس کو چاہے گا عذاب دیگا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

ف ! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص اِس اِستغفار کو ایک مرتبہ دن میں یا رات میں یقینِ کامل کے ساتھ پڑھ لے گا اگر وہ اس دن یا رات میں وفات پا جائے گا تو وہ ضرور جنّتی ہو گا۔ کنز العمال

(۲) اسی لیے حدیث شریف میں اس استغفار کو سَیِّدُ الاسْتغفار (سب سے بڑے استغفار) کے نام سے ذکر فرمایا ہے۔

(۲) جو شخص دن میں یا رات میں یا (ہفتہ یا) مہینہ میں ایک مرتبہ یہ دُعا پڑھ لے گا وہ اگر اس دن یا رات یا (ہفتہ یا) مہینہ میں مر گیا تو اس کے گناہ ضرور بخشے جائیں گے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (نسائی عن ابی ہریرۃ)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، بجز اللہ کے اور کوئی لائق پرستش نہیں، وہ (اپنی ذات و صفات میں) یکتا ہے، اللہ کے سوا اور کوئی قابلِ عبادت نہیں، اسکا کوئی شریک (بھی) نہیں، بجز اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اسی کا (سارا) ملک ہے اور اسی کی (سب) حمد و ثنا ہے، اللہ کے سوا کوئی قابلِ پرستش نہیں، اور کوئی بھی طاقت و قوت اللہ (کی مدد) کے بغیر، (میسّر) نہیں۔

(۳) دن میں یا رات میں جب فرصت ملے یہ کلمات ضرور پڑھے اور اللہ سے (اپنی حاجت کی) دُعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِىْ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِىْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاةً يَّتْبَعُهَا فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا

اے اللہ! میں تجھ سے صحت کا ایمان کے ساتھ، ایمان کا حسنِ خلق کے ساتھ، اور اُس نجات کا جسکے ساتھ (دُنیا و آخرت کی) فلاح ہو، اور تیری رحمت کا اور عافیت کا اور تیری مغفرت اور رضا کا، سوال کرتا ہوں (تو مجھے یہ سب چیزیں عطا فرما دے)۔ (مسند احمد، معجم اوسط)

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-
ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا:
"اللہ تعالیٰ کا نبی چاہتا ہے کہ تمھیں رحمٰن کی طرف سے عطا کیے ہوئے کلمات کا تحفہ دے تم انھیں رغبت وشوق کے ساتھ دن میں یا رات میں پڑھا کرو اور ان کے ساتھ دُعا مانگا کرو۔" اور پھر مذکورہ بالا کلمات تعلیم فرمائے۔ (طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ)

گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کے وقت کی دُعائیں

(۱) جب گھر میں داخل ہو یا گھر سے نکلے تو یہ دُعا پڑھے اور پھر (گھر والوں کو) سلام کرے[1]:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا، وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔

اے اللہ! میں تجھ سے گھر کے اندر آنے اور گھر سے باہر جانے کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں، ہم اللہ کے نام کے ساتھ ہی گھر میں آتے ہیں اور اللہ کے نام کے ساتھ ہی گھر سے جاتے ہیں' اور اپنے پروردگار اللہ جلّ شانہٗ پر ہی ہمارا بھروسہ ہے۔ (ابوداؤد عن ابی مالک الاشعریؓ)

(۲) حدیث شریف میں آیا ہے :-
جب انسان گھر آتا ہے اور گھر میں داخل ہونے کے وقت، کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیتا ہے تو شیطان اپنی ذریت (شتونگڑوں) سے کہتا ہے: "(اس گھر میں)

---

[1] حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-
"ایک شخص نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے فقر و افلاس کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: "جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو تو سلام کر کے داخل ہوا کرو خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر درُود و سلام بھیجو اور اس کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہ پڑھ لیا کرو" اس شخص نے اس پر عمل کرنا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے اسکو اتنا مالا مال کر دیا کہ اس نے (نہ صرف اپنے اہل و عیال کی بلکہ) اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کی بھی خبر گیری کی (اور ثواب دارین حاصل کیا) اسی لیے احادیث میں گھر میں آنے اور جانے کے وقت سلام کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے قرآن حکیم کا حکم بھی یہی ہے ۱۲

نہ تمہارے لیے رات کا ٹھکانہ ہے اور نہ کھانا پینا (چلو یہاں سے)"۔ اور جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنی ذریت سے) کہتا ہے (آؤ آؤ) رات کا ٹھکانا بھی تمہیں مل گیا اور کھانا بھی (اِسی گھر میں ڈیرے ڈال دو)۔

ف ! (۲) بہتر تو یہ ہے کہ مذکورہ بالا دُعا پڑھے ورنہ جو بھی مناسب دُعا یاد ہو پڑھ لیا کرے۔

سرِ شام اور رات کے آداب اور دُعائیں

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

سرِ شام چھوٹے بچّوں کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو۔ اس لیے کہ اس وقت شیاطین نکل پڑتے ہیں اور پھیل جاتے ہیں۔ جب کچھ رات گذر جائے تو چھوڑ دو (اور اندر باہر آنے جانے دو)۔ اور سوتے وقت بِسْمِ اللّٰه کہہ کر دروازے بند کرو اور بِسْمِ اللّٰه کہہ کر ہی چراغ بجھاؤ اور بِسْمِ اللّٰهِ کہہ کر ہی مشکیزوں کا مُنہ باندھ دو اور بِسْمِ اللّٰهِ کہہ کر ہی (کھُلے) برتن ڈھکو اور کچھ نہ ہو تو کوئی بھی چیز (لکڑی وکڑی) برتن کے اُوپر رکھ دو (تاکہ شیطان کے اثر سے سب چیزیں محفوظ رہیں)۔ (صحاح ستہ عن جابرؓ)

سونے کے وقت کے آداب اور دُعائیں

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

"سونے کے وقت باوضو بستر پر آؤ، وضو نہ ہو تو نماز کے وضو کی طرح پورا وضو کرلو۔ پھر تہبند کے پلّو سے (یا کسی بھی کپڑے سے) تین مرتبہ بستر کو جھاڑو۔ پھر یہ دُعا پڑھ کر بستر پر لیٹو :۔

بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔

تیرے ہی نام کے ساتھ میں نے (بستر پر) اپنا پہلو رکھا ہے (اور لیٹا ہوں) اور تیرے ہی نام سے اُٹھاؤں گا (بیدار ہو کر اُٹھوں گا) اگر تو میری جان کو روک لے (اور سوتے میں رُوح قبض کرلے) تو اس

کی مغفرت کردیجیو اور اگر تو اس کو چھوڑے (اور زندہ بیدار کرے) تو اس کی ایسی ہی حفاظت کیجیو جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔ (صحاح ستہ عن براء بن عازبؓ)

(۲) اور دائیں کروٹ پر لیٹے اور دائیں ہاتھ کو تکیہ بنائے یعنی اپنا دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھے اس کے بعد یہ دُعا پڑھے :۔

بِسْمِ اللهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَثَقِّلْ مِيْزَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى (ابوداؤد عن ابی الازہر الانماری)

اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے (اور لیٹا ہوں) اے اللہ! تو میرے گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو (مجھ سے) دور کردے، اور تو میری گردن کو (ہر ذمہ داری سے) آزاد کردے، اور میرے اعمال کی ترازو کا پلہ بھاری کردے، اور مجھے اعلیٰ طبقہ میں شامل کردے۔

(۳) اِس کے بعد تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ○ (ہدایۃ الزواۃ ج ۲ صفحہ ۳۰۴، کتاب الاذکار ج ۲ صفحہ ۲۵۰)

اے اللہ! تو مجھے اپنے عذاب سے بچائیو جس دن تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اُٹھائے

(۴) اور یہ دُعا پڑھے :۔

بِاسْمِكَ رَبِّيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ ○ (سنن ابی داؤد، نسائی بزاء عن حفصہؓ)

اے میرے پروردگار تیرے نام کے ساتھ (میں لیٹا ہوں) پس تو میرے گناہ بخش دے

(۵) یا یہ دُعا پڑھے :۔

بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ○ (الکتاب الاذکار ج ۱ صفحہ ۲۰۶) مسند احمد عن ابن عمرؓ)

تیرے ہی نام کے ساتھ مَیں لیٹا ہوں پس تو ہی میری مغفرت کردے

(۶) پھر یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى ○ (بخاری ج ۲ صفحہ ۹۳۶) ابن ابی شیبہ عن عمرؓ)

اے اللہ! مَیں تیرے ہی نام پر مروں گا اور (تیرے ہی نام پر) جیتا ہوں۔

(۷) پھر ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ اور ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ مرتبہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے ۔(بخاری، مسلم، ترمذی، ابنِ حبان عن علی رضؓ)

ف ! یہ وہ عظیم ترین عطیہ ہے جو آقائے دو جہاں صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی چہیتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو غلام اور کنیز کے بجائے عطا کیا اور فرمایا ہے۔

" یہ تمہارے لیے غلام و کنیز سے بہتر ہے"۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۔(بخاری ج ۲، ص ۹۳۵، کتاب الاذکار ج ۱، ص ۲۳۸)

(۸) سوتے وقت دونوں ہاتھ مِلالے اور قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ الخ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الخ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ الخ پڑھ کر اُن پر دم کرے پھر جہاں تک ہو سکے ان کو تمام جسم پر پھیرے۔ سر اور چہرہ اور بدن کے سامنے کے حصّہ سے شروع کرے۔ اِسطرح تین مرتبہ عمل کرے (بخاری، نسائی عن علیؓ)

(۹) سوتے وقت بستر پر لیٹ کر اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ پڑھے ۔(بخاری عن علیؓ)

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے :۔

جو شخص سوتے وقت بستر پر لیٹ کر آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسکی اور اُسکے آس پاس کے گھروں کی حفاظت فرماتے ہیں، اور صُبح تک شیطان اس کے پاس نہیں آتا۔

(۱۰) اور یہ دُعا پڑھے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ مِّمَّنْ لَّا کَافِیَ لَہٗ وَ لَا مُؤْوِیَ

(بہت بہت) شکر ہے اس اللہ تعالیٰ کا جِس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہماری ضرورتوں کو پورا کیا اور ہمیں (رات بسر کرنے کا) ٹھکانا دیا، اس لیے کہ کتنے لوگ ہیں جن کی نہ کوئی ضرورتیں پوری کرنے والا ہے اور نہ کوئی ٹھکانا دینے والا ۔(کتاب الاذکار ج ۱ ص ۲۵۳ (ترمذی نسائی عن انسؓ)

(۱۱) یا یہ دُعا پڑھے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِیْٓ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، اَللّٰھُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ۔

[illegible]

(لاکھ لاکھ) شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے میری ضرورتوں کو پورا کیا اور مجھے (رات بسر کرنے کا) ٹھکانا

دیا اور مجھے کھلایا پلایا، اور جس نے مجھ پر احسان کیے اور خوب کیے اور جس نے مجھے نعمتیں دیں اور بہت دیں۔ ہر حال میں اللہ جلّ شانہٗ کا شکر ہے۔ اے اللہ ہر چیز کی پرورش کرنے والے اور ہر چیز کے مالک اور ہر چیز کے معبود، مَیں تجھ سے (دوزخ کی) آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۲) یا یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ (احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرؓ)

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پروردگار، پوشیدہ اور علانیہ کے جاننے والے، تو ہی ہر چیز کا رب ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تو (اپنی ذات و صفات میں) یکتا و یگانہ ہے کوئی تیرا شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) تیرے بندے اور رسُول ہیں اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں۔ میں تجھ سے شیطان اور اسکے (دھوکہ فریب کے) جال سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے بھی کہ میں اپنے نفس پر کوئی بُرائی کروں یا کسی مُسلمان پر بُرائی کا الزام لگاؤں (تو مجھے اپنی پناہ میں لے لے)۔

(۱۳) یا یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ (ترمذی، نسائی، ابن حبان عن ابی بکرؓ)

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے ایجاد کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، ہر چیز کے پروردگار اور مالک مختار! میں اپنے نفس کے شر سے اور اور شیطان کے شر سے اور

اُس کے (فریب کے) جال سے تیری پناہ لیتا ہوں (تو مجھے بچالے)۔

(۱۴) یا یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفَّاھَا، لَکَ مَمَاتُھَا وَمَحْیَاھَا، اِنْ اَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا وَاِنْ اَمَتَّھَا فَاغْفِرْلَھَا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَافِیَۃَ ۝ (مسلم، نسائی عن ابن عمرؓ)

اے اللہ! تو نے ہی میری جان کو پیدا کیا ہے اور تو ہی اسکو وفات دیگا، تیرے ہی اختیار میں ہے اسکی موت اور زندگی، (پس) اگر تو اسکو زندہ رکھے تو تو ہی اسکی حفاظت بھی کر اور اگر تو اسکو وفات دے تو اسکی مغفرت کر دے، اے اللہ میں تجھ سے (صحت و) عافیت کا سوال کرتا ہوں (تو اس سوال کو پورا کر دے)

(۱۵) اور یہ دُعا مانگے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ، وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّۃِ، مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَکْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ، اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُکَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُکَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ (ابوداؤد ۵۰۵۲، کتاب الاذکار ج ۱ ۲۲۵)

اے اللہ! میں اس چیز کے شر سے جو تیرے قبضہء قدرت میں ہے تیری کریم ذات کی اور تیرے کلماتِ تامّہ کی پناہ لیتا ہوں (تو مجھے ان کے شر سے بچالے) اے اللہ! تو ہی (بندے کے) قرض (تاوان) اور گناہ کو دُور کرتا (اور اس سے بچاتا) ہے (تو مجھے بھی بچا) تیرا لشکر کبھی شکست نہیں کھاتا تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوتا اور کسی بھی صاحبِ ثروت کو اسکی دولت و ثروت قہر و غضب سے نہیں بچا سکتی تو پاک ہے اور تیری ہی حمد و ثنا ہے۔

(۱۶) اور تین مرتبہ استغفار پڑھے :۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۝

میں اس اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والا اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اُسی کی طرف لوٹتا (اور توبہ کرتا) ہوں۔

(١٧) یا یہ دُعا پڑھے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (ابن حبان، موقوفاً عن ابی ہریرۃ)

اللہ کے سوا اور کوئی لائق عبادت نہیں، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی سب تعریف وستائش ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، نہ (کسی میں) طاقت ہے نہ قدرت مگر اللہ کی (دی ہوئی) اللہ (ہر عیب اور بُرائی سے) پاک ہے، اور اللہ کے لیے ہی تعریف وستایش ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔

(١٨) اور بستر پر لیٹے لیٹے یہ دُعا پڑھے۔ اداءِ قرض کے لیے یہ دُعا بہت مُفید ہے :-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ (مسلم، سنن اربعہ، ابوعوانہ عن ابی ہریرۃ)

اے اللہ! آسمانوں کے پروردگار، زمین کے پروردگار، عرش عظیم کے مالک اور ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار، (زمین کی تہہ سے) دانہ اور گٹھلی کو پھاڑنے (اور اوراگانے) والے، توراۃ، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے، میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اے اللہ تو (سب سے) پہلے ہے پس تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو ہی سب سے آخر میں ہے اور تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی (سب سے) ظاہر اور برتر ہے، پس تیرے اُوپر کچھ نہیں اور تو ہی (سب کی تہہ میں) چُھپا ہوا ہے پس تیرے پرے کچھ نہیں، تو ہمارا قرض ادا کردے اور ہمیں مُفلسی سے غنی کردے۔ (نجات دیدے)۔

(۱۹) اور یہ دُعا پڑھے اور اس دُعا کے بعد بات بالکل نہ کرے (اور سو جائے)

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ ۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۷۷، نسائی عن براء بن عازبؓ)

اللہ کے نام کے ساتھ (سوتا ہوں)، اے اللہ! مَیں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی، اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا، اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنالیا تیری (رحمت کی) رغبت اور تیرے (عذاب کے) خوف کی وجہ سے، اور (تیری پکڑ سے بچنے کا) تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانا اور جائے پناہ نہیں ہے، اور جو کتاب تونے اُتاری ہے اُس پر میں ایمان لے آیا اور جو نبی تونے بھیجا ہے اُس پر بھی ایمان لے آیا۔

(۲۰) سُورہ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ پڑھ کر سو جائے: (ترمذی ج ۲ ص ۱۷۶، طبرانی عن فروۃ بن نوفلؓ)

(۲۱) سونے سے پہلے مُسبّحات پڑھا کرے مسبّحات یہ (چھ) سُورتیں ہیں: (نسائی عن العرباض بن ساریہؓ)

سُورۃ الحدید۔ سُورۃ الحشر۔ سُورۃ الصف۔ سُورۃ الجمعہ۔ سُورۃ التغابن۔ سُورۃ الاعلیٰ

ف! (۱) رُسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ:۔

آپؐ سونے سے پہلے مسبّحات پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ: ان مسبّحات میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

(۲) ان چھ سُورتوں کے شروع میں سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ آیا ہے اس لیے انکو مسبّحات فرمایا ہے۔

(۲۲) سونے سے پہلے یہ چار سُورتیں پڑھا کرے:۔

سُورۃ الٓمٓ السجدۃ۔ اور سُورۃ المُلک اور سُورۃ بنی اسرائیل اور سُورۃ الزمر

ف! رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب تک اِن سُورتوں میں سے کسی ایک سورۃ کو نہ پڑھ لیتے آرام نہ فرماتے۔ (نسائی، حاکم عن عائشہؓ)

(۲۳) سُورۂ بقرہ کی آخری تین آیتیں لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ سے

ختم سُورۃ تک جب تک نہ پڑھ لے اس وقت تک نہ سوئے۔(کتاب الاذکار ج ا ص ۱۲)

ف ! حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں :۔

"میں نہیں سمجھتا کہ کوئی عقلمند سُورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھے بغیر سو جائیگا۔

(۲۴) بستر پر لیٹ کر سُورۃ فَاتِحَہ اور سُورۃ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

"جب تم نے بستر پر لیٹ کر سُورۃ فاتحہ اور سُورۃ قُلْ ھُوَاللّٰہ پڑھ لی تو تم موت کے علاوہ ہر چیز سے محفوظ ہو گئے۔(بزار عن انسؓ)

(۲۵) بستر پر لیٹ کر قرآن عظیم کی کوئی سی بھی سورت ضرور پڑھے۔(احمد عن شداد بن اوسؓ)

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

"جو شخص بستر پر لیٹ کر کتاب اللہ کی کوئی سی بھی سورۃ پڑھ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے پاس ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں جو اسکے بیدار ہونے تک ہر تکلیف دہ چیز سے اسکی حفاظت کرتا رہتا ہے خواہ کسی وقت بھی بیدار ہو۔(احمد عن شداد بن اوسؓ)

(۲۶) سونے سے پہلے اللہ کا ذکر کر کے سوئے۔[1]

ف ! حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی آدمی سونے کے لیے بستر پر لیٹتا ہے تو فوراً ایک فرشتہ اور ایک شیطان اسکی طرف لپکتے ہیں فرشتہ کہتا ہے: (اے آدم کی اولاد) تو خیر پر خاتمہ کر" شیطان کہتا ہے :۔ شر پر خاتمہ کر" پس اگر وہ اللہ کا ذکر کر کے سوتا ہے تو رات بھر فرشتہ اسکی حفاظت کرتا رہتا ہے (ورنہ شیطان اس پر سوار ہو جاتا ہے)۔
(نسائی، ابو یعلیٰ عن جابرؓ)

سوتے میں اچھا یا بُرا خواب دیکھکر آنکھ کھُل جانے کے وقت کے آداب اور دُعا:

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے: اگر سوتے میں کوئی اچھا خواب دیکھے اور آنکھ کھُل جائے

---

[1] یہ چھبیس (۲۶) اذکار وادعیہ سونے کے وقت کے لیے ہیں ان میں سے بھی کوئی ایک نہ ایک ذکر کیے اور دعا مانگے بغیر نہ سوئے ۱۲

تو اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور اسکو بیان بھی کرے مگر انھیں لوگوں کے سامنے بیان کرے جو اس سے محبت کرتے ہیں (تاکہ وہ اچھی تعبیر دیں)۔ (بخاری عن ابی سعیدؓ بخاری، مسلم عن ابی قتادہؓ)

(۲) اور اگر کوئی بُرا خواب دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے یا تھوک دے یا پھونک مار دے اور تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور کسی سے اُس کا ذکر نہ کرے تو وہ خواب کوئی نقصان نہیں پہونچائے گا اور جس کروٹ پر سو رہا تھا اسکو بدل دے یا اُٹھکر (تہجّد کی) نماز پڑھے۔ (بخاری، مسلم عن ابی قتادہؓ)

سوتے میں ڈر جانے یا خوف و دہشت طاری ہو جانے یا نیند اُچٹ جانے کے وقت کی دُعائیں

(۱) اگر سوتے میں ڈر جائے یا کوئی گھبراہٹ اور پریشانی محسوس ہو یا نیند اُچٹ جائے تو یہ تعوّذ پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ (مشکوٰۃ ج۱ ص۲۱۷ حاکم عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامّہ کی پناہ لیتا ہوں اس کے غضب و غصّہ سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس بھی آئیں۔

ف! حدیث شریف میں آتا ہے کہ:۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یہ تعوّذ اپنے سمجھدار بچّوں کو تو لفظاً لفظاً یاد کرایا کرتے تھے، اور ناسمجھ بچّوں کے گلے میں تعویذ لکھکر ڈال دیا کرتے تھے۔

(۲) یا یہ دُعا پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا

فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ ۔ (طبرانی فی الکبیر عن خالد بن ولیدؓ)

میں اللہ کے ان کلماتِ تامّہ کی جن سے نہ کوئی نیک بچ سکتا ہے نہ بد، پناہ لیتا ہوں اُس چیز کے شر سے جو آسمان سے اُترتی ہے اور جو آسمان پر چڑھتی ہے، اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے اور جو زمین سے (پھوٹ) کر نکلتی ہے، اور رات دِن کے فتنوں کے شر سے اور رات دن کے (ناگہانی) واقعات اور حادثوں کے شر سے، بجز اس اچھے حادثہ کے جو خیر کو لائے (کہ وہ تو سراسر رحمت ہے) اے رحمٰن (بہت رحم کرنے والے)

(۳) اگر سوتے میں نیند اُچٹ جائے تو یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَاَنْ يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ ۔ (ابن سنی عن زید بن ثابتؓ)

اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور ہر اس مخلوق کے پروردگار جس پر وہ سات آسمان سایہ فگن ہیں اور (ساتوں) زمینوں اور ہر اس مخلوق کے پروردگار جس کو وہ زمین پر اٹھائے ہوئے ہیں اور تمام شیطانوں اور ان لوگوں کے پروردگار جن کو ان شیاطین نے گمراہ کیا ہے، تو اپنی تمام مخلوق کے شر سے میرا محافظ اور پناہ دہندہ بن جا، کہ (مبادا) ان میں سے کوئی مخلوق مجھ پر تعدّی کرے یا ظلم کرے، تیرا پناہ دیا ہوا (شخص) ہی غالب اور محفوظ رہتا ہے، اور تیرا نام ہی برکت (وعظمت) والا ہے۔

(۴) اور یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَاَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ۔

اے اللہ! (آسمان پر) ستارے بھی چُھپ گئے اور (زمین پر) آنکھیں بھی (نیند میں) ڈوب گئیں، اور تو ہی (ہمیشہ) زندہ رہنے والا اور (سب کو) قائم رکھنے والا نگہبان ہے، تجھے نہ اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اے حیّ و قیوم (پروردگار) تو میری رات کو بھی پُر سکون بنا دے اور میری آنکھوں کو بھی نیند بخش دے۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی ص ۲۴۲) مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۲۸ کتاب الاذکار ج ۱ ص ۲۶۸)

سو کر اُٹھنے کے وقت کے آداب اور دُعائیں

(۱) جب سو کر اُٹھے تو یہ دُعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا، وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ، اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ (نسائی، ابو یعلیٰ عن جابرؓ)

اس اللہ تعالیٰ کا (بہت بہت) شکر ہے جس نے میری جان مجھ کو واپس لوٹا دی اور اس کو سوتے میں نہ مارا، اس اللہ جلّ شانہٗ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اپنی اپنی جگہ سے ہٹنے سے روک رکھا ہے، اور بخدا اگر وہ (خُدا کے حکم سے) ہٹ جائیں تو اس کے (حکم) کے بعد ان سے ہٹنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت ہی بُردبار اور درگذر کرنے والا ہے۔ اور (بہت بہت) شکر ہے اس اللہ تعالیٰ کا جس نے آسمان کو اپنی اجازت کے بغیر زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے، بیشک وہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

(۲) اور یہ دُعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (حاکم عن جابرؓ)

اس اللہ تعالیٰ کا (بہت بہت) شکر ہے جو مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۳) یا یہ دُعا پڑھے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔

اس اللہ تعالیٰ کا (بہت بہت) شکر ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد جِلادیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔
(بخاری ج ۲ ص ۹۳۶ مسلم ج ۲ ص ۳۴۸ ابن ابی شیبہ عن حذیفہ)

(۴) یا یہ دُعا پڑھے :-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ لَا شَرِیْکَ لَکَ سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَاَسْاَلُکَ رَحْمَتَکَ، اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔
(ابوداؤد، نسائی، حاکم عن عائشہ)

تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، نہ تیرا کوئی شریک ہے، تو (ہر بُرائی سے) پاک ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں، اور تیری رحمت کا طلبگار ہوں، اے اللہ! تو میرے علم میں اضافہ فرما، اور تو مجھے ہدایت کر دینے کے بعد میرے قلب کو گمراہ مت کر، اور تو مجھے اپنی بارگاہ سے رحمتِ (خاصہ) عطا فرما۔ بیشک تو بہت بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

(۵) اور یہ دُعا پڑھے :-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ، رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ (کتاب الاذکار ج ۱ ص ۲۶۶، نسائی، حاکم عن عائشہ)

ایک اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو (سب سے) زبردست ہے، آسمانوں اور زمین کا اور جو آسمان و زمین کے درمیان ہے (سب) کا پروردگار ہے وہ (سب پر) غالب ہے بہت بخشنے والا ہے۔

(۶) بیدار ہوتے ہی یہ دُعا پڑھے :-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور

اسی کے لیے (سب) تعریف ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ (ہر بُرائی سے) پاک ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور ہر طاقت اور ہر قوت صرف اللہ کی جانب سے ہے۔ (کتاب الاذکار ج۱ ص۲۶۵ عن عبادۃ بن الصامت)

اس کے بعد مغفرت کی دُعا کرے اور کہے :- اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔

یا اور کوئی دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اس کے بعد وضو کرے دو رکعت نماز پڑھے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

"جو شخص رات کو بیدار ہوتے ہی مذکورہ بالا دُعا پڑھ کر مغفرت کی دُعا مانگے گا یا اور کوئی دُعا مانگے گا اسکی دُعا قبول ہوگی، اور وضو کر کے دو رکعت (تحیۃ الوضو) پڑھے گا تو اس کی نماز قبول ہوگی۔" (سنن اربعہ عن عبادۃ بن الصامت رضؓ)

رات میں کروٹ لینے یا بستر سے اُٹھکر دوبارہ بستر پر لیٹنے کے وقت کی دُعائیں اور آداب :

(۱) رات میں کروٹ بدلنے کے وقت

دس مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ (اللہ کے نام کے ساتھ) اور دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ (اللہ پاک ہے) اور دس مرتبہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ (میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے باطل معبودوں کا انکار کردیا) پڑھے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے :-

جس شخص نے رات میں سوتے ہوئے کروٹ بدلتے وقت مذکورہ بالا عمل کرلیا وہ ہر اس چیز سے محفوظ رہے گا جس سے وہ ڈرتا ہے، اور کسی بھی گناہ کی اس تک رسائی نہ ہوگی اسی جیسے کلمات (پڑھتے رہنے) تک۔ (طبرانی فی الاوسط عن ابن عمرؓ)

(۲) رات کو (کسی ضرورت سے) بستر سے اُٹھکر دوبارہ جب بستر پر لیٹے تو اپنے تہبند

کے کنارے (یا کسی اور کپڑے) سے بستر کو تین مرتبہ جھاڑ لے اور یہ دُعا پڑھ کر لیٹے :-

بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ رَدَدْتَّهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ۝

اے اللہ! تیرا ہی نام لیکر میں (بستر پر) لیٹا تھا اور تیرا نام لے کر میں (بستر سے) اُٹھا ہوں (اور اب پھر لیٹتا ہوں) اگر تو میری جان روک لے (رُوح قبض کرلے) تو اس پر رحم فرمائیو اور اگر تو اس کو لوٹائے تو اسکی ایسی ہی حفاظت کیجیو جیسے تو اپنے نیک بندوں میں سے کسی کی حفاظت کرتا ہے۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص رات کو سوتے سوتے (کسی ضرورت سے) بستر سے اُٹھکر دوبارہ لیٹے تو مذکورہ بالا طریق پر بستر کو جھاڑ لے، مبادا اس کے پیچھے بستر پر کوئی ضرر رساں چیز آگئی ہو، اور مذکورہ بالا دُعا پڑھے :- (ترمذی، ابن سنی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

تہجّد کے وقت اُٹھنے اور پاخانے میں جانے اور آنے کے وقت کی دُعائیں اور آداب

(۱) جب آخر شب میں نماز تہجّد پڑھنے کے لیے اُٹھے تو اگر پاخانے میں جائے تو بِسْمِ اللّٰهِ پڑھے اور اس کے بعد یہ تعوّذ پڑھے - (ابن سنی عن علی رضی اللہ عنہ)

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (بخاری ج ۲ ص ۹۳۶، ترمذی ج ۱)

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ایذا پہونچانے والے نر اور مادہ شیطانوں (اور جنوں) سے

(۳) اور جب فارغ ہو کر نکلے تو یہ دُعا پڑھے :-

غُفْرَانَكَ (سنن اربعہ، ابن ابی شیبہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں۔

(۴) اس کے بعد یہ دُعا پڑھے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ۝ (نسائی ابن سنی عن ابی ذرؓ)

اس اللہ جلّ شانہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے میری تکلیف دور کی اور مجھے عافیت بخشی۔

وضو کرنے اور وضو سے فارغ ہونے کے وقت کی دُعائیں

(ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

(۱) جب وضو کرنے بیٹھے تو اوّل بِسْمِ اللّٰهِ کہے اس کے بعد یہ دُعا مانگے :

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ (نسائی عن ابی موسٰیؓ)

اے اللہ! تو میرے گناہ بخشدے اور میرے گھر (بار) میں وسعت دے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

اور وضو سے فارغ ہو کر آسمان کی طرف نظر اُٹھا کے تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے :

(۲) اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (ترغیب ج ۱ مسلم عن عمرؓ)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمّد (صلی اللہ علیہ وسلّم) اسکے بندے اور اسکے رسُول ہیں۔

(۳) اِس کے بعد یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

اے اللہ! تو مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں شامل کرلے اور مجھے خوب پاک صاف رہنے والوں میں داخل فرما دے۔ (ترمذی عن عمرؓ)

(۴) یا یہ دُعا پڑھے :-

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ (طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید الخدریؓ)

پاک ہے تو اے اللہ! اور تیری ہی حمد و ثنا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور (اپنے گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں۔

⑤ یا یہ دعا پڑھے :۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ○

پاک ہے تو اے اللہ! اور تیرے لیے ہی حمد وثنا ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔ (طبرانی فی الاوسط عن ابی السعید الخدری رض)

جو شخص وضو کرتے وقت مذکورہ بالا دُعا کرتا ہے اس کے لیے (مغفرت کا) ایک پرچہ لکھ کر اور پھر اس پر مُہر لگا کر رکھ دیا جاتا ہے قیامت کے دن تک اُسکی مُہر نہ توڑی جائے گی (اور وہ مغفرت کا حکم برقرار رہیگا)۔

نماز تہجد کے لیے اُٹھنے اور نماز تہجد پڑھنے کے وقت کی دُعائیں و آداب

جب رات کے آخری حصّہ میں نماز تہجد کے لیے اُٹھے تو یہ دعا پڑھے :۔

(۱) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ (۲) اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ (۳) وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ (۴) اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (۵) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ[1] (صحاح ستہ عن ابن عباس رض)

---

[1] یہ ایک ہی دُعا کے پانچ حصے حدیث کے مختلف کتابوں میں آئے ہیں ہم نے انکو اور انکے ترجمہ کو یکجا کردیا ہے، پڑھنے والا اگر پوری دُعا پڑھے تو بہت ہی اچھا ہے لیکن اگر زیادہ وقت نہ ہو تو صرف پہلے حصّہ پر اکتفا کرے یا اور جتنے حصے ہو سکے ملالے مگر ترتیب یہی رکھے ۱۲

(۱) اے اللہ! تیرے لیے (سب) تعریف ہے (اس لیے کہ) تو ہی آسمانوں کو اور زمین کو اور انکی تمام مخلوق کو قائم رکھنے (اور سنبھالنے) والا ہے۔ اور تیرے ہی لیے (سب) حمد و ثنا ہے، اس لیے کہ) تو ہی آسمانوں کا اور زمین کا اور انکی تمام مخلوق کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی لیے (سب) تعریف ہے، (اس لیے کہ) تو ہی آسمانوں کا، زمین کا اور انکی تمام مخلوق کا نور ہے۔ اور تیرے ہی لیے (سب) تعریف ہے، (اس لیے کہ) تو ہی برحق ہے اور تیرا وعدہ بھی حق ہے اور (قیامت کے دن) تجھ سے ملنا بھی برحق ہے اور جنّت بھی برحق ہے جہنم بھی برحق ہے اور تمام نبی بھی برحق ہیں اور محمدؐ بھی برحق ہیں، قیامت بھی برحق ہے. اے اللہ! تیرے ہی سامنے میں نے سر جھکایا ہے اور تجھ پر ہی میں ایمان لایا ہوں اور تیرے اُوپر ہی میں نے بھروسہ کیاہے اور تیرے ہی جانب میں نے رجوع کیا ہے اور تیری مدد سے میں نے (منکروں سے) جھگڑا کیا ہے اور تیری بارگاہ میں فریاد لایا ہوں۔ (۲) تو ہی ہمارا رب ہے (اور مرنے کے بعد) تیرے ہی پاس ہمیں لوٹ کر آنا ہے، پس تو بخش دے جو کچھ (گناہ) میں نے (اب سے) پہلے کیے اور جو اس کے بعد کروں اور جو (گناہ) میں نے چھپا کر کیے اور جو علانیہ کیے۔ (۳) اور وہ گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی مقدم (آگے) کرنے والا ہے۔ اور تو ہی مؤخر (پیچھے) کرنے والا ہے۔ (۴) تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔ (۵) اور نہ کوئی طاقت ہے نہ قوت مگر اللہ ہی (کی جانب) سے۔

اور یہ پڑھے :-

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی (حمد و ثنا) قبول فرمالی جس نے اسکی تعریف کی (ہر طرح کی) تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ (ترمذی عن ربیعہ بن کعب الاسلمیؓ)

یا یہ پڑھے :-

(۳) سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ○

(ہر عیب اور بُرائی سے) پاک ہے اللہ، تمام جہانوں کا پروردگار، اللہ کی پاکی بیان

کرتا ہوں اور اُسی کی تعریف کرتا ہوں۔(نسائی عن ربیعہ بن کعب الاسلمیؓ)

(۴) رات کے آخری حصّہ میں اُٹھ کر بیٹھے تو سورۂ اٰلِ عمران کی یہ دسؔ آخری آیتیں ضرور پڑھے:۔(ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔ آخر سورۃ آل عمران تک۔

بیشک آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے میں، اور رات دن کے یکے بعد دیگرے آنے جانے میں، عقلمندوں کے لیے (اللہ تعالیٰ کی عظمت وقدرت کی بے شمار) نشانیاں موجود ہیں۔

نوٹ: سورۂ اٰلِ عمران کی یہ دس آیتیں اور ان کا ترجمہ مترجم قرآن کریم سے یاد کرلینی چاہئیں۔

تہجّد کی نماز کا وقت، آداب اور رکعتوں کی تعداد نیز طریقہ

ف: حدیث شریف میں آیا ہے:۔

(۱) فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز آخرِ شب میں تہجّد کی نماز ہے۔

(۲) فرض نماز کے علاوہ باقی نمازوں کو اپنے گھر میں پڑھنا افضل ہے (لہٰذا تہجّد کی نماز گھر ہی میں پڑھنی افضل ہے)۔(بخاری، مسلم عن زید بن ثابتؓ)

(۳) رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اس لیے تہجّد کی بھی دُو دُو رکعتیں پڑھنی چاہئیں) بعض روایتوں "دن" کا بھی ذکر ہے (مگر صحیح یہی ہے کہ یہ رات کی نفلوں سے متعلّق ہے)۔(بخاری ومسلم عن ابن عمرؓ)

(۴) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب رات کو تہجّد کے لیے اُٹھتے تو مذکورہ بالا دُعاؤں میں سے نمبر(۱) ونمبر(۲) ونمبر(۳) دُعائیں پڑھا کرتے، اور جب اُٹھ کر بیٹھتے تو نمبر(۴) سورۂ آل عمران کی ایک آیت یا پوری آخری دس آیتیں پڑھتے۔

---

[۱] اس حدیث کے بعض طریقوں (روایتوں) میں صرف اولی الالباب تک ہی پڑھنے کا ذکر آیا ہے، اور بعض طرق میں پوری دسؔ آیتوں کا ذکر ہے، پڑھنے والے کو اگر پوری دس آیتیں یاد نہ ہو تو صرف اولی الالباب تک ضرور پڑھ لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مستقل معمول تھا۔

(۵) پھر کھڑے ہو کر وضو فرماتے مسواک فرماتے اور اس کے بعد گیارہ رکعتیں پڑھتے پھر جب بلال فجر کی اذان دیتے تو دو رکعتیں سُنّت فجر پڑھتے، اس کے بعد حجرہ مُبارک سے نکلتے اور (مسجد میں جاکر صبح کی نماز پڑھاتے (یہ تو عام معمول تھا)۔

(۶) اور رات میں تیرہ رکعتیں بھی (کبھی) پڑھتے ان میں سے (آٹھ رکعتیں تو دو دو حسبِ سابق پڑھتے اور) پانچ رکعتیں وتر پڑھتے (ان میں دو نفل ہوتیں اور تین وتر، اور سلام پھیرنے کے لیے) صرف آخری رکعت میں بیٹھتے۔

(۷) (کبھی) رات میں گیارہ رکعتیں (اس طرح) پڑھتے کہ (آخری دو رکعتوں کے ساتھ) ایک رکعت (ملاکر) وتر بنا دیتے [۱]

تہجّد کی نماز شروع کرنے کے وقت کے اذکار

جب تہجّد کی نماز کے لیے کھڑا ہو تو :-

(۱) دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے، دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے، دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابنِ حبان عن عائشہؓ)

اور دس مرتبہ یہ دُعا پڑھے :-

(۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ ○

اے اللہ! تو میری مغفرت فرمادے، تو مجھے ہدایت دے، تو مجھے رزق عطا فرما، تو مجھے عافیت عطا فرما۔ (نسائی، ابنِ ابی شیبہ عن عائشہ رضہ)

اور دس مرتبہ یہ تعوّذ پڑھے :-

---

[۱] یہ بھی متعدد حدیثیں ہیں ہم نے انکو فائدہ کے عنوان کے تحت یکجا کردیا ہے تاکہ پورا بیان پڑھنے والے کے سامنے آجائے اور نمبر شمار سے ان کے الگ الگ ہونے کا اظہار کردیا ہے۔ یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ حدیث شریف میں پوری صلوٰۃ اللیل (نماز تہجد) کو بھی وتر کہا گیا ہے اور آخری تین رکعتوں کو بھی وتر کہا گیا ہے جیسا کہ حدیثوں کے الفاظ پر غور کرنے سے واضح ہے، یہی مطلب آخری دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت ملاکر وتر بنا دینے کا ہے۔

(۳) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝ (ابوداؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ عن عائشہؓ)

خدا کی پناہ مانگتا ہوں روزِ محشر کی سختی سے

اور جب رات کی نماز (تہجّد) شروع کرنے لگے تو یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ط اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

اے اللہ ! اے جبرائیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ کے پروردگار آسمانوں اور زمین کو ایجاد کرنے والے، پوشیدہ اور علانیہ کا علم رکھنے والے، جن باتوں میں (یہ تیرے بندے) اختلاف کر رہے ہیں تو ہی انکا فیصلہ کرے گا اور حق کے بارے میں جو اختلاف (دُنیا میں) ہو رہا ہے اُس میں اپنے فضل سے میری رہنمائی فرما، بیشک تو ہی جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ پر چلاتا ہے۔

(مسلم، سنن اربعہ ابنِ حبان عن عائشہؓ)

نماز وتر کا بیان

جب (نماز تہجّد کے بعد) وِتر کی تین رکعتیں پڑھے تو :-

(۱) پہلی رکعت میں سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھے۔

دوسری رکعت میں سورۃ قُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۔

اور تیسری رکعت میں سورۃ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔

اور (وقت ہو تو) سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (بھی) پڑھے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابنِ سنی، عن کعب بن مالک رضؓ)

تہجّد اور وتر کی رکعتوں کی تعداد :

ف ! حدیث شریف میں آتا ہے کہ :-

(١) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتوں میں مذکورہ بالا سورتیں پڑھا کرتے تھے[1]

(٢) آپ (نماز تہجد کی آخری) دو رکعتوں اور وتر کے درمیان (اتنی) بلند آواز سے) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ کے ذریعہ فصل (جدا) فرمایا کرتے تھے جو سُنی جائے۔ (احمد)

(٣) یا (یہ بلند آواز سے) "سلام" صرف آخری رکعت میں پھیرتے تھے۔ (بخاری عن عائشہؓ)

(٤) (کبھی تہجد کی دس رکعتوں کو) ایک رکعت سے ہی وتر بنا دیتے تھے (جس میں آٹھ رکعت تہجد کی اور تین رکعت وتر ہوتے تھے)۔

(٥) (کبھی) تہجد کی چھ رکعات کو) پانچ رکعتوں سے ملا کر وتر بنا دیتے تھے (جن میں دو رکعت تہجد کی اور تین وتر کی ہوتی تھیں)۔

(٦) یا (تہجد کی چار رکعات کو) سات رکعات سے ملا کر وتر بنا دیتے تھے (جن میں چار رکعات تہجد کی اور تین وتر کی ہوتی تھیں)۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان عن عائشہؓ)

---

[1] یہ بھی وتر اور نماز تہجد سے متعلق متعدد حدیثیں ہیں جیسا کہ نمبر شمار سے ظاہر ہے، ان میں بھی وتر بنا دینے کا وہی مطلب ہے جو اُوپر بیان ہوا۔ پڑھنے والے کو چاہیئے کہ کم از کم چار رکعتیں (دو دو کر کے) تہجد کی پڑھے اور اس کے بعد تین رکعت وتر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت تہجد اور تین رکعت وتر پڑھے اس سے کم ثابت نہیں اور اس سے زیادہ ثابت نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر آٹھ رکعت تہجد اور تین رکعت وتر کل گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے وتر کی تین رکعتوں میں معمولی سا اختلاف ہے۔ امام شافعی کے نزدیک یہ تین رکعتیں دو سلام کے ساتھ اُولیٰ ہیں یعنی دو رکعت پر بھی سلام پھیرے۔ اور تیسری پر بھی۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ تین رکعتیں ایک سلام سے پڑھے یعنی دو رکعت پڑھ کر اُٹھ جائے اور تیسری رکعت پڑھ کر سلام پھیرے، ان حدیثوں میں حدیث نمبر (٢) امام شافعی کی دلیل ہے اور حدیث نمبر (٣) امام ابوحنیفہ کی مؤید ہے بہر حال وتر سب کے نزدیک تین ہیں خواہ دو سلام کے ساتھ خواہ ایک سلام کے ساتھ، دونوں صورتیں جائز ہیں۔ اختلاف صرف اولیٰ اور غیر اولیٰ کا ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ تہجد گزار آدمی وتر تہجد کے بعد پڑھے لیکن اگر شب میں بیدار ہونے کا بھروسہ نہ ہو تو وتر اوّل شب میں عشاء کی سنتوں کے بعد پڑھ لے تاکہ وتروں کے قضا ہونے کا اندیشہ نہ رہے ۱۲

⑦ یا نو⁹ رکعات سے مِلا کر وتر بناتے۔ (جن میں چھ رکعات تہجّد اور تین وِتر ہوتیں)

⑧ یا گیارہ¹¹ رکعات سے۔

⑨ یا اس سے زیادہ سے (غرض عام حالات میں آٹھ⁸ رکعات تہجّد اور تین وتر کل گیارہ رکعات پڑھتے اور کبھی کبھی دس رکعات تہجّد اور تین وتر کل تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے)۔

وتروں کی دُعائیں

وتروں کی آخری رکعت میں یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ، وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ، اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ، وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ ۔ (مستدرک حاکم عن الحسن بن علیؓ)

اے اللہ جن لوگوں کو تونے ھدایت دی ہے ان (کے زُمرہ) میں تو مجھے بھی ہدایت دے، اور مجھے بھی ان لوگوں (کے زمرہ) میں (دُنیا و آخرت کی) عافیت دے جن کو تو نے عافیت دی ہے، اور جن لوگوں کا تو ولی (کارساز) بنا ہے اُن (کے زمرہ) میں تو میرا بھی ولی (کارساز) بن جا، اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے۔ اور جو تو نے میرے لیے مقدّر کیا ہے اس کے شر سے مجھے بچا، اس لیے کہ بیشک تیرا حکم (سب پر) چلتا ہے اور تیرے اُوپر کسی کا حکم نہیں چلتا، جس کا تو والی (مددگار) بن گیا وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا اور جس کو تو نے (اپنا) دشمن قرار دیدیا وہ کبھی عزت نہیں پاتا۔ تو ہی برکت والا ہے اے ہمارے پروردگار اور تو ہی (سب سے) بُلند و برتر ہے، ہم تجھ سے (اپنے گناہوں کی) مغفرت مانگتے ہیں اور تیرے سامنے توبہ کرتے ہیں، اور اللہ رحمت نازل فرمائے (ہمارے) نبیؐ پر۔

یا یہ دُعا پڑھے :-

(۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ ، وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ ، اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ يُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَآءَكَ ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِىْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۔

اے اللہ ! تو ہماری اور تمام مُؤمن مردوں اور مومن عورتوں کی اور تمام مُسلمان مَردوں اور مُسلمان عورتوں کی مغفرت فرما دے ۔ اور ان کے دلوں میں باہمی اُلفت و محبت پیدا کر دے اور ان کے باہمی تعلقات درست فرما دے ، اور اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی مدد فرما ۔ اے اللہ ! ان کافروں پر جو تیرے راستے سے (دین سے لوگوں کو) روکتے ہیں اور تیرے رسُولوں کی تکذیب کرتے ہیں ، اور تیرے دوستوں (مُسلمانوں) سے لڑتے ہیں ان پر تو لعنت کر ، اے اللہ ، تو ان کے درمیان میں پھوٹ ڈال دے ، اور اُن کے قدموں کو ڈگمگا دے ، اور ان پر تو اپنا وہ عذاب نازل کر جسے تو مجرم قوموں سے رَدّ کرتا ہی نہیں ۔

دُعاءِ قنوت

اور یہ دُعاءِ قنوت پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ (وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ) وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ (وَنَشْكُرُكَ) وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ ، وَنَخْشٰى عَذَابَكَ (الْجِدَّ) وَ

نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ (الْجِدَّ) بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ [1] ۔ (المدونۃ الکبریٰ ج ۱ ص ۱۰۰)

(اعلاء السنن ج ۶، طحاوی ج ۱)

اے اللہ! بیشک ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور تیرے سامنے ہی توبہ کرتے ہیں اور تیری بہترین تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے، اور جو تیری نافرمانی کرے اس سے قطع تعلّق کرتے اور اسکو چھوڑ دیتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں تجھ کو سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں اور تیرے (یقینی) عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کے اُمیدوار ہیں، بیشک تیرا یقینی عذاب کافروں کو ضرور پہونچنے والا ہے۔

نماز وتر کا سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمات تین مرتبہ کہے اور تیسری مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کو دراز اور بُلند آواز کے ساتھ کہے (کتاب الاذکار ج ۱ ص ۲۳۶، نسائی، دارقطنی عن ابی بن کعبؓ)

(۴) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبُّ [2] الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

پاک ہے (کائنات کا) مقدس بادشاہ، پاک ہے (دُنیا جہان کا) بے عیب بادشاہ، پاک ہے (تمام مخلوق کا) پاکیزہ و منزّہ بادشاہ، فرشتوں اور رُوح کا پروردگار ہے۔

(۵) اس کے بعد یہ دُعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ

---

[1] یہ ہی دعائے قنوت ہم حنفی مسلمان وتروں کی آخری رکعتوں میں رکوع سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں اُٹھانے کے بعد پڑھتے ہیں۔ اس دعا میں دو فقرے حصن حصین میں مذکور نہیں ہیں ان کو ہم نے قوسین (بریکٹ) کے درمیان لکھدیا ہے۔ اسی طرح اَلْجِدَّ کا لفظ دونوں جگہ ہماری دُعائے قنوت میں مذکور نہیں لیکن اگر پڑھے تو کچھ حرج نہیں۔ حدیث کی دوسری کتابوں میں ان کا ذکر موجود ہے۔ دعا نمبر (۱) اور نمبر (۲) پڑھے تو کچھ حرج نہیں مگر ان کو رکوع سے اُٹھنے کے بعد پڑھے خاص کر عام مصائب اور ناگہانی آفتوں کے زمانہ میں حنفیہ اس کو قنوت نازلہ (ناگہانی مصائب کی دُعاء قنوت) کہتے ہیں ۱۲

[2] بعض روایتوں میں رب الملٰئکۃ والروح کا اضافہ ہے بعض میں نہیں ۱۲

مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ (اَنْتَ)[1] كَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ ۔(نسائی ج ا ص۲۵۲ کتاب الاذکار ج ا ص۲۴)

اے اللہ! بیشک میں پناہ لیتا ہوں تیری رضا کی تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو درگذر کی تیری سزا سے اور میں پناہ لیتا ہوں تیرے (عذاب) سے تیری ہی (رحمت کی)، میں تو تیری تعریف کا حق نہیں ادا کر سکتا۔ بس تو ایسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

فجر کی سُنّتوں کا بیان

(۱) اِس کے بعد فجر کی سُنّتیں پڑھے پہلی رکعت میں قُلْ یَآاَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ پڑھے اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے، یا پہلی رکعت میں: [مسلم ابن حبان عن ابی ہریرۃ رض]

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

(اے مُسلمانوں) تم کہدو ہم تو اللہ پر ایمان لے آئے اور اس (کتاب: قرآن) پر جو ہمارے لیے اُتارا گیا، اور ان (صحیفوں) پر جو ابراہیمؑ پر، اسمٰعیلؑ پر، اسحٰقؑ پر، یعقوبؑ پر اور اولادِ یعقوب علیہم السّلام پر اُتارے گئے اور اس (کتاب: تورات) پر جو موسٰیؑ پر اور اس (کتاب: انجیل) جو عیسٰیؑ پر اُتاری گئی اور جو دوسرے انبیاء (علیہم السّلام) کو ان کے رب کی جانب سے (شریعتیں) دی گئیں (سب پر ایمان لے آئے) ہم ان نبیوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے، اور ہم تو اسی (ایک اللہ) کے فرماں بردار ہیں (جس نے ان تمام نبیوں کو پیغمبر بنا کر بھیجا)۔

اور دوسری رکعت میں :-

قُلْ یٰٓاَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا

---

[1] حصن حصین میں اَنْتَ کا لفظ نہیں مگر اور حدیث کی کتابوں میں موجود ہے اسی لیے ہم نے قوسین کے درمیان لکھا ہے ہونا چاہیے ۱۲

نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

(اے پیغمبرؐ!) تم کہہ دو :۔ اے اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) آؤ ایسی بات کو ہم تم اختیار کرلیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں (مانی ہوئی) ہے، کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اور اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک ٹھہرائیں، اور اللہ کے سوا ہم میں سے کوئی کسی کو اپنا رب نہ بنائے۔ پھر اگر وہ اس سے انحراف کریں تو تم ان سے کہہ دو : کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مُسلمان (اللہ کے فرماں بردار) ہیں۔ (مسلم عن ابن عباسؓ)

اور فجر کی سُنتوں سے فارغ ہوکر وہیں بیٹھے بیٹھے تین مرتبہ یہ پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

اے اللہ! جبرئیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ اور محمّد نبی علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے پروردگار! میں جہنم سے تیری پناہ لیتا ہوں (تو مجھے بچاوے)۔ (حاکم، بیہقی عن اسامہ بن عمیرؓ)

پھر (اگر وقت ہو تو) اسی جگہ داہنی کروٹ پر قبلہ رُو (ذرا دیر کے لیے) لیٹ جائے، (تاکہ تھکن دور ہوجائے اور فجر کی نماز پورے نشاط کے ساتھ پڑھ سکے)۔

فجر کی نماز کے لئے گھر سے نکلنے کا بیان

پھر جب (فجر کی نماز کے لئے) گھر سے باہر نکلے تو یہ کہے :۔

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ۝ (ابوداؤد، حاکم عن امّ سلمہؓ)

اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے

(۲) اور یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ عَلَيْنَا اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا۝ (سنن اربعہ، ابن سنی عن ام سلمہؓ)

اے اللہ! ہم تیری پناہ لیتے ہیں اس سے کہ ہمارے قدم (تیرے راستہ سے) خود ڈگمگائیں یا ہم کسی اور کے قدم ڈگمگائیں اور اِس سے کہ ہم کسی کو گمراہ کریں، اور اس سے کہ ہم (کسی پر) ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم (کسی کے ساتھ) نادانی (بدتمیزی) کریں یا ہم پر نادانی (بدتمیزی) کی جائے۔

④ یا یہ دُعا پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰهِ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ۝

اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ (کی توفیق) کے بغیر کوئی طاقت اور کوئی قوت (میسر) نہیں بھروسہ تو اللہ پر ہی ہے۔

(حاکم، ابن سنی عن ابی ہریرۃ رض)

یا یہ دُعا پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۝

اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے تو اللہ پر بھروسہ کیا ہے، اللہ (کی مدد) کے بغیر نہ کوئی طاقت (میسر) ہے نہ قوت

(ابوداؤد، ابن سنی عن انس رض)

⑤ جب گھر سے نکلے تو آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر یہ دُعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ، اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ، اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۝

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اِس سے کہ میں خود گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں یا میں (راہِ مستقیم سے) خود پھسلوں یا پھسلایا جاؤں، یا میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں خود (کسی کے ساتھ) جہالت (بدتمیزی) کا برتاؤ کروں یا میرے ساتھ جہالت (بدتمیزی) کا برتاؤ کیا جائے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، عن اُمِ سلمہ رض)

ف: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:-

جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان سے باہر نکلتے تو آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر مذکورہ بالا دُعا پڑھتے۔

نماز کے لیے گھر سے نکلے تو راستہ میں یہ دُعا پڑھے:-

(۱) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ

نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا (۲) وَفِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا (۳) وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا (۴) وَّاجْعَلْنِيْ نُوْرًا۔[1]

اے اللہ تو میرے دل میں نور عطا کر دے اور میری آنکھوں میں نور، اور میرے کانوں میں نور پیدا فرمادے، اور میری دائیں جانب بھی نور اور بائیں جانب بھی نور اور میرے پیچھے بھی نور اور آگے بھی نور (غرض) مجھے سر تا پا نور بنادے۔ اور میرے پٹھوں میں نور، گوشت پوست میں نور اور میرے خون میں نور، بالوں میں نور، کھال میں نور (بھردے) اور تو میری زبان میں نور (عطا کردے) اور میری جان میں نور (پیدا کردے) اور تو مجھے بہت بڑا نور عطا فرمادے اور سراپا نُور بنادے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)

(۷) یا یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّ مِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا۔ (ابوداؤد، نسائی عن ابن عباسؓ)

اے اللہ! تو میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور پیدا کردے اور میرے کانوں میں نور اور نگاہ میں نور عطا فرمادے اور تو میرے پیچھے بھی نور، میرے آگے بھی نور اور میرے اُوپر بھی نور (غرض ہر طرف نور ہی نور) کردے۔ اے اللہ تو مجھے نور (ہی نور) عطا کردے۔

---

[1] یہ بھی ایک دُعا ہے جس کے چار حصّے علیحدہ علیحدہ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں ہم نے نمبر شمار سے اسکی نشان دہی کی ہے اس لیے جتنا حصّہ ہوسکے پڑھ لے ۱۲

مسجد میں داخل ہونے کے وقت کا بیان

(۱) اور مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دُعا پڑھے :-

(ابوداؤد عن عبداللہ بن عمروؓ)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں عظمت وجلال کے مالک اللہ اور اسکی کریم ذات اور اسکی لازوال سلطنت کی پناہ لیتا ہوں مردود شیطان سے

(۲) مسجد کے اندر پہونچکر رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درُود پڑھے اور اس کے بعد کہے :-

(ابوداؤد، نسائی ابنِ سنی عن ابی ہریرۃ)

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

(عمل الیوم واللیلہ ص۲۴)

(۳) یا یہ پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ عَلَيْنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ۔

اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے اور اپنے رزق کے دروازے (وسائل معاش کے راستے) آسان کردے۔ (ابنِ ماجہ، ابوعوانہ عن ابی حمیدؓ)

(۴) یا یہ کہے :-

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ○

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (میں مسجد میں قدم رکھتا ہوں) اور رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام ہو

(ابنِ ماجہ، ابنِ خزیمہ عن فاطمۃ الکبریٰ رضؓ)

(۵) یا یہ کہے :

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ○

میں اللہ کے نام کے ساتھ اور رسُول اللہ کی سُنّت کے اتباع کی غرض سے (داخل ہوا ہوں)

(ابنِ ماجہ، عن فاطمہ الکبریٰ رضؓ)

(۶) اور یہ درُود پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ○

اے اللہ رحمت نازل فرما محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر

(ابنِ خزیمہ، ترمذی عن فاطمۃ الکبریٰ رضؓ)

(۷) اور یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط

ترجمہ: اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

(ابنِ ماجہ، ابن خزیمہ عن فاطمۃ الکبریٰ)

اور اندر پہونچ جانے کے بعد کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ط

ترجمہ: سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

(حاکم موقوفاً علی ابن عباس رض)

مسجد کے آداب کا بیان

مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو[۲] رکعت تَحِيَّةُ الْمَسْجِدِ[۱] پڑھے اسکے بعد بیٹھے۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

اگر کسی شخص کو مسجد میں اپنی گم شدہ چیز کو لوگوں سے دریافت کرتا اور تلاش کرتا دیکھے تو کہے:-

لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ ط (مسلم، ابنِ ماجہ عن ابی ہریرۃ رض)

ترجمہ: اللہ تجھے وہ واپس کرے ہی نہیں (اللہ کرے تجھے وہ چیز ملے ہی نہیں)

اور اس کے بعد اُسے سمجھا دے کہ مسجدیں اس (قسم کے دُنیوی کاموں) کے لیے نہیں بنیں[۲]۔

---

[۱] اگر فرض نماز سے پہلے کی سنتیں پڑھنی ہوں اور وقت کم ہو تو ان سنتوں میں ہی تحیۃ المسجد کی نیت کرے مثلاً ظہر یا عصر کے وقت اور اگر وقت ہو تو پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے پھر سُنتیں پڑھے۔ بجز فجر کے وقت کے کہ صبح کی فرض نماز سے پہلے صرف دو سُنتیں ثابت ہیں لہٰذا اگر سنتیں مسجد میں پڑھے تو ان میں تحیۃ المسجد کی نیت کرلے اور اگر گھر سے پڑھ کر مسجد میں آئے تو بیٹھ جائے اور تحیۃ المسجد نہ پڑھے ۱۲

[۲] مسجدیں تو نماز، تلاوت قرآن، ذکر اللہ وغیرہ عبادتوں کے لیے بنائی گئی ہیں۔ اسی لیے مسجدوں میں کوئی بھی ایسا دنیوی کام جس میں شور و شغب یا مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہو، کرنا ممنوع ہے حتیٰ کہ اگر کوئی سائل مسجد کے اندر سوال کرے تو اسکو مسجد کے اندر کچھ نہ دے باہر جاکر جو کچھ دینا ہے دیدے۔ حدیث میں مذکور دونوں بد دعائیں اس طرح نہ کرے کہ اس کی دل آزاری ہو بلکہ ایسا طریقہ اختیار کرے کہ اس کو نصیحت ہوجائے اور پھر ایسا نہ کرے ۱۲

(۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اگر کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتا ہوا دیکھے تو کہے:۔

لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ ۔ (ترمذی، نسائی، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رض)

ترجمہ: اللہ تیری تجارت میں منافع نہ دے۔

نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلنے کے وقت کی دعاؤں کا بیان

(۱) جب نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور کہے:۔

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِىْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔

ترجمہ: اے اللہ تو مجھے مردود شیطان سے بچا۔

(نسائی، ابن سنی عن ابی ہریرۃ رض)

(۲) اور یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۔

ترجمہ اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل (انعام) طلب کرتا ہوں۔

(مسلم، نسائی، عن ابی ہریرۃ رض)

(۳) یا یہ پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (نکلتا ہوں) اللہ کے رسولؐ پر سلام ہو۔

(ترمذی، نسائی عن ابی ہریرۃ رض)

(۴) اور یہ درود پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔

ترجمہ: اے اللہ تو محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر رحمت فرما۔

(ابن خزیمہ عن فاطمۃ الکبریٰ رض)

(۵) اور یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ وَافْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ ۔

ترجمہ اے اللہ تو میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لیے کھول دے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ عن فاطمۃ الکبریٰ رض)

اذان کے وقت اور بعد کے اذکار اور دعاؤں کا بیان

(۱) حدیث میں آیا ہے کہ :-

(۱) اذان کے انیس[۱] کلمے ہیں جن کو سب ہی جانتے پہچانتے ہیں۔(سنن اربعہ، احمد، ابن خزیمہ عن ابی محذورہ)

(۲) صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے)

دو مرتبہ زیادہ کہا جاتا ہے ۔(ابوداؤد، دارقطنی، ابن خزیمہ عن انسؓ)

(۲) جب مؤذن کی اذان سُنے تو جو کلمات مؤذن کہتا جائے خود بھی وہی کلمات اذان کہتا جائے۔ (صحاح ستہ عن ابی سعید الخدریؓ)

(۳) لیکن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بجائے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔
(بخاری، مسلم عن معاویہ رضؓ)

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص دل سے اذان کا جواب دے گا جنت میں داخل ہوگا۔(مسلم، ابوداؤد عن عمرؓ)

(۴) یا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے جواب میں :-

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔ میں نے اللہ کو اپنا رب اور محمدؐ کو اپنا رسول اور اسلام کو اپنا دین پسند کرلیا۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-
(مسلم، ابن سنی عن سعدؓ)

(۱) جو شخص کلمۂ توحید کا مذکورہ بالا جواب دے گا اسکے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(۲) نیز جس شخص نے مؤذن کی مانند کلمات اذان کہے (یعنی دہرائے) اسکے لیے جنت ہے (ابویعلی عن انسؓ)

---

[۱] اذان کے کلمات حنفیہ کے نزدیک پندرہ[۱۵] معروف کلمے ہیں اور شافعی کے نزدیک اُنیس[۱۹] کلمے ہیں وہ اوّل شہادتین کے چار کلمے پست آواز سے کہتے ہیں اسکے بعد دوبارہ وہی چار کلمے بلند آواز سے کہتے ہیں اسی شہادتین کو دوبارہ کہنے کو ترجیع کہتے ہیں مصنف امام ابن جزریؒ شافعی ہیں اس لیے انہوں نے اذان کے کلمات اُنیس[۱۹] بتلائے ہیں ۱۲

(۳) نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) ہر دو کلماتِ شہادت کے جواب میں صرف وَاَنَا وَاَنَا (اور میں بھی، اور میں بھی) فرما دیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد، ابن حبان عن عائشہؓ)

۵ اذان ختم ہونے کے بعد پہلے دُرود شریف پڑھے پھر حسب ذیل دُعاءِ وَسِیلَہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (مسلم، ابن سنی عن عبداللہ بن عمروؓ)

ترجمہ: اے اللہ! اے اِس دعوتِ کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرمادے اور ان کو اُس مقامِ محمود پر پہونچادے جسکا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

وسیلہ جنّت کا ایک خاص مقام ہے اور وہ ایک خاص ہی بندے کو اللہ پاک عطاء فرمائیں گے، رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اُمید ہے کہ وہ خاص بندہ میں ہی ہوں گا تم بھی میرے لیے اِس مقامِ خاص کی دعا کیا کرو۔ جو کوئی میرے لیے وسیلہ کی دُعا مانگے گا وہ میری شفاعت کا ضرور مستحق ہوگا۔

یا اذان کا مذکورہ بالا طریق پر جواب دینے کے بعد یہ دُعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِى الْاَعْلَيْنَ

لہ وسیلہ اور مقامِ محمود سے مراد قیامت کے دِن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقامِ شفاعت ہے آپ دو شفاعتیں فرمائیں گے ایک شفاعتِ کبریٰ یہ عام نوع انسانی کو یومِ محشر میں قہرِ الٰہی سے بچانے کے لیے ہوگی اس شفاعت کے بعد اللہ کا غصّہ ٹھنڈا اور حساب وکتاب شروع ہو جائیگا مقامِ محمود سے (جس کے عطا فرمانے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا میں فرمایا ہے) یہی مقامِ شفاعت مُراد ہے، دوسری شفاعت شفاعتِ صغریٰ ہے یہ اپنی اُمت کے گنہگاروں کو بخشوانے یا جہنم کے عذاب سے نجات دلانے کے لیے ہوگی تفصیل کے لیے حدیث کی کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔ دُعاءِ وسیلہ پابندی کے ساتھ پڑھنا ایک مسلمان کو شفاعت کا مستحق بنا دیتا ہے اس لیے اس دُعا کو ضرور پڑھنا چاہیئے تاکہ شافعِ محشر کی شفاعت نصیب ہو ۱۲

دَرَجَتَهٗ وَفِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہٗ

ترجمہ: اے اللہ! تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اعلیٰ درجہ والوں میں شامل فرما اور انکی محبت برگزیدہ حضرات (کے دلوں) میں پیدا فرما اور ان کا ذکر مقربین بارگاہ (کے مجمع) میں فرما۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے:

جو شخص مؤذن کے ساتھ ساتھ اذان کا جواب دینے کے بعد مذکورہ بالا دعاء وسیلہ پڑھا کرے گا قیامت کے دن اس کے لیے شفاعت واجب ہو جائے گی۔

(۷) یا اذان کے بعد یہ دُعا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْقَآئِمَۃِ وَالصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَہٗ (احمد، طبرانی فی الاوسط عن جابرؓ)

ترجمہ: اے اللہ! اے اس پائیدار دعوت (اذان) اور نفع رساں نماز کے مالک، تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت نازل فرما اور تو مجھ سے ایسا راضی ہو جا کہ اس کے بعد تو کبھی ناراض نہ ہو۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص اذان کے بعد (خلوصِ قلب سے) مذکورہ بالا دُعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اسکی دُعا ضرور قبول فرمائیں گے۔

(۸) یا جوابِ اذان کے بعد مذکورہ ذیل دُعا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا دَعْوَۃِ الْحَقِّ وَکَلِمَۃِ التَّقْوٰی اَحْیِنَا عَلَیْھَا وَاَمِتْنَا عَلَیْھَا وَابْعَثْنَا عَلَیْھَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِیَارِ اَھْلِھَا اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا (حاکم، ابن سنی عن ابی امامہؓ)

ترجمہ: اے اللہ! اے اس سچی اور مقبول دعوتِ حق (اذان) اور کلمۂ تقویٰ (کلمۂ شہادت) کے مالک تو ہم کو اسی (کلمۂ تقویٰ) پر زندہ رکھیو اور اسی پر ہمیں موت دیجیو اور اسی پر (حشر کے دن) اُٹھائیو اور ہمیں زندگی اور موت دونوں حالتوں میں بہترین اہلِ توحید میں شامل کر دے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی مُصیبت یا سختی میں گرفتار ہو اُسے چاہیئے کہ اذان کے وقت کا منتظر رہے اور اذان کا جواب دینے کے بعد مذکورہ بالا دُعا پڑھے اور اس کے بعد اپنی حاجت اور کشائش کی دُعا کرے اسکی دُعا اِن شاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔
(ابوداؤد، ابویعلی عن انسؓ)

اذان اور اقامت کے درمیان دُعا کا بیان

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-
اقامت (تکبیر) کے گیارہ[1] کلمے ہیں (۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اقامت اذان ہی کی مانند ہے فرق یہ ہے کہ اقامت میں ترجیع نہیں ہے اور دو مرتبہ قد قامت الصّلوٰۃ کا اضافہ ہے۔

(۲) اذان اور اقامت (تکبیر) کے درمیان یہ دُعا مانگے :-
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاتَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ط

ترجمہ: اے اللہ بیشک میں تجھ سے (ہر گناہ اور خطا سے) معافی اور (ہر دُکھ بیماری سے) صحت و عافیت اور دُنیا و آخرت میں (ہر بلا اور عذاب سے) حفاظت کا سوال کرتا ہوں۔
حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-
اذان اور اقامت کے درمیان دُعا ضرور قبول ہوتی ہے اس لیے اس وقت ضرور دعا کیا کرو اور اللہ سے دُنیا و آخرت کی عافیت مانگا کرو۔

---

[1] کلمات اقامت میں بھی کلماتِ اذان کی طرح ائمہ مجتہدین کا اختلاف ہے مصنف رحمۃ اللہ نے اِس سلسلہ میں دو حدیثیں ذکر فرمائیں ہیں (۱) ایک حدیث میں اقامت کے گیارہ کلمات ہیں اِس طرح اللہ اکبر دو مرتبہ، ہر دو کلمات شہادت ایک ایک مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح ایک ایک مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ دو مرتبہ اللہ اکبر دو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ ایک مرتبہ۔ (۲) دوسری حدیث میں اقامت کے کلمات اذان کے کلمات کے مانند (برابر) ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ اقامت میں دو مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ کا اضافہ ہے اور ترجیع (شہادتین کا اعادہ) نہیں اس لحاظ سے اقامت کے کلمات سترہ ہوئے یہی احناف کا مذہب ہے ۱۲

نماز کی دُعاؤں کا بیان

جب فرض نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو یہ دُعا[1] پڑھے :

وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا مُّسۡلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ۔ اِنَّ صَلٰوتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ لَا شَرِیۡکَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَاَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ الۡمَلِکُ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ ، اَنۡتَ رَبِّیۡ وَاَنَا عَبۡدُکَ ، ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ وَاعۡتَرَفۡتُ بِذَنۡبِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ ذُنُوۡبِیۡ جَمِیۡعًا ، اِنَّهٗ لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّآ اَنۡتَ ، وَاهۡدِنِیۡ لِاَحۡسَنِ الۡاَخۡلَاقِ لَا یَهۡدِیۡ لِاَحۡسَنِهَآ اِلَّآ اَنۡتَ ۚ وَاصۡرِفۡ عَنِّیۡ سَیِّئَهَا ۚ لَا یَصۡرِفُ عَنِّیۡ سَیِّئَهَآ اِلَّآ اَنۡتَ ۝ لَبَّیۡکَ وَسَعۡدَیۡکَ ۚ وَالۡخَیۡرُ کُلُّهٗ فِیۡ یَدَیۡکَ ۚ وَالشَّرُّ لَیۡسَ اِلَیۡکَ ۝ اَنَا بِکَ وَاِلَیۡکَ ۚ تَبَارَکۡتَ وَتَعَالَیۡتَ ۚ اَسۡتَغۡفِرُکَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡکَ ۝

(مسلم، ابوداؤد، ابن حبان عن علیؓ)

ترجمہ: میں نے اپنا چہرہ اس (پروردگار) کی طرف کر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے (سب سے) مُنھ موڑ کر (اسی کا) فرماں بردار بن کر اور میرا مشرکوں سے کوئی تعلق نہیں، بیشک میری تو نماز، میری عبادت، میری زندگی، میری موت (سب) اللہ رب العالمین کے لیے (وقف) ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے، اور میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں، اے اللہ تو (تمام کائنات) کا مالک و مختار ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں، تو میرا رب ہے، اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اُوپر (بہت کچھ) ظلم کیا ہے، اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا

---

[1] یہ دُعا دُعاءِ توجیہ کہلاتی ہے، بعض حدیث کی کتابوں میں "تکبیرِ تحریمہ" کے بعد اسکے پڑھنے کا حکم آیا ہے لیکن اکثر کتابوں میں یہ قید نہیں ہے، حنفیہ کے نزدیک یہ دعا اور اسکے بعد آنے والی دعائیں تکبیرِ تحریمہ سے پہلے پڑھنی چاہئیں لیکن اگر منفرد (اکیلا آدمی) بعد میں بھی پڑھ لے تو کچھ حرج نہیں۔ جماعت میں تکبیرِ تحریمہ (اَللّٰهُ اَکۡبَرُ) کے بعد صرف سُبۡحَانَکَ اللّٰهُمَّ پڑھے اس لیے کہ اتنی گنجائش ہی نہیں ہوتی کہ امام کے قرأت شروع کرنے سے پہلے یہ دُعا پڑھی جاسکے ورنہ قرآن سننے میں رخنہ پڑے گا اور وہ فرض ہے ۱۲

ہوں، پس تو میرے سب کے سب گناہ بخشدے اس لیے کہ بیشک تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا اور مجھے بہترین اخلاق (و اعمال) کی راہ پر چلادے، (اسلئے کہ) بہترین اخلاق (و اعمال) کی راہ پر تیرے سوا کوئی نہیں چلاسکتا اور بُرے اخلاق (و اعمال) کو تو مجھ سے دُور رکھ (اسلئے کہ) بُرے اخلاق (و اعمال) کو تیرے سوا اور کوئی مجھ سے دور نہیں رکھ سکتا، میں حاضر ہوں اور فرمانبرداری کے لیے تیّار ہوں، اور تمام کی تمام خیر و خوبی تیرے ہی ہاتھوں (قبضۂ قدرت) میں ہے اور بُرائی تو تیری طرف (منسوب) ہے ہی نہیں، میں تیرے ہی سہارے (زندہ) ہوں اور تیری ہی طرف (متوجہ) ہوں، تو بہت ہی خیر و برکت والا ہے، اور بہت ہی بلند و برتر ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری ہی جانب رجوع کرتا ہوں۔

(۲) اور یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔

(بخاری، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

ترجمہ: اے اللہ تو میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری (اور فاصلہ) کردے جتنی دُوری تو نے مشرق و مغرب کے درمیان رکھی ہے اور اے اللہ تو میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال (تاکہ میرا دل ٹھنڈا ہوجا) (۳) پھر (تکبیر کے بعد) یہ پڑھے :-

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ۔

ترجمہ: میں پاکی بیان کرتا ہوں تیری اے اللہ، اور تیری ہی حمد و ثنا کے ساتھ، تیرا نام بہت برکت والا ہے، اور تیری شان بہت بلند و بالا ہے، اور تیرے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے۔ (طبرانی فی الکبیر عن عائشہؓ)

(۴) یا تکبیر کے بعد (نفلوں میں خصوصًا تہجّد کی نماز میں) یہ کہے :-

اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا۔

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، بہت ہی بڑا۔ اور تمام تعریف اللہ ہی کیلئے ہے بہت بہت۔ اور اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) صبح بھی اور شام بھی۔ (مسلم، ترمذی عن ابن عمرؓ)

(۵) یا یہ کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ط (نسائی، ابوداؤد)

ترجمہ: سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ پاکیزہ ہے برکت والی ہے۔

(۶) اور یہ دُعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ذَنْبِيْ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ط وَنَقِّنِيْ مِنْ خَطِيْئَتِيْ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ ط

ترجمہ: اے اللہ تو میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا فاصلہ تو نے مشرق و مغرب کے درمیان رکھا ہے اور مجھ کو تو میری خطاؤں سے ایسا پاک و صاف کردے جیسا تو کپڑے کو میل کچیل سے پاک و صاف کردیتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ ابن جندبؓ)

(۷) اور یہ کلمات بھی پڑھے خاصکر (رات کے) نفلوں میں:-

تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ط (اللہ سب سے بڑا، بہت ہی بڑا ہے)۔

اور تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا ط (سب تعریف اللہ کے لیے ہے بہت بہت تعریف)

اور تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی صبح وشام)

اِس کے بعد یہ تعوّذ پڑھے:-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَّفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ ط

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں مردود شیطان سے یعنی اس کے پیدا کردہ تکبّر سے اور اسکے پھونکے ہوئے پراگندہ اور بیہودہ خیالات سے اور اسکے کچوکوں (وسوسوں) سے۔ (ابوداؤد، سنن کبریٰ للبیہقی عن جبیرؓ، مسلم)

(۸) اور یہ کلمات پڑھے:-

سُبْحَانَ ذِی الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاۤءِ وَالْعَظَمَةِ ط (طبرانی الاوسط عن حذیفہؓ)

ترجمہ: پاک ہے وسیع سلطنت، عظیم اقتدار اور بڑائی و بزرگی کا مالک (پروردگار)۔

(۹) اور جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو آمین (قبول فرما) کہے اور

لہ اگر اکیلا ہو یا خود امام ہو تب بھی ولا الضالین کے بعد آمین کہے۔ حنفیہ کے ہاں بھی اتنی آواز سے آمین کہنی چاہیئے کہ خود تو ضرور اپنی آواز سن لے ۱۲

کبھی کبھی رَبِّ اغْفِرْ لِیْ آمین اے میرے پروردگار تو مجھے بخش دے یہ دُعا قبول کر بھی کہا کرے۔
(مسلم، ابن ماجہ عن ابو موسیٰ الاشعری رضؓ)

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

(۱) جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو مقتدی (بھی) آمین کہے اللہ تعالیٰ اس کی دُعا قبول فرمائیں گے۔

(۲) جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہے (فرشتے بھی آمین کہتے ہیں) جسکی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ ہوگی اللہ تعالیٰ اسکے پہلے کیئے ہوئے گناہ معاف فرمادیں گے۔ (بخاری، مسلم عن ابی ہریرہؓ)

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دراز اور بلند آواز سے آمین کہتے کہ پہلی صف کے جو لوگ آپؐ کے بالکل قریب ہوتے وہ سُن لیتے تو (اسی طرح سب کی) آمین مسجد میں محسوس ہونے لگتی۔ (ترمذی، عن ابی شیبہ عن وائل بن حجرؓ)

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ (کبھی کبھی) آپؐ (بغرض تعلیم) تین[۳] مرتبہ آمین کہتے۔
(طبرانی فی الکبیر عن وائل بن حجرؓ)

رکوع کی دُعائیں

(۱) اور جب رکوع میں جائے تو کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح کہے :۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ترجمہ : پاک ہے میرا عظیم پروردگار۔
(مسلم، بزار عن حذیفہؓ)

(۲) اور (کبھی نفلوں میں) یہ تسبیح پڑھے :۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ

ترجمہ : پاک ہے تو اے اللہ، ہمارے پروردگار اور تیری ہی حمد و ثنا ہے الٰہی! تو مجھے بخشدے۔
(بخاری، مسلم، ابن ماجہ عن عائشہؓ)

(۳) اور (کبھی نفلوں میں) یہ تسبیح کہا کرے :۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ترجمہ : پاک ہے اللہ اور اسی کی حمد و ثنا ہے۔
(احمد، فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

(۴) اور رکوع میں یہ دُعا پڑھے[۱] :۔

---

[۱] علاوہ تسبیح (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ) کے باقی دعائیں نوافل میں پڑھنی چاہئیں یا جب اکیلا نماز پڑھے خواہ فرض خواہ سنتیں ۱۲

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ ط (مسلم، نسائی عن علیؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی لیے میں نے رکوع کیا اور تجھی پر ایمان لایا اور تیری ہی فرمانبرداری اختیار کی اور تیرے ہی سامنے میرے کان، میری نگاہ، میری ہڈیاں اور ہڈیوں کا مغز اور پٹھے (سب) جھکے ہوئے ہیں۔

(۵) اور یہ کہے :۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط (مسلم، نسائی عن عائشہؓ)

ترجمہ: تو نہایت پاک ہے، پاکیزہ ہے، فرشتوں اور روح الامین (جبرئیل) کا رب ہے۔

(۶) یا یہ دعا پڑھے :۔

رَكَعَ لَكَ سَوَادِیْ وَخَيَالِیْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلٰى هٰذِهٖ يَدَایَ وَمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِیْ ط (بزار عن ابن مسعودؓ)

ترجمہ: میرا جسم بھی تیری بارگاہ میں جھکا ہوا ہے اور میرا فکر و خیال بھی، اور میرا دل تجھ پر ایمان لایا ہے، اور میں اپنے اوپر تیری اس نعمت کا یعنی اپنے دونوں ہاتھوں کا (جن کی بدولت میں رکوع کر رہا ہوں) اعتراف کرتا ہوں اور (انہی ہاتھوں سے) جو میں نے اپنی جان پر ظلم (گناہ) کئے ہیں (ان کا بھی اقرار کرتا ہوں تو انکو معاف کر دے)۔

(۷) یا یہ پڑھے :۔

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ط

ترجمہ: پاک ہے زبردست طاقت، سلطنت بڑائی اور عظمت کا مالک (پروردگار)۔

(ابوداؤد، نسائی عن عوف بن مالکؓ)

رکوع سے اُٹھنے کے بعد کی دعا کا بیان

(۱) جب رکوع سے کھڑا ہو تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط (مسلم، طبرانی فی الکبیر عن ابی ہریرہؓ)

ترجمہ: اللہ نے اس شخص کی (تعریف) سن لی (اور قبول کر لی) جس نے اسکی تعریف کی۔

(۲) اس کے بعد کہے :۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط (بخاری، مسلم)

ترجمہ: اے اللہ، ہمارے پروردگار! تیرے ہی لئے (سب) تعریف ہے۔

(۳) یا یہ کہے :- رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (بخاری)

ترجمہ: اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے (سب) تعریف ہے۔

(۴) یا یہ کہے[1] :- رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

ترجمہ: اے ہمارے رب، تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔

اور (سنتوں اور نفلوں میں) یہ بھی کہے :-

(۵) رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! (میں تیری تعریف کرتا ہوں) اور تیرے ہی لیے بہت زیادہ، پاکیزہ، برکت والی تعریف ہے۔ (بخاری، نسائی عن رفاعہ)

(۶) یا یہ کہے[1] :-

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ

ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے آسمانوں کے بھر دینے کے بقدر اور زمین کے بھر دینے کے بقدر اور ان کے بعد ہر اس چیز کے بھر دینے کے بقدر جس کو تو (بھرنا) چاہے، اے اللہ تو مجھے برف سے، اولوں سے اور ٹھنڈے پانی سے پاک وصاف کردے، اے اللہ تو مجھے گناہوں اور خطاؤں سے اس طرح ستھرا کردے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔

(مسلم، ابن ماجہ عن عبداللہ بن اوفی)

(۷) یا یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا

---

[1] یہ رکوع میں پڑھنے کی تمام دعائیں بھی نوافل خصوصًا تہجد میں پڑھنی چاہئیں، اگر اکیلا نماز پڑھے تو فرض میں بھی ان کا پڑھنا جائز ہے یہی حکم سجدہ کی دعاؤں کا ہے ۱۲۔

مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط (مسلم، نسائی عن ابی سعید الخدریؓ)

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے رب! تیرے ہی لیے ہے تعریف آسمانوں کے بقدر اور زمین کے بقدر اور جو ان دونوں کے درمیان (فضا) ہے اس کے بقدر اور اس کے بعد ہر اُس چیز کے بقدر جو تو چاہے اے حمد وثنا اور عظمت وبزرگی کے مالک، جو کسی بندے نے (تیری شان میں) کہا اُس سے زیادہ کے مستحق، اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں، جو تو عطا فرمائے اسکو کوئی منع کرنے والا نہیں اور جو تو منع کردے اُس کو کوئی دینے والا نہیں اور تیرے (قہر وغضب) سے کسی دولتمند کو اسکی دولت نہیں بچا سکتی۔ یا یہ دُعا پڑھے :-

⑧ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَیْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ بَعْدُ اَهْلُ الثَّنَاءِ وَاَهْلُ الْكِبْرِیَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تعریف ہے آسمانوں کے بقدر اور زمین کے بقدر اور جو ان کے درمیان ہے اُسکے بقدر، اور اس کے بعد ہر اس چیز کے بقدر جو تو چاہے، تو ہی تعریف کا اہل ہے اور تو ہی بڑائی اور بزرگی کا مالک ہے، جو کچھ تو (کسی کو) دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور کسی دولت مند کو اسکی دولت تجھ سے نہیں بچا سکتی۔

سجدہ کرنے کے وقت کی دُعاؤں کا بیان

① سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط (بزار عن ابن مسعودؓ، ابوداؤد)

ترجمہ: پاک ہے میرا رب جو سب سے بُلند وبرتر ہے۔

کہنے کے بعد یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ ط اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ ط (مسلم، نسائی عن عائشہؓ)

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں پناہ لیتا ہوں تیری رضا کی تیرے غصّہ اور ناراضگی سے اور تیری معافی کی

تیری سزا (اور عذاب سے) اور میں تیری ہی پناہ لیتا ہوں تیرے (قہر و غضب) سے، میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کرسکتا (بس تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ہے (اور ہمیں بتلایا ہے)۔

(۲) یا یہ کہے :-

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوْرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ۝ (مسلم، نسائی عن علی رض)

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا ہے اور تیرے ہی اوپر میں ایمان لایا ہوں اور تیرا ہی میں فرمانبردار ہوں، میری پیشانی نے اس (پروردگار) کو سجدہ کیا ہے جس نے اسکو پیدا کیا، اور صورت دی تو بہت اچھی صورت دی اور (سننے کیلئے) کان بنائے اور (دیکھنے لیے) آنکھیں بنائیں بڑا ہی برکت والا ہے اللہ، جو بہترین پیدا کرنے والا ہے۔

(۳) یا یہ دُعا پڑھے :-

خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَلَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ ۝ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ ۝ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ (نسائی، ابن حبان عن جابر رض)

ترجمہ: میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا گوشت پوست اور میری ہڈیاں اور میرے رگ و پٹھے اور جو بھی (میرا وجود) میرے قدم اُٹھائے ہوئے ہیں سب اللہ ربّ العالمین کے سامنے سربسجود ہیں۔

اور یہ دُعا پڑھے :-

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ۝ (مسلم، نسائی عن عائشہ رض)

ترجمہ: (اے اللہ تو) پاک ہے، بہت پاکیزہ ہے، فرشتوں اور رُوح الامین (جبرائیل) کا پروردگار ہے۔

(۴) اور یہ کہے :-

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ ۝ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ عائشہ رض)

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! (ہم) تیری پاکی (بیان کرتے ہیں) اور تیری ہی تعریف کرتے ہیں۔

(۵) اور یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے تمام گناہ، چھوٹے بڑے، اگلے، پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ (سب) معاف کردے۔ (مسلم، ابوداؤد عن ابی ہریرۃؓ)

(٦) اور یہ دُعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَهٰذَا مَا جَنَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ یَا عَظِیْمُ یَا عَظِیْمُ اغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِیْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِیْمُ (حاکم عن ابن مسعودؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میرا جسم بھی تیری بارگاہ میں سجدہ کر رہا ہے، اور میرا فکر و خیال بھی تیرے سامنے سربسجود ہے، اور تیرے ہی اوپر میرا دل ایمان لایا ہے، میں صرف اعتراف کرتا ہوں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا بھی اور یہ جو میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے (اسکا بھی اقرار کرتا ہوں) اے بڑی رحمت والے! اے بڑی مغفرت والے! تو میری مغفرت کردے، اس لیے کہ بڑے بڑے گناہوں کو سوائے بزرگ و برتر پروردگار کے کوئی معاف نہیں کرسکتا۔

(٧) اور یہ دُعا پڑھے:-

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ

ترجمہ: پاکی بیان کرتا ہوں ملک اور سلطنت کے مالک کی، پاکی بیان کرتا ہوں، غلبہ اور زبردست اقتدار کے مالک کی، پاکی بیان کرتا ہوں اسکی جو (ہمیشہ ہمیشہ ایسا) زندہ رہنے والا ہے جس کے لیے (کبھی) مرنا نہیں ہے، میں پناہ لیتا ہوں تیرے عفو کی تیرے عذاب سے، اور تیری رضا کی تیری ناراضگی سے، اور میں تیرے رحم و کرم کی پناہ لیتا ہوں تیرے غضب سے، (تو مجھے اپنے عذاب، قہر و غضب سے محفوظ رکھ)، بہت بڑی اور بزرگ ہے تیری ذات۔ (حاکم عن عمرؓ)

(٨) یا یہ دُعا پڑھے:-

رَبِّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ

وَلِیُّهَا وَمَوْلٰهَا ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ۔

ترجمہ: اے میرے پروردگار! تو میرے نفس کو اسکی پرہیزگاری عطا فرمادے اور اس کو تمام رذالتوں سے) پاک فرمادے، تو ہی اسکا سب سے بہتر پاک کرنیوالا ہے تو ہی اسکا کارساز اور اسکا مولا ہے۔ اے اللہ! تو بخش دے جو کچھ میں نے چھپ کر کیا ہو اور جو سب کے سامنے کیا ہو۔ (ابن ابی شیبہ عن عائشہؓ)

(۹) اور یہ دعا مانگے:-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا ۔ وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا ۔

اے اللہ! تو میرے دل میں بھی نور بھردے۔ اور میرے کانوں میں بھی نور بھردے اور میری نگاہ میں بھی نور بھر دے اور میرے آگے بھی نور کردے اور میرے پیچھے بھی نور کردے۔ اور میرے نیچے بھی نور کردے (اور میرے اُوپر بھی) اور مجھے نورِ عظیم عطا فرما۔

سجدۂ تلاوت کی دعا کا بیان

(۱) سجدۂ تلاوت میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد بار بار یہ کلمات کہے:-

سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ○ (حاکم عن عائشہؓ)

ترجمہ: میرے چہرہ نے اس (پروردگار) کے لیے سجدہ کیا ہے جس نے اسکو پیدا کیا اور محض اپنی طاقت و قوت سے اس کے کان اور اسکی آنکھیں کھولیں۔ پس بڑا ہی برکت والا ہے وہ بہترین پیدا کرنے والا۔

(۲) یا یہ پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ عِنْدَكَ بِھَا اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا وَّاجْعَلْھَا

لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ داؤدَ عَلَیْهِ وَعَلٰی نَبِیِّنَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ) (کتاب الاذکار ص ۱۶۹، ترمذی عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو اس سجدہ کو قبول فرما اور) اسکا ثواب اپنے ہاں لکھدے اور اس کے سبب سے تو گناہوں کا بوجھ مجھ سے دور کردے اور اس (سجدہ) کو تو میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنادے اور تو اس (سجدۂ تلاوت) کو میری جانب سے ایسے ہی قبول فرمالے جیسے تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول فرمایا ہے۔ (ان پر اور ہمارے نبیؐ پر درود و سلام ہو)۔

جو بھی سجدہ کرے نماز میں یا نماز کے باہر تو اس میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد تین مرتبہ یہ دُعا مانگے:

یَارَبِّ اغْفِرْلِیْ ط (ابن ماجہ ص ۲۸۵ ترمذی عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: اے میرے پروردگار تو میری مغفرت فرما۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے:

جو شخص اپنی پیشانی سجدہ میں رکھ کر یَارَبِّ اغْفِرْلِیْ کہتا ہے سر اُٹھانے سے پہلے اسکی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (ابن ابی شیبہ موقوفاً)

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت کی دُعا کا بیان

جب دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھے تو یہ دُعا[1] مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ ط

ترجمہ: اے اللہ! تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر اور مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما اور میری بگڑی بنادے اور مجھے رفعت (بلندی و ترقی عطا فرما۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

---

[1] یہ دُعا پوری یا اسکا پہلا حصہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ ضرور پڑھنا چاہیئے تاکہ اسکے وسیلہ سے دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا میسر آئے۔ عام طور پر لوگ دو سجدوں کے درمیان نہیں بیٹھتے حالانکہ یہ بیٹھنا فرض ہے

قنوتِ نازلہ (کسی عام مُصیبت نازل ہونے کے وقت کی دُعا) کا بیان

(۱) کسی عام مُصیبت مثلاً قحط، وبا، دشمنوں کے حملے وغیرہ کے وقت یہ قنوتِ نازلہ فجر کی نماز میں یا اور جہری نمازوں میں بھی، آخری رکعت میں رکوع کے بعد پڑھے، اگر امام پڑھے تو مقتدی ہر فقرہ پر آمین کہیں۔ (بزار، حاکم عن انس رضؓ مسند احمد)

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْ مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ ؕ

(۲) یا یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَآءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ

یہ دونوں دُعائیں اور ان کے ترجمے وتر کی دُعاؤں میں گذر چکے ہیں اگر ان کے ترجمے یاد نہ ہوں تو وہاں سے یاد کیجئے۔

قعدہ میں پڑھنے کی دُعا التحیات کا بیان

(۱) دو رکعتیں پڑھ کر جب قعدہ میں بیٹھے تو یہ التحیات پڑھے:۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط (صحاح ستہ عن ابن مسعودؓ، نسائی ج ۱ ص ۱۸۴ و کتاب الاذکار ج ۱)

ترجمہ: تمام قولی عبادتیں اللہ کے لیے اور تمام فعلی عبادتیں اور مالی عبادتیں (بھی اللہ ہی کے لیے ہیں)۔ سلام ہو آپ پر اے (اللہ کے) نبیؐ اور اللہ کی رحمت اور برکتیں بھی (آپ پر ہوں) اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اُس کے رسُول ہیں۔

(۲) اِس حدیث کے بعض طریقوں میں شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ آیا ہے اسلئے چاہے اس التحیّات کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ (اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی مدد کے ساتھ) اضافہ کرے۔ (طبرانی فی الکبیر عن ابن زبیرؓ)

(۳) یا یہ التحیّات پڑھے:-

اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط (مسلم، ابن حبان عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: برکت والی زبانی عبادتیں، پاکیزہ بدنی عبادتیں (سب) اللہ ہی کے لیے ہیں اے نبی سلامتی ہو آپؐ پر اور اللہ کی رحمت اور برکتیں (بھی آپؐ پر ہوں)۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور گواہی دیتا ہوں اِس پر کہ محمد اللہ کے رسُول ہیں۔

(۴) چاہے یہ التحیات پڑھے:-

اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا

النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ)
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (نسائی ج۱ ص۱۹۵ و کتاب الاذکار ج۱ ص۱۸۵ ابن ماجہ عن جابرؓ)

ترجمہ: پاکیزہ زبانی عبادتیں، بدنی عبادتیں (سب) اللہ ہی کے لیے ہیں اے نبی سلام ہو آپؐ پر اور اللہ کی رحمت اور برکتیں سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں اس پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں) اور گواہی دیتا ہوں اِس پر کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسُول ہیں۔

ف ! اِس حدیث کے بعض طریقوں (روایتوں) میں وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ نہیں ہے اسی لیے ہم نے اسکو قوسین (بریکیٹ) میں لکھا ہے۔ بعض روایتوں میں وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ آیا ہے اس طرح بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۵) چاہے یہ التحیات پڑھے :۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (کتاب الاذکار ج۱ ص۱۸۶، موطا مالک موقوفاً علی عمرؓ)

ترجمہ: تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، تمام پاکیزہ اعمال بھی اللہ کے لیے ہی ہیں، تمام مالی اور بدنی عبادتیں بھی اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی آپؐ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔ سلامتی ہو، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں اِس پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں اس پر کہ محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسُول ہیں۔

(۶) چاہے یہ التحیات[1] پڑھے :۔

---

[1] حدیث شریف میں تھوڑے تھوڑے فرق کے ساتھ چھ۶ طریق پر التحیات آئی ہے، ان میں مشہور و معروف پہلا طریقہ ہے یہی عمومی لوگوں کو یاد ہے اِسی طریق پر نمازوں میں التحیات پڑھتے ہیں، اس کا ترجمہ لفظ لفظ کا، ضرور یاد کرلینا چاہیئے اور باقی طریقوں اور انکے ترجموں کو بھی یاد کرلینا چاہیئے اور کبھی کبھی ان کو بھی پڑھنا چاہیئے۔ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے ہر طریق پر عمل ہوجائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ ، اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ (رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابن الزبیرؓ)

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں) اور (لفظ) اللہ سے، جو بہترین نام ہے۔ زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں (سب) اللہ کے لیے ہی ہیں۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہوں اس پر کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسُول ہیں۔ اللہ نے ان کو برحق دین دے کر بھیجا ہے (ماننے والوں کو) خوشخبری دینے اور (نہ ماننے والوں کو) خبردار کرنے کے لئے، اور یہ کہ قیامت ضرور آنے والی ہے اس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں، اے نبیؐ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں، اور ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو، اے اللہ تو میری مغفرت کر دے اور مجھے ہدایت فرمادے۔

صلوٰت (دُرود) کا بیان

(۱) آخری "قعدہ" میں التحیّات کے بعد یہ دُرود پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؀ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؀ (صحاح ستہ عن کعب بن عجرۃؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر رحمت نازل فرمائی ہے بیشک تو ہی لائق حمد وثنا، بڑائی اور بزرگی کا مالک ہے۔ اے اللہ تو محمدؐ

اور آل محمدؐ پر برکتیں نازل فرما، جیسے تو نے ابراھیمؑ اور آل ابراھیمؑ پر برکتیں نازل فرمائی ہیں بیشک تو ہی تعریف کے لائق، بڑائی اور بزرگی کا مالک ہے۔

(۲) یہ سب سے کامل اور معروف درود ہے یہ درود پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

ترجمہ حسبِ سابق آخری فقرہ میں علٰی ابراھیم کے بعد وعلٰی اٰل ابراھیم نہیں ہے۔ ترجمہ میں اسکا خیال رکھے۔ (بخاری ج ۲ صفحہ ۹۴ عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ)

(۳) چاہے یہ درود پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

ترجمہ حسبِ سابق صرف پہلے فقرہ میں علٰی ابراھیم اور دوسرے فقرہ میں علٰی اٰل ابراھیم نہیں ہے، یہی فرق ترجمہ میں کرنا چاہیئے۔ (نسائی ج ۱ صفحہ ۱۹۰ بخاری عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ)

(۴) یا یہ درود پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

ترجمہ: اے اللہ! محمدؐ پر اور آپؐ کی بیویوں اور آل اولاد پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیمؑ پر رحمت نازل فرمائی ہے، اور محمدؐ پر اور انکی بیویوں اور آل اولاد پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی ہے تو ہی لائق تعریف ہے، بڑائی و بزرگی کا مالک ہے۔ (بخاری، مسلم، عن حمید الساعدی رضی اللہ عنہ)

(۵) یا یہ دُرود پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ○ (بخاری، ابن ماجہ عن ابی سعید الخدری رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو اپنے بندے اور اپنے رسُول محمدؐ پر رحمت نازل فرما جیسے تونے اولادِ ابراھیمؑ پر رحمت نازل فرمائی اور محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر برکت نازل فرما جیسے تونے اولادِ ابراھیمؑ پر برکت نازل فرمائی۔

(۶) چاہے یہ دُرود پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ○

ترجمہ: اے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمدؐ پر جیسے تونے ابراہیمؑ پر نازل فرمائی ہے اور برکت نازل فرما محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر جیسے تونے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی ہے۔

(۷) چاہے یہ دُرود پڑھے :- (بخاری عن ابی سعید الخدریؓ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِی الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ (نسائی ج۱ ص۱۸۹ عن ابی مسعود الانصاریؓ، مسلم)

ترجمہ حسبِ سابق ہے فرق یہ ہے (۱) کہ دونوں فقروں میں صرف اٰلِ ابراھیم ہے (۲) آخری فقرہ میں فِی الْعَالَمِيْنَ، (تمام جہانوں میں) کا اضافہ ہے۔

چاہے یہ دُرود پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ[1] وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

---

[1] اُمّی کے معنی ہیں "بے پڑھا لکھا" یعنی جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب "نبیِ اُمّی" تورات و انجیل میں بھی مذکور ہے۔ آپؐ نے اپنی پوری زندگی میں علم الاولین والآخرین (اگلوں اور پچھلوں کے علوم) کا مالک ہونے کے باوجود کسی انسان یا غیر انسان سے لکھنا پڑھنا کبھی نہیں سیکھا، آپؐ کے تمام علوم لدنی اور وھبی (خداداد) تھے ۱۲

صَلَّيْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۝

ترجمہ: اے اللہ! تو نبیِ اُمّی محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیمؑ پر رحمت نازل فرمائی اور نبیِ اُمّی محمدؐ پر ایسے ہی برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ہی لائقِ تعریف، بڑائی و بزرگی والا ہے ۔(نسائی عن ابی مسعود الانصاری رضؓ)

(۹) چاہے یہ دُرود پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلَىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۝

ترجمہ: اے اللہ تو محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور محمدؐ و اولادِ محمدؐ پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیمؑ پر رحمت اور برکت نازل فرمائی بیشک تو ہی لائقِ تعریف بزرگی والا ہے۔

(۱۰) یا یہ دُرود پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلَىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ
عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ (بزار عن ابی ہریرۃ رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیمؑ پر رحمت اور برکت نازل فرمائی ہے، بے شک تو ہی لائقِ تعریف، بڑائی و بزرگی کا مالک ہے۔

(۱۱) چاہے یہ دُرود پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلَىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَىٰ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدِ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلَىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلَىٰ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ (حاکم، احمد عن ابی مسعود الانصاریؓ)

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ: ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ پر سلام

بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں (التحیات میں) معلوم ہوگیا جب ہم آپؐ پر نماز میں درود بھیجنا چاہیں تو کس طرح درود بھیجیں اللہ آپؐ پر رحمت فرمائے؟ آپؐ خاموش ہوگئے (اور دیر تک چُپ بیٹھے رہے) یہاں تک کہ ہمارا جی چاہنے لگا کہ اچھا ہوتا کہ یہ شخص آپؐ سے سوال نہ کرتا۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا جب تم درُود بھیجو تو یہ کہا کرو، اور مذکورہ بالا دُعا کی تعلیم دی نمبر (۸) اور نمبر (۱) کا ترجمہ ایک ہے فرق صرف یہ ہے کہ دونوں جگہ ابراھیم کے ساتھ علیٰ اٰل ابراھیم بھی مذکور ہے۔

(۱۲) چاہے یہ دُرود پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۝

ترجمہ: اے اللہ! تو نبیٔ اُمّی محمدؐ پر، انکی بیویوں پر، جو مؤمنین کی مائیں ہیں اور اُنکی اولاد پر اور اہلِ بیت پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے آلِ ابراہیمؑ پر رحمت نازل فرمائی بیشک تو ہی لائقِ مدح وثنا اور بڑائی وبزرگی کا مالک ہے۔ (ابوداؤد، عن ابی ہریرۃ رضؓ)

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ: رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرے کہ ہم پر یعنی اہلِ بیت پر جب درُود بھیجے تو (اس کے ثواب کا) پورا پیمانہ بھر کرلے تو یہ دُرود بھیجے (اور درود نمبر ۱۲) تعلیم فرمایا۔

(۱۳) کوئی سا بھی دُرود پڑھے آخر میں اس دُعا کا اضافہ کردے :۔

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (بزار، طبرانی فی الاوسط)

ترجمہ: اے اللہ! تو ان کو قیامت کے دن اپنے خاص مقام قرب میں جگہ دیجیو۔

لہ احادیث میں التحیات کی طرح درود شریف کی بھی مختلف اور متعدد صورتیں آئی ہیں مشہور ومعروف پہلا درود ہے اسکا ترجمہ ضرور یاد کرلینا چاہیئے اور سمجھ کر درود شریف پڑھنا چاہیئے بارہ طریقے اور انکے ترجمے بھی یاد کرلینے چاہئیں اور کبھی کبھی ان کو بھی پڑھنا چاہیئے خصوصًا نوافل میں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مُبارک سے نکلے ہوئے ہر درود کو پڑھ لینے کی سعادت حاصل ہوجائے ۱۲

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:
جو شخص بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجے اور مذکورہ بالا کلمات کہے (اضافہ کرے) اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

درود شریف کے بعد پڑھنے کی دعاؤں کا بیان

(بخاری عن ابن مسعودؓ)

① درود شریف کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے جو دل چاہے دعا مانگے[1] بہتر یہ ہے کہ ادعیۂ ماثورہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول) یا قرآنی دعاؤں میں سے جو دعا حسبِ حال ہو وہ مانگے اور اس کے بعد یہ تعوّذ پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۔ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور کانے دجّال کے فتنہ سے (تو مجھے ان سب سے بچالے)۔

(نسائی ج ۱ ص ۱۹۳، کتاب الاذکار ج ۱ ص ۱۹۵ عن عائشہؓ)

② یا یہ تعوّذ پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ۔ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کانے دجّال کے فتنہ سے، اور تیری پناہ لیتا ہوں زندگی اور موت کے (اور تمام) فتنوں سے، اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر گناہ اور قرض سے (تو مجھے ان سب سے بچالے)۔

(نسائی ج ۱ ص ۱۹۳، کتاب الاذکار ج ۱ ص ۱۹۶ عن عائشہؓ)

③ یا یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَآ اَسْرَفْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ ۔ اَنْتَ

اَلْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ط (کتاب الاذکار ج ۱ ص ۱۹۷، نسائی عن علیؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو بخشدے میرے وہ گناہ بھی جو میں نے پہلے کیئے اور جو پیچھے کیے اور وہ گناہ بھی جو میں نے چھپا کر کیئے اور جو علانیہ کئے اور وہ فضول خرچیاں بھی جو میں نے کی ہیں، اور وہ گناہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے رکھنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔

(۴) یا یہ دعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ط فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○

ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں نے اپنی جان پر بہت بہت ظلم (گناہ) کیئے ہیں اور تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا پس تو اپنی خاص مغفرت سے میرے (سب) گناہ بخشدے اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی بہت مغفرت کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

(بخاری ج ۲ ص ۹۳، کتاب الاذکار ج ۱ ص ۱۹۵ عن ابی بکر الصدیقؓ)

(۵) یا یہ دعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْهُ وَلَمْ یُوْلَدْهُ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○ (نسائی ج ۱ ص ۱۹۲، حاکم، علی محجن اسلمیؓ)

ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں، اے یکتا و بے نیاز اللہ، جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اسکی ہمسر (بیوی) ہے، کہ تو میرے (سب) گناہ بخشدے، بیشک تو ہی بہت مغفرت کرنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے۔

(۶) اور یہ دعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا ○ (حاکم عن عائشہؓ)

ترجمہ: اے اللہ تو میرا حساب آسانی سے لیجیو۔

(۷) یا یہ تعوّذ پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ط وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ط (مسلم عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: اے اللہ بیشک میں تیری پناہ لیتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں کانے دجّال کے فتنہ سے، اور میں تیری پناہ لیتا ہوں زندگی اور موت کے (اور تمام) فتنوں سے۔

(۸) اور یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ ط وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ ط رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○ (ابن ماجہ عن عائشہؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی تمام تر خیر (اور بھلائی) مانگتا ہوں جو میں جانتا ہوں وہ بھی اور جو نہیں جانتا وہ بھی، اے اللہ میں تجھ سے ہر وہ خیر (اور بھلائی) مانگتا ہوں جو تیرے نیک بندوں نے تجھ سے مانگی ہو، اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کے شر سے پناہ مانگی ہو تیرے نیک بندوں نے، اے ہمارے رب تو ہمیں دُنیا میں بھی (ہر) اچھائی (اور بھلائی و نیکی) عطا فرما، اور آخرت میں بھی ہر اچھائی (اور خوبی) عطا فرمائیو اور ہمیں جہنّم کے عذاب سے بچائیو، اے ہمارے پروردگار! بیشک ہم ایمان لے آئے پس تو بخشدے ہمارے گناہوں کو اور ہم کو عذابِ جہنم سے بچالے۔ اے ہمارے پروردگار! اور جن (نعمتوں) کے وعدے تو نے اپنے رسُولوں کی معرفت کئے ہیں وہ سب

پورے کیجیو اور قیامت کے دن ہمیں رُسوا نہ کیجیو، بیشک تو (کبھی) وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

(۹) یہ استغفار جس کا نام سَیِّدُ الاِسْتِغْفَار ہے، ضرور پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْۢبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ (بزار عن بریدہ رض)

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، اور میں بقدرِ طاقت (تیری عبادت وطاعت کے) وعدہ پر اور عہد پر قائم ہوں، جو میں نے (بُرے کام) کیے ان کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں (تو معاف کر دے) — تیری جو نعمتیں مجھ پر ہیں ان کا بھی اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تو مجھے بخشدے، اِس لیے کہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

سلام پھیرنے کے بعد پڑھنے کی دُعاؤں کا بیان

(۱) جب سلام پھیرے تو یہ کلمۂ توحید پڑھے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (مسلم ج ۱ ص ۲۱۸، نسائی ج ۱ ص ۱۹۷ عن المغیرۃ بن شعبہ رض)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا ساتھی نہیں، اُسی کا (سارا) مُلک ہے اور اسی کی (سب) تعریف ہے، وہی جِلاتا اور وہی مارتا ہے، اسی کے ہاتھ میں (تمام تر) خیر (اور بھلائی) ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ! جو تو عطا فرمائے

اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو نہ دینا چاہے اسکا کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولتمند کو اسکی دولت (تیری پکڑ سے) نہیں بچا سکتی۔

(۲) یا یہ کلمہ تین۳ مرتبہ، یا کم از کم ایک مرتبہ ضرور پڑھے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (مسلم ج۱ ص۲۱۹، نسائی ج۱ ص۱۹۶ عن المغیرۃ بن شعبہؓ)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی ساتھی نہیں، اُسی کا (یہ تمام) مُلک ہے۔ اور اسی کے لئے (تمام) تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(۳) اور اُس کے بعد یہ پڑھے :-

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○

ترجمہ: (کسی کام کی بھی) طاقت و قوت اللہ (کی مدد) کے بغیر (مُیسّر) نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم بجز اس کے اور کسی کی عبادت (واطاعت) نہیں کرتے، اسی کی (دی ہوئی سب) نعمتیں ہیں اور اُسی کا (ہم پر) فضل واحسان ہے اور اسی کی (سب) اچھی تعریفیں ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (ہم تو) پورے اخلاص کے ساتھ صرف اسی کے دین کے پیرو ہیں اگرچہ کافروں کو بُرا لگے۔ (کتاب الاذکار ج۱ ص۲۰۲، نسائی عن عبداللہ بن الزبیرؓ)

(۴) یا تین۳ مرتبہ :-

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (کتاب الاذکار ج۱ ص۲۰۳، عن ثوبانؓ)

ترجمہ: میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔

کہے اور اس کے بعد یہ پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (نسائی ج۱، مسلم ج۱ ص۲۱۸ عن ابن عمرؓ)

ترجمہ: اے اللہ تو ہی سلامتی (دینے) والا ہے اور تیری ہی جانب سے سلامتی (نصیب ہوتی) ہے بڑا

برکت والا ہے تو اے عظمت وجلال کے مالک اور اکرام واحسان (کرنے) والے۔

⑤ اس کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کل ۹۹ مرتبہ اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ پڑھے۔ (کتاب الاذکار ج اصٓ ۲۰۶ مسلم عن ابی ہریرۃ رض)

⑥ یا ۱۱ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۱۱ مرتبہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ۱۱ مرتبہ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کل ۳۳ مرتبہ کہے۔ (مسلم عن ابی ہریرۃ رض)

⑦ یا دس دس مرتبہ تینوں کلمے کہے۔ (بخاری عن ابی ہریرۃ رض)

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

جس شخص نے ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ہر فرض نماز کے بعد) پڑھ لیا اسکی خطائیں معاف کردی جائیں گی، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کی مانند (بے شمار) ہوں۔ (بخاری ج ۲ صٓ ۹۳۷ مسلم ج ۱ صٓ ۲۱۹)

⑧ یا ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ (نسائی ج ۱ صٓ ۱۹۹)

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

نماز کے بعد پڑھے جانے والے چند کلمات ہیں جن کا ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی نامراد (ومحروم) نہیں ہوتا وہ کلمات ۳۳ مرتبہ تسبیح ۳۳ مرتبہ تحمید اور ۳۴ مرتبہ تکبیر ہیں (یعنی مذکورہ بالا ۱۰۰ کلمات)۔ (مسلم، نسائی عن کعب بن عجرۃ رض)

⑨ ہر فرض نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۱۰۰ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۱۰۰ مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور ۱۰۰ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھا کرے۔ (نسائی عن زید بن ثابت رض)

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

جس شخص نے سو مرتبہ کلمات تسبیح، تکبیر سو مرتبہ کلمات تھلیل سو مرتبہ تحمید کہہ لیئے اُس کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے

جھاگوں کی مانند بے شمار ہوں۔ (مسند احمد عن ابی ذرۃ رض)

(۱۰) یا زیادہ نہ ہو سکے تو پچیس پچیس مرتبہ چاروں کلمات (یعنی کل صرف ۱۰۰ مرتبہ) پڑھ لیا کرے۔ (نسائی، عن زید بن ثابت رض)

(۱۱) یا ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دس مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (کل ۱۱۰ مرتبہ) پڑھ لے۔ (نسائی عن ابن عباس رض)

(۱۲) یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ بھی ۳۳ مرتبہ ہی پڑھے۔

(۱۳) یا سو مرتبہ کلمات تسبیح سو مرتبہ کلمات تحمید سو مرتبہ کلمات تکبیر اور اس کے بعد (ایک مرتبہ) یہ پڑھے:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں (کسی بھی کام کی) طاقت و قوت اللہ (کی مدد) کے بغیر (میسّر) نہیں۔ (مسند احمد عن ابی زرۃ رض)

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

اگر سمندر کے جھاگوں کی مانند خطائیں بھی ہونگی تب بھی یہ کلمات[1] انکو مٹادیں گے۔

(۱۴) ہر فرض نماز کے بعد ایتُ الکرسی ضرور پڑھے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

---

[1] ان کلمات طیبہ کی تعداد کا فرق اور تفاوت اسی مقصد کو ظاہر کرتا ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد ان کلماتِ طیبہ کو جتنا بھی ممکن ہو پڑھنا ضرور چاہیئے۔ کم سے کم دس دس مرتبہ تو ضرور ہی پڑھنا چاہیئے کہ اس میں دو تین منٹ سے زیادہ نہیں لگتے۔ بڑے محروم القسمت ہیں وہ لوگ جو اس سعادت سے محروم رہتے ہیں ۱۲

ترجمہ صفحہ ۶۷ سے یاد کیجئے۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے اس کے جنّت میں داخل ہونے سے اس کے سوا اور کوئی امر مانع نہیں کہ وہ ابھی زندہ ہے مرا نہیں (مرتے ہی جنت میں جائیگا)۔ (نسائی، عن ابی امامۃ الباہلی رض)

دوسری روایت میں ہے: کہ وہ شخص دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے (اسی طرح ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لینے سے شب و روز اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے۔ سُبحان اللہ۔ (طبرانی عن الحسن بن علی رض)

(۱۵) اور ہر نماز کے بعد مُعوّذتین یعنی سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھی ضرور پڑھا کرے۔ (ترمذی، ابن سنی عن عقبہ بن عامر رض)

(۱۶) اور آخر میں یہ تعوّذ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰٓی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ط (بخاری نمبر ۲۸۲۲، صفحہ ۲۰۶، کتاب الاذکار ج ۱ عن سعد رض)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی (اور بے غیرتی) سے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اِس سے کہ نکمی اور رذیل عُمر کو پہونچوں اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دُنیا کے فتنوں سے اور میں پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

(۱۷) اور یہ دُعا پڑھے :-

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ یا تَجْمَعُ عِبَادَكَ (یعنی تبعث کی جگہ تجمع کہے) ۔ (مسلم عن براء بن عازب رض)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنے عذاب سے بچائیو جس دن تو اپنے بندوں کو (قبر سے) اٹھائے یا تو اپنے بندوں کو (میدانِ حشر میں) جمع کرے۔

(۱۸) اور یہ دُعا مانگے :۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ؕ

ترجمہ: اے اللہ تو میری مغفرت فرمادے اور میرے اُوپر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق (حلال) عطا فرما۔ (ابو عوانہ بن سعد رض)

(۱۹) اور یہ پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْكَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ؕ (طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رض)

ترجمہ: اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، تو مجھے جہنّم کی تپش سے اور قبر کے عذاب سے پناہ دے۔

(۲۰) اور یہ دُعا مانگے :۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ؕ (مسلم، ابن حبان عن علی رض)

ترجمہ: اے اللہ تو میرے اگلے کیئے ہوئے، اور پچھلے کیئے ہوئے، اور چھپا کر کیئے ہوئے، اور علانیہ کیئے ہوئے (تمام گناہ) اور جو میں نے بے اعتدالیاں کی ہیں اور وہ (گناہ اور بے اعتدالیاں) جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (سب) معاف فرمادے، تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے، کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔

(۲۱) اور یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ؕ (کنز، نسائی، حاکم، ابن حبان، ابوداؤد عن معاذ بن جبل رض)

ترجمہ: اے اللہ! تو اپنا ذکر کرنے پر اور اپنا شکر ادا کرنے پر اور اپنی بہترین عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔

(۲۲) اور یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّکَ الرَّبُّ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ کُلَّھُمْ اِخْوَۃٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اِجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَّکَ وَاَھْلِیْ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار! میں اس بات کا گواہ ہوں کہ تو ہی اکیلا (تمام جہانوں کا) پروردگار ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کی پرورش کرنیوالے میں (اسکا بھی) گواہ ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے ہیں اور تیرے رسُول ہیں، اے اللہ ہمارے اور ہر چیز کے پالنے والے! میں گواہ ہوں اسکا کہ تمام بندے آپس میں بھائی بھائی ہیں، اے اللہ اے ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار! تو مجھے اور میرے اہل وعیال کو ہر لمحہ اپنا مخلص (بندہ) بنائے رکھ، دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، اے عظمت وجلال اور انعام واکرام کے مالک تو (میری دُعا) سُن لے اور قبول فرمالے، اللہ سب سے بڑا ہے سب سے بڑا، اللہ میرے لیے کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، سب سے بڑا۔ (نسائی، ابنِ سنی، عن زید بن ارقم رضؓ)

(۲۳) اور یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ: اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے، تنگدستی سے اور قبر کے عذاب سے۔

(کتاب الاذکار ج ۱ صفحہ ۲۱، نسائی عن ابی بکرۃ رضؓ)

(۲۴) اور دُعا مانگے :-

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِصْمَۃَ اَمْرِیْ وَ

اَصۡلِحۡ لِیۡ دُنۡیَایَ الَّتِیۡ جَعَلۡتَ فِیۡهَا مَعَاشِیۡ ط اَللّٰهُمَّ اَعُوۡذُ بِرِضَاكَ مِنۡ سَخَطِكَ وَاَعُوۡذُ بِعَفۡوِكَ مِنۡ نِقۡمَتِكَ وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡكَ ط لَا مَانِعَ لِمَآ اَعۡطَیۡتَ وَلَا مُعۡطِیَ لِمَا مَنَعۡتَ ط وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَیۡتَ وَلَا یَنۡفَعُ ذَا الۡجَدِّ مِنۡكَ الۡجَدُّ ط

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے دین کی اصلاح کر دے جس کو تونے میرے (ہر دینی و دنیوی) کام کی حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے اور میری دنیا کو بھی سدھار دے جس میں تونے میری معاش تجویز فرمائی ہے، اے اللہ! میں تیری رضا کی پناہ لیتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تیری معافی کی پناہ لیتا ہوں تیری سزا سے، اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں تیرے (قہر و غضب) سے، جو تو عطا فرمائے اسکو کوئی روک نہیں سکتا، اور جو تو منع کر دے (نہ دے) اسکو کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے فیصلہ کو کوئی رد نہیں کر سکتا، اور کسی دولتمند کو اسکی دولت تجھ سے بچا نہیں سکتی۔

(نسائی، ابن حبان عن مسلم بن الحارث رض)

(۲۵) اور یہ دعا مانگے:-

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ خَطَئِیۡ وَعَمَدِیۡ ط اَللّٰهُمَّ اهۡدِنِیۡ لِصَالِحِ الۡاَعۡمَالِ وَالۡاَخۡلَاقِ لَا یَهۡدِیۡ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصۡرِفُ سَیِّئَهَآ اِلَّآ اَنۡتَ ط

ترجمہ: اے اللہ! تو میری نادانی سے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے (برے کاموں) کو معاف فرمادے اور اے اللہ تو مجھے نیک اعمال اور (اچھے) اخلاق کی ھدایت دے (اس لیے کہ) اچھے کاموں اور اچھے اخلاق کی ہدایت تیرے سوا اور کوئی نہیں دے سکتا اور برے کاموں اور برے اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں روک سکتا۔

(بزار عن ابن عمر رض)

(۲۶) اور یہ تعوّذ پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الۡقَبۡرِ ط وَمِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَحۡیَا وَالۡمَمَاتِ ط وَمِنۡ شَرِّ الۡمَسِیۡحِ الدَّجَّالِ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور

زندگی اور موت کے فتنوں سے اور کانے دجّال کے شر سے۔

(۲۷) اور یہ دُعا مانگے :۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ کُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِیْ وَ اَحْیِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! تو میری تمام خطائیں اور گناہ بخشدے! اے اللہ! تو مجھے رفعت (اور بلندی) عطا فرما اور (اچھی) زندگی دے اور (حلال) رزق دے اور اچھے اعمال و اخلاق کی ہدایت عطا فرما۔ بیشک اچھے اعمال و اخلاق کی ہدایت بھی تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا اور بُرے اعمال و اخلاق سے بھی تیرے سوا کوئی نہیں بچا سکتا۔ (حاکم، ابن سنی عن ابی امامۃ رض)

(۲۸) اور یہ دُعا مانگے :۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے دین کی اصلاح فرمادے اور میرے گھر میں وسعت عطا فرمادے اور میرے رزق میں برکت دے۔ (احمد، ابو یعلی عن ابی موسیٰ رض)

(۲۹) اور آخر میں یہ پڑھے :۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ (ابن سنی عن ابی سعید الخدری رض)

ترجمہ: (اے مخاطب) تیرا رب، عزت و عظمت کا مالک رب، اُن تمام (نازیبا) باتوں سے پاک اور مبرّا ہے جو لوگ اسکی شان میں بیان کرتے ہیں اور (درود و) سلام ہو تمام رسُولوں پر، اور سب طرح کی تعریف تمام جہانوں کے پروردگار اللہ تعالیٰ کے لیے (مخصوص) ہے۔

(۳۰) جب نماز سے فارغ ہو تو سیدھا ہاتھ سر پر پھیر کر یہ دُعا[1] پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ط اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ط (ابن سنی، بزار عن انسؓ)

ترجمہ: اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جس کے سوا اور کوئی لائق عبادت نہیں وہ بڑا مہربان ہے بہت رحم کرنے والا ہے، اے اللہ تو ہر غم اور پریشانی کو مجھ سے دُور فرما دے۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ: رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم جب بھی نماز پڑھکر فارغ ہوتے تو دایاں ہاتھ سر مُبارک پر پھیر کر مذکورہ بالا دُعا پڑھا کرتے تھے۔

خاص صُبح کی نماز کے بعد پڑھنے کی دُعائیں

(۱) صبح کی نماز کے بعد (جس طرح نماز میں بیٹھتے ہیں اُسی طرح) دو زانو بیٹھے ہوئے بات کرنے سے پہلے دسؔ مرتبہ یا سو مرتبہ یہ کلمۂ توحید پڑھے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ط يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور اسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کی سب تعریف ہے وہی جِلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اسی کے ہاتھ میں تمامتر خیر (اور بھلائی) ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے ۔(کتاب الاذکار ص۲۱ عن عبدالرحمٰن بن غنمؓ)

(۲) اور یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ط (ابن سنی عن ام سلمہؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے حلال روزی اور نفع رساں علم اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

---

[1] نماز کے بعد یہ تیس دُعائیں اور ذکر حدیثوں میں آئے ہیں بہتر تو یہ ہے کہ ان سب کو یاد کرلے اور کسی دن کوئی کسی دن کوئی پڑھا کرے تاکہ سب پر عمل ہو جائے اور سب کے ثواب اور دُنیوی واخروی اثرات وبرکات حاصل ہوں ورنہ اپنے وقت اور حالت کے مناسب جس قدر ممکن ہو یاد کرلے اور پابندی سے پڑھا کرے اس لیے کہ دعا کی قبولیت کا بہترین وقت نماز ادا کرنے کے بعد ہے ۱۲

(تو مجھے یہ تینوں نعمتیں عطا فرمادے)۔

خاص مغرب اور فجر کی نماز کے بعد پڑھنے کی دُعائیں

(۱) مغرب اور فجر دونوں نمازوں کے بعد دس مرتبہ یہ پڑھے :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (احمد، نسائی)

(۲) اور اسی جگہ اسی طرح (جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں) بیٹھے بیٹھے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ (ابوداؤد، نسائی)

ترجمہ : اے اللہ! تو مجھے جہنم کی آگ سے بچائیو۔

چاشت کی نماز کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ

ترجمہ : (اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے (ہر اچھے کام کا) قصد کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے (میدانِ جہاد میں دشمنوں سے) جنگ کرتا ہوں۔ (ابن سنی عن صہیبؓ)

کھانے کی دعوت خصوصاً دعوتِ ولیمہ کے وقت کی دُعا اور آداب

(۱) جب کسی کے ہاں کھانے پینے کی دعوت خاصکر دعوتِ ولیمہ ہو تو ضرور جائے (اگر کوئی خاص بات مانع نہ ہو تو کھانے میں بھی شرکت کرے) اور اگر روزہ ہو تو معذرت کردے (اور گھر کے کسی گوشہ میں ۲ دو رکعت) نماز پڑھے اور صاحبِ خانہ کے لیے برکت کی دُعا کرے اور کہے بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ (اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائیں)۔ (مسلم، ابوداؤد، عن ابنِ عمرؓ)

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

(۱) جب کوئی بھی مسلمان بھائی کھانے کی دعوت کرے (اگر کوئی دینی مضرت نہ ہو تو) اسکو قبول کرے۔ (مسلم، نسائی عن ابو ہریرۃ رضؓ)

(۲) خاصکر ولیمہ کی دعوت کو قبول کرنا چاہیئے۔ (ابن عوانہ عن ابن عمر رضؓ)

(۳) اگر روزہ (یا اور کوئی مجبوری) ہو تو دو رکعت نماز پڑھے اور صاحبِ خانہ کے لیے برکت کی دعا کرے۔ (ابو داؤد، نسائی عن ابن عمر رضؓ)

روزہ افطار کرنے کے وقت کی دُعائیں

(۱) جب روزہ کھولے تو یہ دُعا کرے :۔

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ط

ترجمہ: پیاس جاتی رہی، اور رگیں تر (سیراب) ہوگئیں اور ان شاء اللہ (روزہ کا) ثواب یقینی ہوگیا۔ (ابو داؤد، حاکم عن ابن عمر رضؓ)

(۲) اس کے بعد یہ دُعا مانگے :۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي ط

اے اللہ میں تیری اس رحمت سے جو ہر چیز پر محیط ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے (تمام) گناہ بخش دے۔ (ابنِ سنی، ابنِ ماجہ)

(۳) اگر کسی اور اعزہ قریب یا دوست احباب) کے ہاں روزہ کھولے تو یہ دعا کرے :۔

أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ ط

(اللہ کرے اسی طرح) تمہارے ہاں روزہ دار روزہ کھولیں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے دُعائے رحمت کریں۔ (ابنِ حبان، ابنِ ماجہ عن عبد اللہ بن الزبیر رضؓ)

کھانا سامنے آنے، کھانے، کھانے سے فارغ ہونے کے آداب اور دُعائیں

(۱) جب کھانا سامنے آجائے تو بِسْمِ اللّٰهِ کہے اور دائیں ہاتھ سے، اپنے سامنے سے،

کھائے، کھانا تنہا تنہا نہ کھائیں بلکہ سب ساتھ بیٹھ کر کھائیں۔ (بخاری، نسائی عن عمر بن ابی سلمہؓ)

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جس کھانے پر بِسْمِ اللّٰہِ نہ پڑھی جائے شیطان اس پر قبضہ کر لیتا ہے۔ (مسلم عن حذیفہؓ)

(۲) - ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ہم کھانا تو کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے، آپؐ نے فرمایا: تو شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہوگے، صحابہؓ نے عرض کیا: جی ہاں، آپؐ نے فرمایا: تو تم اکھٹے ہو کر ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا کرو اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائیں گے۔ (ابوداؤد، نسائی عن وحشی بن حرب)

(۳) ایک حدیث میں آیا ہے کہ :-

یہودی عورت نے جو زہریلی بکری حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہدیہ میں پیش کی تھی آپؐ نے (صحابہؓ کے ساتھ بیٹھ کر اس کا گوشت تناول فرمایا تھا اُس وقت) صحابہؓ کو حکم دیا کہ "بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر کھاؤ"۔ (حاکم، عن ابی سعید الخدریؓ)

چنانچہ جن صحابہؓ نے (اسکا گوشت) کھایا ان میں سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔

(۴) اگر کسی دعوت میں عمدہ عمدہ اور لذیذ کھانے کھائے تو کھانا شروع کرنے سے پہلے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی دی ہوئی برکت پر (ہم یہ کھانا کھاتے ہیں)

کہے اور سیر ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ

ترجمہ: اُس اللہ تعالیٰ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہمیں سیر کیا اور سیراب کیا اور ہم پر یہ فضل و انعام فرمایا۔ (حاکم عن ابی ہریرۃؓ)

ف ! حدیث شریف میں ایک واقعہ کا ذکر آیا ہے کہ :-

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ

عنہما ابوالہیثمؓ نامی صحابی کے مکان پر دعوت میں گئے اور وہاں (اوّل) تازی کھجوریں کھائیں اس کے بعد (بُھنا ہوا) گوشت کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا تو اس پر رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: یہی ہیں وہ نعمتیں جن کے متعلق قیامت کے دن تم سے سوال کیا جائیگا۔" یہ بات صحابۂ کرام کو بڑی دُشوار محسوس ہوئی تو آپؐ نے فرمایا: جب تمہیں ایسی چیزیں (کھانے کو) ملا کریں تو بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ پڑھ لیا کرو اور سیر ہونے کے بعد مذکورہ بالا الفاظ میں شکریہ ادا کر لیا کرو تو (تمہاری) یہ (شکر گزاری) اس نعمت کا بدل ہو جائیگی (اور حقِ نعمت ادا ہو جائے گا)۔

(۳) اگر کھانا شروع کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا یاد نہ رہے تو جس وقت یاد آئے کہے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ (اللہ کے نام کے ساتھ اوّل میں بھی آخر میں بھی)۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

اگر کھانا شروع کرنے کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ کہہ لے۔ (نسائی، حاکم عن عائشہؓ)

کسی جذامی (یا متعدی مرض والے شخص) کے ساتھ کھانا کھانے کے وقت کی دُعا۔

(۱) اگر کسی جذامی یا متعدی بیماری والے شخص کے ساتھ کھانا کھانا پڑ جائے تو یہ دُعا پڑھ لے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ (ابن سنی، ابن ماجہ عن جابرؓ)

ترجمہ: اللہ کے نام سے اور اللہ پر ہی بھروسہ اور توکل کر کے (تیرے ساتھ کھانا شروع کرتا ہوں)۔

عام طور پر کھانا کھانے کیلئے بیٹھنے کے وقت کی دُعائیں

(۱) جب کھانا کھانے بیٹھے تو یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ ؕ (ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو اس کھانے میں برکت عطا فرما اور اس سے بھی بہتر کھانا کھلا۔

(۲) اگر دودھ ہو تو یہ دعا کرے :۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ؕ (ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو اس دودھ میں برکت فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما۔

(۳) کوئی بھی چیز کھائے یا پیئے تو اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے خوش ہوتے ہیں جو کچھ کھائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور پیئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔

کھانا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کی دعائیں

(۱) جب کھانا کھا چکے تو یہ دعا پڑھے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا ؕ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے بہت بہت اور پاکیزہ اور بابرکت شکر، نہ اس (کھانے) سے کفایت کی جاسکتی ہے نہ اسکو خیر باد کہا جاسکتا ہے نہ اس سے بے نیاز ہوا جاسکتا ہے اے ہمارے پروردگار (تو اس شکر نعمت کو قبول فرمالے۔

(۲) یا یہ دعا پڑھے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مَكْفُوْرٍ ؕ

ترجمہ: شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہمیں کفایت کی (یعنی کھانے کو دیا) اور سیراب کیا، نہ اس (کھانے) سے کفایت کی جاسکتی ہے (کہ ضرورت نہ رہے) نہ ناشکری کی جاسکتی ہے۔

(بخاری عن ابی امامہؓ)

(۳) یا یہ دعا پڑھے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ ؕ

ترجمہ: شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔
(ابن سنی ص۱۵۱ عن ابی سعید الخدریؓ)

④ یا یہ دُعا پڑھے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا ؕ

ترجمہ: شکر ہے اللہ تعالیٰ کا، جس نے کھلایا، پلایا اور اس کو قابلِ ہضم بنایا اور اسکے نکلنے کا راستہ بنایا، (کہ فضلہ آسانی سے خارج ہو جاتا ہے)۔ (نسائی عن ابی ایوب الانصاریؓ)

⑤ یا یہ دُعا پڑھے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ ؕ (ترمذی، ابن سنی عن معاذ بن انسؓ)

ترجمہ: شکر ہے اللہ تعالیٰ کا، جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھے یہ عطا فرمایا۔

⑥ اور جب ہاتھ دھوئے تو یہ دُعا مانگے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ مَنَّ عَلَیْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَآءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُكَافَاءٍ وَّلَا مَكْفُوْرٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ ؕ وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ وَ كَسٰی مِنَ الْعُرْیِ ؕ وَهَدٰی مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰی ؕ وَفَضَّلَ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ (نسائی، حاکم عن ابی ہریرۃؓ)

ترجمہ: شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جو (اپنے بندوں کو تو) کھلاتا ہے خود نہیں کھاتا، اس نے ہم پر احسان فرمایا کہ ہمیں (دینِ حق کی) ھدایت دی اور کھلایا پلایا اور ہر اچھی نعمت سے ہمیں سرفراز کیا۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس کو کبھی خیرباد نہیں کہا جا سکتا نہ اسکا بدلہ دیا جا سکتا ہے نہ ناشکری کی جا سکتی ہے اور نہ بے نیازی اختیار کی جا سکتی ہے۔ شکر ہے اللہ

تعالیٰ کا جس نے (پیٹ بھر کر) کھانا کھلایا (جی بھر کر) پانی پلایا، اور تن ڈھانپنے کو کپڑے دیئے، گمراہی سے (بچا کر) ہدایت دی، (کفر کے) اندھے پن سے (بچا کر ایمان کی) بینائی عطا فرمائی اور بہت سی مخلوق پر (ہمیں) نمایاں فضیلت سے سرفراز فرمایا، تمام تر شکر (وثنا) اللہ رب العالمین کے لیے ہی ہے۔

(۷) یا یہ دعا مانگے :۔

اَللّٰھُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَیْتَ فَھَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَکْثَرْتَ وَ اَطَبْتَ فَزِدْنَا ط (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی سعید بن جبیرؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو نے ہی پیٹ بھرا اور تو نے ہی سیراب کیا، پس تو ہی ہمارے لیے (اس کو) خوش گوار (اور قابل ہضم) بنادے، اور تو نے ہی ہمیں رزق دیا اور بہت دیا اور خوب عُمدہ دیا پس تو ہی اور زیادہ عطا فرما۔

کھانا کھلانے والوں کے لیئے دُعائیں

(۱) میزبان اور کھانا کھلانے والوں کے لیے یہ دُعا کرے :۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ فَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ ط

ترجمہ: اے اللہ تو نے جو رزق انکو دیا ہے اس میں اور برکت دے اور پھر انکی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر
(مسلم، نسائی عن عبداللہ بن بسرؓ)

(۲) یا یہ دُعا کرے :۔

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ط

ترجمہ: الٰہی جس شخص نے مجھے کھلایا تو اس کو کھلا۔ اور جس نے مجھے پلایا تو اُسے پلا۔
(مسلم عن المقدادؓ)

کوئی چیز پہننے کے وقت کی دُعا

(۱) جب کوئی چیز بھی پہنے تو یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا ھُوَ لَہٗ وَاَعُوْذُ

بِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهٗ ط (ابن سنی عن ابی سعید الخدری رض)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اسکی بھلائی کا اور جس غرض کے لیے یہ ہے اسکی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اسکے شر سے اور جس غرض کے لئے یہ ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

نیا کپڑا پہننے کے وقت کی دُعا

(۱) اگر نیا کپڑا پہنے تو کپڑے کا نام مثلاً عمامہ، قمیص وغیرہ لے کر یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ ط اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ ط اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ ط وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ ط

ترجمہ: اے اللہ! تیرا (بہت بہت) شکر ہے تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے میں تجھ ہی سے اسکی بھلائی کا اور جس غرض کے لیے یہ بنایا گیا ہے اسکی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اسکے شر سے اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے اسکے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (کتاب الاذکار ج ۱ ص ۲۶، نسائی عن ابی سعید الخدری رض)

(۲) یا یہ دُعا مانگے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ط

ترجمہ: شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جن سے میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں اور اپنی زندگی میں ان سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ (کتاب الاذکار ج ۱ ص ۲۷، ترمذی، حاکم عن عمر رض)

یا یہ دُعا پڑھے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ ط

ترجمہ: شکر ہے اللہ جل شانہٗ کا جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری طاقت وقوت کے یہ مجھ کو عطا فرمایا۔ ترغیب وترہیب ج ۳ ص ۱

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جس شخص نے یہ دُعا مانگ کر نیا کپڑا پہنا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (ترمذی، ابن ماجہ عن معاذ بن انس رض)

دوسرے شخص کو نیا لباس پہنے ہوئے دیکھکر دُعا

(۱) اپنے کسی عزیز دوست وغیرہ کو نیا لباس پہنے ہوئے دیکھکر یہ دُعا دے:۔

تُبۡلِیۡ وَیُخۡلِفُ اللّٰہُ ؕ (ابوداؤد عن الدرداء رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: پہنو اور پھاڑو، اللہ تعالیٰ تمہیں اور دے۔

(۲) یا یہ دُعا پڑھے:۔

اَبۡلِ وَاخۡلِقۡ ثُمَّ اَبۡلِ وَاخۡلِقۡ ثُمَّ اَبۡلِ وَاخۡلِقۡ ؕ (بخاری عن ام خالد رضی اللہ عنہا)

ترجمہ: پہنو اور پھاڑو، پھر اور پہنو اور پھاڑو، پھر اور پہنو اور پھاڑو۔

کپڑے اُتارنے کے وقت کی دُعا

(۳) جب کپڑے اُتارے تو بِسۡمِ اللّٰہِ کہے۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ: بِسۡمِ اللّٰہِ جنّات (اور شیاطین) کی آنکھوں کے درمیان پردہ ہے (یعنی جنّات برہنہ نہ دیکھ سکیں)۔ (کتاب الاذکار ج ۱، صفحہ ۸۱، ابن سنی عن انس رضی اللہ عنہ)

اِستخارہ کی دُعائیں

(۱) جب کسی معمولی اور اہم کام کو انجام دینے کا ارادہ ہو تو دو رکعت نفل نماز پڑھے اور اُس کے بعد یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ ؕ وَاَسۡتَقۡدِرُکَ بِقُدۡرَتِکَ ؕ وَاَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ الۡعَظِیۡمِ ؕ فَاِنَّکَ تَقۡدِرُ وَلَاۤ اَقۡدِرُ ؕ وَتَعۡلَمُ وَلَاۤ اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ؕ اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ ؕ اَوۡ عَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِہٖ ؕ فَاقۡدُرۡہُ لِیۡ وَیَسِّرۡہُ لِیۡ ثُمَّ

بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْعَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ (بخاری جلد ۲، صفحہ ۹۴۴، عن جابر بن عبد اللہ رض)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے بہتری طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے عظیم فضل وانعام کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو تو (ہر کام کی) قدرت رکھتا ہے اور میں (کسی بھی کام کی قدرت نہیں رکھتا، اور تو (سب کچھ) جانتا ہے اور میں (کچھ) نہیں جانتا، اور تو ہی تمام پوشیدہ (باتوں) کو خوب اچھی طرح جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تجھے معلوم ہے کہ یہ کام میرے حق میں میرے دین کے اعتبار سے اور انجام کے اعتبار سے۔ یا میری دُنیوی زندگی کے اعتبار سے اور اُخروی زندگی کے اعتبار سے۔ میرے حق میں بہتر ہے تو تُو اس کو میرے لیے مُقدّر فرمادے اور اِسے آسان کردے پھر اس میں میرے لیے برکت بھی عطا فرمادے اور اگر تجھے معلوم ہے کہ یہ کام میرے دین کے اعتبار سے دنیا کے اعتبار سے اور انجام کے اعتبار سے۔ یا میری دُنیوی زندگی کے اعتبار سے، اور اُخروی زندگی کے اعتبار سے۔ میرے حق میں بہتر نہیں ہے تو اس کام کو مجھ سے دور کردے اور مجھے اس سے دور کردے۔ اور جہاں بھی (جس کام میں بھی) میرے لیے بہتری ہو اُس کو مجھے نصیب فرمادے اور پھر مجھے اس سے راضی کردے۔

ف ! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

دونوں جگہ هٰذَا الْاَمْرَ کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے (جس کے لیے استخارہ کرنا ہے)

(۲) بعض احادیث میں دونوں جگہ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ کی جگہ اِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ (اگر یہ کام) آیا ہے۔ معنیٰ دونوں کے ایک ہی ہیں، اِسی طرح اخیر میں ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ کے بجائے وَرَضِّنِیْ بِهٖ آیا ہے معنیٰ دونوں کے ایک ہیں جس طرح چاہے پڑھ لے۔

اسی طرح دونوں جگہ فِیْ دِیْنِیْ کے بعد ومعادی بھی آیا ہے۔

② یا اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ کے بعد یہ الفاظ پڑھے :۔

خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَخَیْرًا لِّیْ فِیْ مَعِیْشَتِیْ وَخَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَبَارِكْ لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیْرُ ذٰلِكَ خَیْرًا لِّیْ فَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا کَانَ وَرَضِّنِیْ بِقَدَرِكَ ط (ابن حبان عن جابرؓ)

ترجمہ: اگر یہ کام میرے حق میں میرے دین کے اعتبار سے بہتر ہو اور میری معیشت (دنیوی زندگی) کے اعتبار سے بہتر ہو اور میرے انجام کے اعتبار سے بہتر ہو تو اس کو میرے لیے مقدر کردے اور اس میں برکت دیدے اور اگر اس کے سوا اور کچھ میرے لیے بہتر ہو تو میری بہتری جہاں بھی ہو اور جس کام میں بھی ہو مُقدر فرمادے اور مجھے اپنی تجویز پر راضی فرمادے۔

③ یا اسی کے ساتھ آخر میں وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا اضافہ کردے۔ (ابن حبان عن ابی سعیدؓ)

④ یا اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ کے بعد یہ بھی کہے :۔

وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّھُمَا بِیَدِكَ لَا یَمْلِکُھُمَا اَحَدٌ سِوَاكَ ط (بزار عن عبداللہ بن مسعودؓ)

ترجمہ: اور میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں اِس لیے کہ یہ دونوں صرف تیرے ہاتھ میں ہیں تیرے سوا اور کوئی اُنکا مالک نہیں ہے۔

آخر میں (عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ کے بعد) یہ کہے فَوَفِّقْہُ وَسَہِّلْہُ وَاِنْ کَانَ غَیْرُ ذٰلِكَ خَیْرًا لِّیْ فَوَفِّقْنِیْ لِلْخَیْرِ حَیْثُ کَانَ ط (پس اسکی توفیق دے اور آسان کردے اور اگر اسکے سوا اور کچھ میرے لیے بہتر ہو تو اس خیر کی جہاں بھی ہو مجھے توفیق دیدے)۔ (بزار عن عبداللہ بن مسعودؓ)

شادی کے لئے استخارہ کی دُعا

① اگر کسی (لڑکی یا عورت) سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو (اوّل) پیغام یا منگنی کا کسی سے اظہار نہ کرے پھر خوب اچھی طرح وضو کر کے جتنی نفلیں ہو سکے پڑھے پھر خوب

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور عظمت و بزرگی بیان کرے اور اس کے بعد یہ کہے :-

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَاِنْ رَاَیْتَ اَنَّ فِیْ فُلَانَةٍ اس جگہ لڑکی کا نام لے خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیْرُھَا خَیْرًا مِّنْھَا لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ ط (ابن حبان عن ابی ایوبؓ)

ترجمہ:
اے اللہ! توہی (ہر چیز پر) قادر ہے، اور میں تو (کسی چیز پر بھی) قادر نہیں ہوں اور تو (سب کچھ) جانتا ہے اور میں (کچھ) نہیں جانتا۔ بیشک توہی غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے پس اگر تو جانتا ہے کہ فلاں (لڑکی یا عورت، اس لڑکی یا عورت کا پورا نام لے) میں میرے لیے میرے دین کے اعتبار سے، دُنیا کے اعتبار سے اور آخرت کے اعتبار سے بہتری ہو تو اسکو میرے لیے مُقدر فرمادے اور اگر اسکے سوا اور کوئی (لڑکی یا عورت) میرے حق میں میرے دین کے اور آخرت کے اعتبار سے اِس سے بہتر ہو تو اُسکو میرے لیے مقدر فرمادے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

اللہ سے استخارہ کرنا اولادِ آدم کی خوش بختی ہے اور اللہ سے استخارہ نہ کرنا اسکی بدبختی ہے۔ (ترمذی عن سعد بن وقاصؓ)

نکاح کا خُطبہ

(۱) اگر کسی کا نکاح پڑھائے تو حسبِ ذیل خُطبہ پڑھے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ط مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا

كَثِيرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَآءَلُونَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ○ يَآ اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُونَ ○ يَآ اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ○ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ○ (سنن اربعہ، عن ابن مسعودؓ)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے بُرے اعمال سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، جس شخص کو اللہ نے ہدایت دیدی اسکو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو اس نے گمراہ قرار دے دیا اُسکو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اسکے بندے اور رسول ہیں۔ اے لوگو! تم اپنے پروردگار (کی نافرمانی) سے ڈرو جس نے تم (سب) کو ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اُسکا جوڑا (بیوی کو) بھی اُسی سے پیدا کیا اور ان دونوں (میاں بیوی) سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں پیدا کئے اور) پھیلا دیئے اور اس اللہ (کے عذاب) سے ڈرو جسکا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے کام نکالتے ہو اور قرابتوں (کی حق تلفیوں) سے بچو۔ (یاد رکھو) بیشک اللہ تمہارے اُوپر نگراں ہے۔ اے ایمان والو! تم اللہ (کے عذاب) سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور (یاد رکھو) تمہیں موت اسلام پر ہی آئے۔ اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو اور (زبان سے) درست بات ہی کہا کرو تو اللہ تمہارے اعمال کو (بھی) درست کردیگا۔ اور تمہارے گناہوں کو بھی معاف کردے گا۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی بیشک اس نے بڑی کامیابی حاصل کرلی۔

(۲) چاہے تو وَرَسُولَهٗ کے بعد یہ اضافہ کرے :۔

اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ط مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ط (ابوداؤد موقوفاً علی ابن مسعودؓ)

ترجمہ: (اللہ نے) اس (رسول) کو (دین) حق کے ساتھ بھیجا ہے قیامت (آنے) سے پہلے، (مؤمنوں کو) خوشخبری دینے کے لئے اور (منکروں کو) خبردار کرنے کے لیے، جس شخص نے اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے انکی نافرمانی کی وہ اپنے آپ کو ہی نقصان پہونچائیگا اور اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا۔

(۳) اور یہ دُعا بھی مانگے :-

وَنَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ ط وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ ط فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ ط

ترجمہ: اور ہم اللہ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جو اسکی اور اسکے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور اسکی مرضی کی پیروی کرتے ہیں اور اسکی ناراضگی سے بچتے ہیں اس لئے کہ ہم تو صرف اسی پر ایمان لائے ہیں اور اسی کی اطاعت کرتے ہیں۔ (ابوداؤد موقوفاً)

دُولہا اور دُلہن کے لیے دُعا

(۱) جس شخص کی شادی ہوئی ہو اس کو یہ دُعا دے :-

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ ط

ترجمہ: اللہ مُبارک کرے اور تم پر برکتیں نازل فرمائے اور خیر وخوبی کے ساتھ تمہیں رہنا سہنا نصیب کرے۔ (کتاب الاذکار ج ۲ ص ۲۰۲، سنن اربعہ عن ابی ہریرۃؓ)

(۲) یا صرف یہ کہے :-

بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ط (کتاب الاذکار ج ۲ ص ۲۰۲، بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃؓ)

ترجمہ: اللہ تم پر برکتیں نازل فرمائے۔

اپنی بیٹی کی شادی کرنیکے بعد بیٹی داماد کیلئے دُعا

(۱) اگر اپنی لڑکی کی شادی کرے تو رُخصت کے وقت لڑکی کو اپنے پاس بلائے، ایک پیالہ پانی منگائے اور اس پر یہ دُعا پڑھ کر دَم کرے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اُعِیۡذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ۝

ترجمہ: اے اللہ بیشک میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اس (لڑکی) کو اور اسکی اولاد کو مردود شیطان سے۔

اور لڑکی کو سامنے کھڑا کر کے پانی کے چھینٹے سینہ اور سر پر مارے اور اسکے بعد پشت پر۔ اسی طرح داماد کو بُلائے اور یہی دُعا دم کر کے اسی طرح اُس کے سَر اور سینے پر اور پھر پشت پر چھینٹے دے اور اسکے بعد رُخصت کرے۔

نوٹ : داماد کے لیے اُعِیۡذُهٗ اور ذُرِّيَّتَهٗ کہے۔

جگر گوشۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی رُخصتی

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا تو آپؐ ان کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہؓ سے کہا تھوڑا پانی لاؤ چنانچہ وہ ایک لکڑی کے پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے پیالہ اُن سے لے لیا اور ایک گھونٹ پانی دہن مُبارک میں لے کر پیالے میں ڈال دیا اور فرمایا آگے آؤ وہ سامنے آکر کھڑی ہوگئیں تو آپؐ نے اُن کے سینہ اور سر پر وہ پانی چھڑکا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اُعِیۡذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ اور اسکے بعد فرمایا میری طرف پشت کرو چنانچہ وہ پشت کر کے کھڑی ہوگئیں تو آپؐ نے باقی پانی بھی یہی دُعا پڑھ کر پشت پر چھڑک دیا اسکے بعد آپؐ نے حضرت علیؓ کی جانب رُخ کر کے فرمایا، پانی لاؤ۔" حضرت علیؓ کہتے ہیں میں سمجھ گیا جو آپؐ چاہتے ہیں چنانچہ میں نے بھی پیالہ پانی کا بھر کر پیش کیا، آپؐ نے فرمایا آگے آؤ میں آگے آگیا۔ آپؐ نے وہی کلمات پڑھکر اور پیالے میں کُلّی کر کے میرے سر اور سینہ پر

پانی کے چھینٹے دیئے پھر فرمایا پشت پھیرو میں پشت پھیر کر کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے پھر وہی کلمات پڑھکر اور پیالہ میں کلّی کر کے میرے مونڈھوں کے درمیان پانی کے چھینٹے دئے اسکے بعد فرمایا اب اپنی دُلہن کے پاس جاؤ۔

شبِ زفاف (پہلی رات) کی دُعا

(۱) جب کوئی شخص پہلی مرتبہ اپنی بیوی کے پاس جائے یا غلام خریدے (یا نوکر رکھے) تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ۝ (ابوداؤد، نسائی، حاکم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اسکی خیر و برکت کا اور اسکی پیدائشی خصلت کی خیر و برکت کا جس پر تو نے اسکو پیدا کیا ہے طلبگار ہوں اور اسکے شر سے اور اسکی پیدائشی خصلت کے شر سے جس پر تو نے اسکو پیدا کیا ہے پناہ مانگتا ہوں۔

نئی سواری کی دُعا

(۱) جب کوئی نئی سواری خریدے تو اسکی پیشانی پر، اُونٹ ہو تو اسکے کوہان پر ہاتھ رکھکے یہی دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ۝

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اسکی اور اسکی فطرت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور اسکے اور اس کی فطرت کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ (ابوداؤد، نسائی، حاکم عن عمرو بن شعیبؓ)

نئے غلام (یا نوکر) کی دُعا

(۱) جب کوئی غلام خریدے (یا نوکر رکھے) تو یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاجْعَلْهُ طَوِيْلَ الْعُمُرِ كَثِيْرَ الرِّزْقِ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! تو اس میں میرے لیے برکت عطا فرما اور اسکی عمر دراز اور رزق زیادہ فرما دے۔ (ابن ابی شیبہ موقوفا عن ابن مسعود رض)

ف! حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب کوئی غلام خریدتے تو مذکورہ بالا دعا پڑھتے۔

جماع کے وقت کی دعا

(۱) جب ہم بستری کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ؕ

ترجمہ: اللہ کے نام سے، اے اللہ تو ہم (دونوں) کو شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو عطا فرمائے اس کو بھی شیطان سے بچائیو۔ (بخاری ج ۲ ص۹۴۵ صحاح ستہ، عن ابن عباس رض)

انزال کے وقت کی دعا

(۱) جب اِنزال ہو تو یہ دعا کرے :۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا ؕ

ترجمہ: اے اللہ! جو اولاد تو مجھے عطا فرمائے اس میں شیطان کا کوئی حصہ (عمل دخل) نہ رکھیو۔ (ابن ابی شیبہ موقوفا عن ابن مسعود)

بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کیلئے دعا اور اذان وعقیقہ وغیرہ

(۱) جب بچہ پیدا ہو جائے یا کسی اور کا نوزائیدہ بچہ لایا جائے تو اسکی پیدائش کے بعد ہی اس کے کان میں اذان کہے اور اپنی گود میں لٹا کر کھجور وغیرہ کوئی بھی میٹھی چیز اپنے منہ میں

لہ جماع اور انزال کے وقت ان دعاؤں کی تعلیم کا منشا یہ ہے کہ ان جیسی خالص طبعی اور جنسی خواہشات کو پورا کرنے کے وقت اگر انسان اللہ کو یاد رکھے تو یہی عبادت بن جاتی ہے۔ نیز یہ کہ جماع اور انزال کا مقصد صرف لذت اندوزی نہ ہونا چاہیئے بلکہ اسکا اصلی مقصد اولادِ صالح کو پیدا کرنا ہے، اسی مقصد کے لیے اس خالص حیوانی فعل کو اللہ تعالیٰ نے جائز اور حلال قرار دیا ہے ۱۲

چبا کر یا گھلا کر انگلی سے اس کے مُنہ میں تالو سے لگا دے (کہ وہ چاٹ لے) اس کے بعد اس کے لیے دُعاء خیر و برکت کرے اور (غور و فکر اور مشورہ کے بعد) ساتویں دن بچّہ کا (اچھا سا) نام رکھ دے، اور سر کے بال اُتروا کر عقیقہ کرے۔ (ترمذی، عن ابی رافعؓ، مسلم عن عائشہؓ)

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچّہ کے کان میں اذان کہنے تحنیک کرنے (میٹھی چیز چبانے) اور ساتویں دِن نام رکھنے، بال اُتروانے اور عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ (بخاری و مسلم عن اسماءؓ)

بچّہ کے لیے تعویذ

(۱) بچّہ (کو نظرِ بد اور ہر طرح کی آفت و بلا، دُکھ بیماری سے محفوظ رکھنے) کیلئے یہ تعویذ لکھکر گلے میں ڈالدے :-

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ ط وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ ط

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کی پناہ لیتا ہوں ہر شیطان اور زہریلی بلا کے شر سے اور ہر لگنے والی نظرِ بد کے شر سے۔ (بخاری، سنن اربعہ، بزار، عن ابن عباسؓ)

بچّہ کو سب سے پہلے کیا سکھلائے

(۱) جب بچّہ بولنا شروع کرے تو اُس کو سب سے پہلے کلمۂ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سکھلائے۔ (ابن سنی عن عمرو بن شعیبؓ)

(۲) اس کے بعد یہ آیت یاد کرائے :-

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ط (ابن سنی عن عمروؓ)

ترجمہ: اور کہہ دو: سب تعریف اللہ (جلّ شانہٗ) کے لیے ہے، جس نے نہ (کسی کو اپنا) بیٹا بنایا نہ ہی (دونوں جہان کی) سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہے، اور نہ ہی وہ کمزور ہے

کہ اسکا کوئی مددگار ہو، اور اسکی خوب خوب بڑائی بیان کرو۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

عبد المطلب کے (یعنی آپؐ کے) قبیلہ کا کوئی بچہ بھی بولنا شروع کرتا تو آپؐ اس کو مذکورہ بالا آیتِ کریمہ یاد کراتے۔

بچّہ کو نماز پڑھوانے، علیحدہ سلانے اور شادی کر دینے کی عمر اور ھدایات

(۱) سات برس کی عُمر میں بچّہ سے نماز پڑھوائے اور نماز (نہ پڑھنے) پر سزا دے، اور نو برس کی عمر میں اسکا بستر الگ کر دے اور سترہ برس کی عمر میں اسکی شادی کر دے۔

ف ! حدیث شریف میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہر مسلمان کو بچوّں کے بارے میں مذکورہ بالا ہدایات دی ہیں اور حکم فرمایا ہے۔

جوان ہو جانے اور شادی کر دینے کے بعد

(۱) جب اولاد صوم وصلوٰۃ کی پابند، جوان اور اپنے گھر بار کی ہو جائے تو اس کو سامنے بٹھا کر کہے :۔

لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً ط (ابن سنی عن انسؓ)

ترجمہ: اللہ تجھے (دُنیا و آخرت میں) میرے لیے فتنہ نہ بنائے۔

سفر پر جانیوالے (مُسافر) اور رُخصت کرنیوالے (مقیم) کے لیے دُعائیں

(۱) جب کوئی سفر پر جا رہا ہو تو رخصت کرنے والا مقیم اس سے مصافحہ کرے اور یہ دُعا دے :۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ ط

ترجمہ: میں اللہ کے سُپرد کرتا ہوں تمہارے دین کو، امانت (ودیانت) کو اور تمہارے عمل کے

خاتموں کو (سفر) کے انجام کو (وہی سب کا محافظ ہے) ۔ (نسائی، حاکم، عن ابی ہریرۃ رض)

آخر میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ کہے (اور رخصت کر دے) اگر چند آدمی ہوں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ کہے۔

(۲) رخصت ہونے والا مسافر یہ دعا دے :-

اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا تَخِیْبُ وَدَآئِعُهٗ یَا لَا تَضِیْعُ وَدَآئِعُهٗ ؕ

ترجمہ: میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی امانتیں گمراہ نہیں ہوتیں یا ضائع نہیں ہوتیں۔ (ابن سنی، طبرانی عن ابی ہریرۃ رض)

(۳) اگر کوئی مسافر تم سے کہے کہ میں سفر پر جا رہا ہوں مجھے نصیحتیں فرما دیجئے تو جواب میں کہو:-

عَلَیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَالتَّكْبِیْرُ عَلٰی كُلِّ شَرَفٍ ؕ

ترجمہ: تم اللہ سے ڈرنے کو اپنے اوپر لازم کر لو (ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہنا کبھی غافل نہ ہونا) اور ہر بلندی پر چڑھنے کے وقت تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ پابندی سے کہنا ۔ (نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ)

(۴) اور جب وہ چلا جائے تو اس کے لیے یہ دعا کرے :-

اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَیْهِ السَّفَرَ ؕ

ترجمہ: اے اللہ (خیر و عافیت کے ساتھ) اسکو مسافت طے کرا دے اور سفر کو اسکے لیے آسان کر دے (ترمذی، نسائی عن ابی ہریرۃ رض)

(۵) یا یہ دعا دے :-

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰی وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَیَسَّرَ لَكَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا كُنْتَ ؕ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تقویٰ (اور پرہیزگاری) کو تیرا توشۂ سفر بنائے، تیرے گناہ معاف کر دے اور جہاں بھی تو رہے خیر و برکت تیرے لیے آسان فرما دے ۔ (ترمذی، حاکم عن انس رض)

(۶) یا یہ دعا دے :-

جَعَلَ اللّٰهُ التَّقْوٰی زَادَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَ لَكَ الْخَیْرَ حَیْثُمَا تَوَجَّهْتَ ؕ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پرہیزگاری کو تیرا توشہ بنا دے اور تیرے گناہ بخش دے اور جہاں بھی تو جائے خیر و خوبی تیرے سامنے لائے۔

کافروں سے جنگ کرنے کیلئے لشکر یا فوجی دستہ بھیجنے کے وقت کے آداب اور دُعائیں :

(۱) جب کسی (سردار) کو کسی لشکر یا فوجی دستہ کا امیر (سپہ سالار) بنائے (یا حکومتِ وقت نے بنایا ہو) تو (اوّل) اسکو خود اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی اور (پھر) اپنے ماتحت مسلمان (سپاہیوں) کے ساتھ بھلائی (اور حُسنِ سُلوک) سے پیش آنے کی وصیّت کرے پھر کہے :۔

اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اُغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدُرُوْا وَلَا تَمْثِلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا ؕ

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں جنگ کرو، جو بھی اللہ (کے معبود ہونے) کا انکار کرے اس سے لڑو، جہاد کرو، اور (مالِ غنیمت میں) خیانت مت کرو اور (کسی سے) عہد شکنی نہ کرو اور کسی کے ناک کان مت کاٹو اور صورت نہ بگاڑو اور کسی بچّہ کو قتل مت کرو۔ (مسلم، سنن اربعہ عن بریدہ بن المحصب الاسلمی رض)

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب کسی صحابی کو کسی لشکر یا فوجی دستہ کا امیر (سپہ سالار) بنا کر بھیجتے تو اسی طرح وصیّت اور دُعا فرماتے اور یہی ہدایات دیا کرتے تھے۔

(۲) یا یہ کہے :۔

اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَّلَا طِفْلًا وَّلَا صَغِيْرًا وَّلَا امْرَاَةً وَّلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَآئِمَكُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (ابوداؤد عن انس رض)

ترجمہ: جاؤ اللہ کا نام لیکر، اور اللہ کی مدد کے ساتھ، اور رسول اللہ ص کے دین پر (قائم رہو) کسی بوڑھے ناکارہ آدمی کو قتل مت کرو، اور شیر خوار بچے، کم سن لڑکے، اور عورت کو بھی قتل نہ کرو (مالِ غنیمت میں) خیانت نہ کرو۔ (بلکہ) مالِ غنیمت کی تمام چیزیں ایک جگہ جمع کردو (اور تقسیم کے بعد اپنا اپنا حصّہ لو) اور اپنے باہمی معاملات درست رکھو اور (ایک دوسرے کے ساتھ)

اچھا سلوک کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ اچھا سلوک کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو امیرِ لشکر بناتے اور لشکر روانہ کرتے تو یہی وصیّت فرماتے اور دُعائیں دیتے۔

(۳) روانگی کے وقت جب (رخصت کرنے کے لیے کچھ دُور) انکے ساتھ جائے تو یہ دُعا دے:

اِنْطَلِقُوْا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ اَعِنْهُمْ ط (حاکم عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: جاؤ اللہ کے نام پر (کافروں سے جنگ کرو) اے اللہ تو انکی مدد فرما۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کے لشکر کو روانہ کرتے تو کچھ دُور اُن کے ساتھ جاتے اور مذکورہ بالا دُعا دیتے۔

امیرِ لشکر یا مُسافر کے لیے دُعائیں

(۴) امیرِ لشکر یا کوئی بھی مُسافر سفر پر روانہ ہونے کے وقت کہے :-

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ ط

ترجمہ: اے اللہ ! میں تیری ہی مدد سے حملہ کروں گا، تیری ہی مدد سے تدبیر کروں گا اور تیری ہی مدد سے سفر کروں گا۔ (ترمذی، احمد عن علی رضؓ)

(۵) اگر کسی موقعہ پر دشمن وغیرہ سے (ناگہانی نقصان پہونچنے کا) خوف ہو تو سورۃ لِاِیْلٰفِ پڑھے:-

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۚ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۙ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۠

ترجمہ: قریش کو مانوس رکھنے کے لیے، جاڑے اور گرمی کے سفروں سے ان کو مانوس رکھنے کے لیے، پس چاہیئے کہ وہ اس گھر (کعبہ) کے رب کی عبادت کریں جس نے ان کو بھوک (پیاس) میں کھانے (پینے) کو دیا، اور ڈر خوف میں امن وامان بخشا۔

ف ! حضرت ابو الحسن قزوینی فرماتے ہیں کہ :-

سورۂ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ہر نقصان (و مضرت) سے امان دینے والی ہے، "آزمودہ" عمل ہے۔

مسافر کیلئے سفر میں جانے اور واپس آنے کے وقت پڑھنے کی دعائیں

(۱) مسافر جب سواری کی رکاب میں پاؤں رکھے یا سوار ہونے لگے تو کہے بِسْمِ اللّٰہِ ط اور جب اسکی پیٹھ پر بیٹھ جائے یا سوار ہو جائے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اور یہ دُعا پڑھے :-

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ۙ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم تو اسکو اپنے قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بیشک ہم (مرنے کے بعد) اپنے رب کے پاس ہی لوٹ کر جائیں گے۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲۱۳)

(۲) تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے۔

(۳) اور یہ اِسْتِغْفَار پڑھے :

سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ط

ترجمہ: پاک ہے تو، بیشک میں نے اپنے اُوپر (بہت) ظلم کیا ہے (کہ تیری نافرمانی کرتا رہا) پس تو مجھے بخش دے بیشک تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔ (ابن حبان، حاکم عن علی رضؓ)

(۴) یا جب اطمینان سے سواری پر بیٹھ جائے تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور یہ آیت پڑھے :

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ۙ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○ (ابن حبان، حاکم، احمد عن علی رضؓ)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم تو اسکو اپنے قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بیشک ہم (مرنے کے بعد) اپنے پروردگار کے پاس ضرور لوٹ کر جائیں گے۔

(۵) اور اس کے بعد یہ دُعا مانگے :

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی ط وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی ط اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ ط اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ ط اَللّٰھُمَّ

اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ وَّعۡثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الۡمَنۡظَرِ وَسُوۡٓءِ الۡمُنۡقَلَبِ فِی الۡمَالِ وَالۡاَہۡلِ وَالۡوَلَدِ ط (مسلم ترمذی عن ابن علی رضؓ)

ترجمہ:
اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اِس سفر میں نیکی کی اور پرہیزگاری کی اور جو عمل تجھے پسند ہو اسکی درخواست کرتے ہیں۔ اے اللہ! تو ہمارا یہ سفر ہم پر آسان کردے اور اسکی مسافت کو طے کردے۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں (ہمارا) رفیق اور گھر بار میں (ہمارا) قائم مقام ہے (تو ہماری اور ہمارے گھر بار کی حفاظت کر) اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی سختیوں سے اور (سفر میں کسی) تکلیف دہ منظر سے اور بیوی بچوں اور مال و منال میں تکلیف دہ واپسی سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۶) اور جب سفر سے واپس ہو تب بھی یہی دعا مانگے اور ان کلمات کا اور اضافہ کرے:-

اٰئِبُوۡنَ تَآئِبُوۡنَ عَابِدُوۡنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوۡنَ ○

ترجمہ:
ہم (اب سفر سے) لوٹ رہے ہیں (اپنے گناہوں سے) توبہ کرتے ہیں، (ہر حال میں اللہ کی) عبادت کرتے ہیں اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ (نسائی، ابوداؤد عن ابن عمرؓ)

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-
سفر پر جانے اور واپس آنے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا جو اوپر بیان ہوا۔

(۷) اِسی طرح جب سوار ہو تو (شہادت کی) انگلی (آسمان کی طرف) اُٹھائے اور کہے:-

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالۡخَلِیۡفَۃُ فِی الۡاَھۡلِ ط اَللّٰھُمَّ اَصۡحِبۡنَا بِنُصۡحِکَ وَاقۡلِبۡنَا بِذِمَّۃٍ ط اَللّٰھُمَّ ازۡوِلَنَا الۡاَرۡضَ وَھَوِّنۡ عَلَیۡنَا السَّفَرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ وَّعۡثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الۡمُنۡقَلَبِ ط (ترمذی، نسائی عن ابی ہریرہ رضؓ)

ترجمہ:
اے اللہ! تو ہی سفر میں (ہمارا) رفیق (ساتھی) ہے اور تو ہی گھر بار میں (ہمارا) قائم مقام (اور محافظ) ہے اے اللہ! تو اپنی بھلائی کو (اس سفر میں) ہمارے ساتھ رکھ اور اپنی حفاظت میں ہمیں واپس لا، اے اللہ! تو زمین (راستہ) کو ہمارے لیے طے کردے اور سفر کو ہم پر آسان کردے۔ اے اللہ! میں سفر کی سختیوں اور تکلیف دہ (ناکام) واپسی سے پناہ مانگتا ہوں۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

ہر اُونٹ کے کوہان میں (اسی طرح ہر سواری میں) ایک شیطان موجود ہوتا ہے لہٰذا جب تم اس پر سوار ہو تو جس طرح اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اللہ عزّ وجلّ کا نام لو پھر اُس سے کام لو۔ (یعنی حسبِ منشا سوار ہو اور سفر کرو) اس لیے کہ اللہ عزّ وجل ہی (اِن سواریوں پر تم کو) سوار کرتا ہے۔ (احمد، طبرانی، عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رض)

دورانِ سفر میں پڑھنے کی دُعائیں

(۱) اثناءِ سفر میں حسبِ ذیل تعوّذ پڑھتا رہے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْۤءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ ط

ترجمہ : اے اللہ ! میں پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے اور (سفر سے) واپسی (ناکامی) کی اذیت سے اور ترقی کے بعد تنزل سے اور مظلوم کی (بد) دُعا سے، اور (واپسی پر) اہل و عیال میں کسی تکلیف دہ منظر سے۔ (مسلم، ترمذی، عن عبداللہ بن سرجس رض)

(۲) اور یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا یَّبْلُغُ خَیْرًا وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا بِیَدِكَ الْخَیْرُ ط اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۞ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ ط اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلَنَا الْاَرْضَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ ط (ابن سنی عن براء بن العازب رض)

ترجمہ : اے اللہ ! (میں تجھ سے) ایسی کامیابی (چاہتا ہوں) جو خیر و خوبی کو پہونچا دے (یعنی اسکا انجام خیر ہو)۔ اور تیری (خاص) مغفرت اور رضا (چاہتا ہوں) تیرے ہی ہاتھ میں (تمام تر) خیر و برکت ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ ! تو ہی سفر میں (ہمارا) رفیق ہے اور تو ہی گھر بار میں (ہمارا) قائم مقام (اور محافظ) ہے۔ اے اللہ تو اس سفر کو ہم پر آسان کر دے اور زمین (کی مسافت) کو ہمارے لیے طے کر دے، اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی سے

اور سفر سے) واپسی کی اذیت سے۔

(۳) یا یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَھْلِنَا (ترمذی، نسائی عن عبد اللہ بن سرجسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور تو ہی اہل و عیال میں (ہمارا) قائم مقام ہے۔ اے اللہ! تو ہمارے سفر میں ہمارا رفیق بن جا اور ہمارے اہل و عیال میں ہمارا قائم مقام (اور محافظ) بن جا۔

(۴) (۱) جب کسی بلندی (پہاڑی وغیرہ) پر چڑھے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور جب اُس سے اُترے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے۔ (بخاری، نسائی عن جابرؓ)

(۲) اور جب کسی وادی (کھلے میدان) میں پہونچے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔

(۳) اور اگر سواری کے جانور کو ٹھوکر لگے تو فوراً بِسْمِ اللّٰہِ کہنا چاہیئے۔ (نسائی، احمد عن ابی تمیمہ عن رجلؓ)

ف ! یہ چاروں ہدایتیں رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے احادیث میں منقول ہیں۔

بحری سفر کی دُعائیں

(۱) بحری سفر میں ڈوبنے سے امان کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ سوار ہوتے وقت آیاتِ ذیل پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسَاھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (۲) وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ (ابن سنی عن الحسین بن علیؓ)

ترجمہ: (۱) اللہ کے نام سے اس کا لنگر اُٹھانا ہے اور (اسی کے نام سے) اسکا لنگر ڈالنا ہے بیشک میرا رب بڑا بخشنے والا ہے رحم کرنیوالا ہے (ان کافروں، مشرکوں نے) اللہ کی قدر کرنے کا جیسا حق تھا ویسی قدر نہیں کی حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اسکی مٹھی (میں) ہوگی اور (تمام) آسمان اس کے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ (درحقیقت) اللہ، پاک و منزہ اور بلند و برتر ہے، اِن مشرکوں کے شرک سے۔

سفر میں ضرورت کے وقت مدد طلب کرنے کیلئے دُعا اور مجرّب عمل

(۱) اگر سفر میں سواری کا جانور چھوٹ کر بھاگ جائے تو بلند آواز سے کہے :۔

اَعِیْنُوْا یَا عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ط (بزار عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: مدد کرو اے اللہ کے بندو ! اللہ تم پر رحمت فرمائے۔

(۲) اور اگر کسی مددگار کو بُلانا ہو تو بُلند آواز سے کہے :۔

یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ ط یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ ط یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ ط (طبرانی عن زید بن علیؓ)

ف ! مُصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں : یہ عمل آزمودہ ہے۔" (طبرانی فی الکبیر)

(۳) جب کسی بُلند مقام پر پہونچے تو یہ کہے :۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ ط وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ط

ترجمہ اے اللہ ! تیرے ہی لیے شرف و برتری ہے ہر بلند (سے بلند تر چیز) پر اور تیرے ہی لیے حمد و ثنا ہے ہر حال میں۔ (احمد، ابو یعلی عن انسؓ)

(۴) اور جب اس شہر کو دیکھے جس میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اُسکو دیکھتے ہی کہے :۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ ط وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ ط وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ ط فَاِنَّا نَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا ط وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا ط (نسائی، حاکم عن صہیبؓ)

ترجمہ : اے اللہ ! ساتوں آسمانوں کے اور اس تمام مخلوق کے پروردگار جس پر یہ سایہ فگن ہیں اور ساتوں زمینوں کے اور اس تمام مخلوق کے پروردگار جس کو یہ اٹھائے ہوئے ہیں اور تمام شیطان کے اور اس تمام مخلوق کے رب جن کو انھوں نے گمراہ کیا ہے اور تمام ہواؤں کے اور ان چیزوں کے رب جن کو ہواؤں نے پراگندہ کر دیا ہے پس ہم تجھ سے اس بستی کی اور بستی والوں کی خیر و برکت کی دُعا مانگتے ہیں اور تجھ سے ہی اس بستی کے اور بستی والوں کے اور جو کچھ بھی اس بستی میں

ہے اُس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔

ایک روایت میں اس دُعا کے ساتھ کلمات ذیل کا بھی اضافہ ہے :۔

اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا ؕ

ترجمہ: مَیں تجھ سے اِس بستی کی، اور جو اس میں ہے اسکی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور اس بستی کے، اور جو اس میں ہے، اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (طبرانی عن لبابہ عن رفاعۃ بن المنذر الانصاری)

(۵) اور جب اس بستی میں داخل ہونے لگے تو تین مرتبہ کہے :۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا ؕ

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیں اِس بستی میں خیر و برکت عطا فرما۔ (ترمذی)

اور یہ دُعا مانگے :۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا ؕ (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ ہم کو اِس بستی کے ثمرات (و منافع) عطا فرما اور اِس بستی والوں کو ہماری محبت دے، اور اس کے نکوکار باشندوں کی محبت ہم کو نصیب فرما۔

(۶) اور جب کسی قیام گاہ میں قیام کرے تو یہ پڑھے :۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ؕ (مسلم)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامّہ کی پناہ لیتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

اگر کسی جگہ قیام کرتے وقت مذکورہ بالا تعوّذ پڑھ لے گا تو اس جگہ سے کوچ کرنے تک اس کو وہاں کی کوئی چیز نقصان نہ پہونچا سکے گی۔ (ترمذی، مسلم، احمد خولہ بنت حکیم رض)

(۷) اور اگر (اثناءِ سفر میں کسی سرزمین میں) شام ہو جائے اور رات آجائے (اور جب شب کو وہاں ٹھہرنا پڑے) تو اس سرزمین کو خطاب کر کے کہے :۔

يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ ؕ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِيْكِ ؕ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ

وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔

ترجمہ: اے سرزمین! میرا بھی رب اللہ ہے اور تیرا بھی رب اللہ ہے، میں (اسی) اللہ کی پناہ لیتا ہوں تیرے شر سے اور جو کچھ تیرے اندر پیدا کیا ہے اُس کے شر سے اور جو جانور تیرے اُوپر چلتے ہیں ان کے شر سے، اور میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی (جنگل کے) شیر سے اور کالے ناگ سے اور (ہر) سانپ بچھو سے اور شہر کے باشندوں کے شر سے اور (ہر) باپ اور بیٹے کے شر سے۔ (نسائی، حاکم، عن عمرؓ)

⑧ اور پچھلی رات کے وقت تین مرتبہ بُلند آواز سے کہے:-

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَآئِهٖ عَلَيْنَا۔ رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (مسلم، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

ترجمہ: سُن لیا ہر سُننے والے نے (یعنی سب گواہ ہیں) اللہ کی حمد وثناء کو اور اسکے فضل و انعام کو اور ہم پر اس کے احسان کی خوبی کو۔ اے پروردگار تو (پورے سفر میں) ہمارا رفیق رہیو اور ہم پر فضل و انعام فرمائیو۔ دوزخ کی آگ سے اللہ کی پناہ لیتے ہوئے (یہ کہہ رہا ہوں)۔

⑨ اور (جب تک سفر میں رہے وقتاً فوقتاً) یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کرے:-

(۱) قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (آخر تک) (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (آخر تک) (۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (آخر تک) (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (آخر تک) (۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (آخر تک) ہر سورت کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے شروع کرے اور اسی پر ختم کرے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

ایک مرتبہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت جبیر بن مطعمؓ سے) فرمایا: اے جبیر کیا تم چاہتے ہو کہ جب تم سفر میں جاؤ تو اپنے ساتھیوں سے صورت و ہیئت میں بہتر ہو اور توشۂ سفر (خورد و نوش میں بڑھکر رہو" یعنی سفر میں خوشحالی و فارغ البالی نصیب ہو) جبیر کہتے ہیں: "میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان" آپؐ نے فرمایا: "تو یہ پانچ سُورتیں پڑھ لیا کرو ہر سورت کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیمِ سے شروع کیا کرو اور اسی پر ختم کیا کرو"۔ —— جبیرؓ کہتے ہیں: "میں کافی مالدار اور دولتمند تھا مگر جب سفر میں جاتا تو سب سے زیادہ بدحال اور توشۂ سفر میں کمتر (تنگدست) ہو جایا کرتا تھا (یعنی سفر مجھے راس نہیں آتا تھا) جب سے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورتیں (پڑھنے کے لیے) بتلائیں اور میں نے ان کو پڑھنا شروع کیا تو میں پورے سفر میں واپسی تک اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ خوش حال اور توشۂ سفر میں فارغ البال رہنے لگا۔" (ابو یعلیٰ عن جبیرؓ)

سفر میں تنہائی کے وقت اللہ کی طرف دھیان لگائے رہے اور زیادہ سے زیادہ ذکر اللہ میں مصروف رہے، اور بُرے خیالات کو پاس نہ آنے دے۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو بھی مسافر اپنے سفر میں تنہائی کے وقت اللہ کے دھیان اور اس کے ذکر میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کے ہمسفر فرما دیتے ہیں اور جو شعر و شاعری وغیرہ لغویات میں مصروف رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے پیچھے ایک شیطان لگا دیتے ہیں۔
(طبرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامرؓ)

سفرِ حج کی دُعائیں[1]

اگر حج کا سفر ہو تو جب بیداء (یا کسی بھی احرام باندھنے کے مقام) پر سواری ٹھہرے (اور پہونچے) تو یہ کہے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط (صحاح ستہ عن ابن عمرؓ)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ پاک ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

تَلْبِیَہ ○ (مسلم، سنن اربعہ موقوفاً علی ابن عمرؓ)

اور جب احرام باندھے تو اس طرح تلبیہ کہے :-

---

[1] مصنف علیہ الرحمہ نے یہاں صرف ادعیہ واذکارِ حج کو بیان کیا ہے حج کرنے کا پورا طریقہ کسی اور حج کی کتاب سے معلوم کیجیے ۱۲۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں، بیشک تمام تر تعریف اور انعام (واحسان) تیرا ہی ہے اور سلطنت بھی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ (صحاح ستہ عن ابن عمرؓ)

③ کبھی اِس طرح کہے :-

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ (مسلم)

ترجمہ: حاضر ہوں میں حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں اور ہر خیر و خوبی تیرے ہی ہاتھ میں ہے میں حاضر ہوں اور تیری ہی جانب (میری) رغبت ہے اور (میرا) عمل بھی (تیرے ہی لیے ہے) میں حاضر ہوں۔

④ کبھی اِس طرح بھی کہے :-

لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ (نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

ترجمہ: حاضر ہوں میں اے معبودِ برحق حاضر ہوں۔

تلبیہ کے بعد کی دُعا

⑤ جب تلبیہ پڑھ چکے تو یہ دُعا مانگے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ غُفْرَانَكَ وَرِضْوَانَكَ اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِيْ مِنَ النَّارِ (طبرانی فی الکبیر عن خزیمہ بن ثابتؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری مغفرت کا اور تیری رضا کا، اے اللہ! تو مجھے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے۔

طواف کرنے کے وقت کی دُعائیں

(۱) جب بیت اللہ کا طواف کرے تو جب بھی رُکن[۱] (حجرِ اسود) پر پہونچے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ (بخاری عن ابن عباسؓ)

(۲) دونوں رکنوں (رکن حجر اسود اور رکن یمانی) کے درمیان یہ آیت پڑھے:- (ابوداؤد)

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دُنیا میں بھی خیر وخوبی دے اور آخرت میں بھی خیر وخوبی دے اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچا لے۔ (ابن ابی شیبہ عن عبد اللہ بن صاحبؓ)

(۳) یہی آیتِ کریمہ رکن حجرِ اسود اور حطیم[۲] کے درمیان میں اور پورے طواف کے دوران پڑھتا رہے اور یہی آیتِ کریمہ رُکن حجر اسود اور مقامِ ابراہیم[۳] کے درمیان پڑھے۔ (ابن حبان عن عبد اللہ بن حنظلہؓ)

طواف کے بعد کی دُعا

(۱) اور طواف میں یا رکن (حجر اسود) اور مقامِ ابراہیم کے درمیان یہ دُعا مانگے:-

اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ ؕ (حاکم موقوفاً علی ابن عباسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! جو تو نے مجھے روزی عطا کی ہے اس پر تو مجھے قناعت دیدے اور اس میں میرے لیے برکت بھی دے اور جو میری نظروں سے غائب ہیں (اہل وعیال) اُن پر تو خیر و برکت کے ساتھ میرا قائم مقام (محافظ) بن جا (میرے پیچھے اُنکی حفاظت فرمائیو۔

(۲) اور یہ پڑھے:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ؕ

---

[۱] کعبۃ اللہ کا وہ کونہ جس میں حجر اسود ہے ۱۲ [۲] کعبہ کا وہ حصّہ جس پر چھت نہیں ہے یہ حصّہ بیت اللہ کی شمالی جانب واقع ہے صرف چہار دیواری بنی ہوئی ہے ۱۲ [۳] وہ مقام جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانۂ کعبہ تعمیر کیا تھا یہ ایک بڑا پتھر ہے خانۂ کعبہ کے سامنے مشرق کی جانب رکھا ہے۔

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ (ابن ابی شیبہ علی ابن عمرؓ)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کا سب ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

طواف سے فارغ ہونے کے بعد

جب طواف سے فارغ ہو جائے تو مقامِ ابراھیم کے پاس آکے یہ آیت پڑھے:۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ؕ

ترجمہ: اور مقامِ ابراھیم کو نماز کی جگہ بنالو (اور نماز پڑھو)۔

اور مقامِ ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کر کے (یعنی اس طرح کہ دونوں سامنے ہوں) دو رکعت نماز طواف پڑھے پہلی رکعت میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) سورۂ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھے اور دوسری رکعت میں سُورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے —— (طواف سے فارغ ہونے کے بعد) پھر رکن (حجرِ اسود) کی جانب واپس آئے اور اُسے بوسہ دے (چُومے)۔

سعی بَیْنَ الصَّفا والمروۃ (صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے) کا بیان

پھر (مسجدِ حرام کے) دروازے (باب الصفا) سے صفا (پہاڑی) کی جانب روانہ ہو جب اس کے قریب پہونچے تو یہ آیت پڑھے:۔

(۱) اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ؕ (ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک صفا اور مروۃ اللہ تعالیٰ کے مقدس مقامات میں سے ہیں۔

اور اس کے بعد کہے:۔

اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ؕ (ابوعوانہ)

مَیں اُسی سے (صفا سے) شروع کرتا ہوں جس سے اللہ غالب و برتر نے شروع کیا ہے۔ یہ کہہ کر صفا (پہاڑی) پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آجائے اور قبلہ کی طرف رُخ

کرلے تین مرتبہ کہے :-

(۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ط (ابوعوانہ)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔

اور یہ پڑھے :-

(۳) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ (مسلم، ترمذی، ابوعوانہ عن جابر)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک (ساتھی) نہیں ہے، اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے، وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا و یگانہ ہے اُس نے اپنے وعدہ (مکہ کی فتح) کو پورا کردیا اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد فرمائی اور تن تنہا کافروں کے لشکروں کو شکست دی۔

پھر انہی کلمات (مذکورہ بالا) کو تین مرتبہ کہہ کر (صفا سے) مروہ کی جانب اُترے۔ جب (اُترائی ختم ہوکر) وادی میں سیدھا کھڑا ہوجائے تو وادی کے اندر دوڑے یہاں تک کہ (جب مروہ کی جانب) اُوپر چڑھنے لگے تو دوڑنا ترک کردے اور آہستہ چلے یہاں تک کہ مروہ (پہاڑی) کے اُوپر پہونچ جائے تو مروہ پر بھی وہی عمل کرے جو صفا پر چڑھ کر کیا تھا۔

(۴) یا جب صفا پر چڑھے تو تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور یہ پڑھے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (ابوعوانہ، ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمرؓ)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کا تمام ملک (یعنی اُسی کی سلطنت) ہے، اسی کی سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

اسی طرح سات مرتبہ صفا اور مروہ پر چڑھے اور اُترے اور وادی کے درمیان "سعی" کرے (دوڑے) کلمات "تکبیر اور "تہلیل" کہے چنانچہ کل اکیس مرتبہ اللہ اور سات مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ (آخر تک پڑھے۔ اور درمیان میں جو چاہے دُعائیں کرے اور اللہ سے مُرادیں مانگے۔

(۵) اور صفا پر یہ دُعا بھی پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۝ وَاِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ (مُوطا موقوفاً علی ابن عمرؓ)

ترجمہ: اے اللہ! بیشک تونے ارشاد فرمایا ہے، مجھ سے دعا مانگو مَیں تمہاری دعا قبول کرونگا، اور بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا، اور مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسے تونے مجھے اسلام (اور ایمان کی دولت) سے نوازا ہے اسی طرح مجھے اس سے محروم بھی نہ کیجیو، یہاں تک کہ مجھے اسلام پر ہی اُٹھالے۔

(۶) اور صفا، مروہ کے درمیان یہ دُعا بھی مانگے :۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ (موقوفاً ابن ابی شیبہ عن ابن مسعودؓ)

ترجمہ: اے میرے رب! تو مجھے بخش دے اور رحم فرما، بیشک تو ہی سب پر غالب ہے سب سے زیادہ کرم والا ہے۔

ف! یہ تمام اذکار و دعائیں اور ترتیب اسی طرح احادیث میں آئی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں :۔

عرفات کی جانب روانگی کے وقت

(۱) جب میدانِ عرفات کی جانب روانہ ہو تو راستے میں برابر تلبیہ اور تکبیر کہتا ہے۔ (مسلم، ابوداؤد عن ابن عمرؓ)

(۲) عرفہ کے دِن کی بہترین دُعا یہ ہے :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ (ابن ابی شیبہ عن علیؓ)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا تمام ملک ہے، اور اسی کی سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ کے دن کی بہترین دعا، اور میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے جو (اللہ کی حمد وثنا میں) بہترین کلمات کہے ہیں وہ یہ ہی (مذکورہ بالا) کلمات ہیں۔

(۲) ایک اور حدیث میں ہے کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے جو عرفہ (کے دن) سب سے زیادہ دعا کی ہے وہ یہ کلمۂ توحید ہے اور یہ (مذکورہ بالا) دعا ہے۔

(۳) مذکورہ بالا کلمۂ توحید کے بعد یہ دعا کرے :-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا ط اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ط وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِهِ الرِّیَاحُ ط (ابن ابی شیبہ عن علیؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے دل میں نور پیدا کردے اور میرے کانوں میں (بھی) نور اور آنکھوں میں (بھی) نور (پیدا کردے)۔ اے اللہ! تو میرا سینہ کھول دے اور میرا (دنیا وآخرت کا) ہر کام میرے لیے آسان کردے۔ اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں (زندگی میں) سینہ (دل) کے وسوسوں سے، اور کام کی پراگندگی و پریشانی سے اور (مرنے کے بعد) قبر کے فتنہ (آزمائش) سے، اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہو (پیش آئے)۔ اور ہر اُس چیز کے شر سے جو دن میں داخل ہو (پیش آئے)۔ اور ہر اُس چیز کے شر سے جو ہوائیں اپنے ساتھ لاتی ہیں۔

میدانِ عرفات میں

(۱) (نویں تاریخ کو) جب میدانِ عرفات میں جاکر ٹھہرے تو اکثرت سے) تلبیہ پڑھے۔
ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ عرفات میں تلبیہ پڑھنا سُنّت (مؤکدہ) ہے۔ (نسائی، حاکم، عن ابن عباس رض)
(۲) عرفات میں تلبیہ پڑھنے کے بعد کہے:-

اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ ط (عن ابن عباس رض)

ترجمہ: اس کے سوا نہیں کہ خیر و خوبی تو بس آخرت ہی کی خیر و خوبی ہے۔ (طبرانی فی الاوسط

عرفات میں قیام

(۱) جب (ظہر کے وقت ہی ظہر کے ساتھ ملا کر) عصر کی نماز پڑھ چکے تو عرفات میں ٹھہرے (قیام کرے) اور ہاتھ اُٹھا کر یہ کلمات کہے:-

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ط اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى ط وَاغْفِرْلِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ط (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمر رض)

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کی سب تعریف ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے لیے ہی سب تعریف ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کی سب تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے، اے اللہ تو اپنی ہدایت سے مجھے ہدایت دیدے اور پرہیزگاری سے مجھے پاک و صاف کردے اور دُنیا و آخرت میں میری مغفرت فرمادے۔

(۲) اس کے بعد ہاتھ نیچے کرلے اور اتنی دیر خاموش رہے جتنی دیر میں انسان سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے پھر دوبارہ ہاتھ اُٹھا کر اُسی طرح عمل کرے جیسے پہلے کیا تھا۔

مشعرِ حرام[1] (مُزدلفہ) میں قیام

(۱) جب عرفات سے (غروبِ آفتاب کے وقت) واپس لوٹے اور مزدلفہ میں پہونچے (اور مغرب وعشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھے اور آرام کر چکے) تو صُبح طلوع ہونے کے بعد قبلہ کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہو اور دُعاء تکبیر، تھلیل، توحید میں مصروف رہے (یعنی جو کلمات اور دُعا، میدان عرفات میں پڑھی تھیں وہی یہاں پڑھتا رہے) یہاں تک کہ دن کی روشنی اچھی طرح پھیل جائے (تو منیٰ میں واپس آئے)۔ (مسلم، ابوعوانہ عن جابرؓ)

(۲) مزدلفہ کے قیام کے وقت بھی برابر تلبیہ پڑھتا رہے یہاں تک کہ جمرۃ العقبۃ پر کنکریاں مارے (پہلے دن یعنی ۱۰ تاریخ جس کو یوم النحر کہتے ہیں صرف اسی جمرۃ العقبۃ پر کنکریاں ماری جاتی ہیں)۔ (صحاح ستہ عن ابنِ عباسؓ)

رَمیِ جِمار (ٹیلوں پر کنکریاں مارنے) کے وقت

(۱) اور جب (منیٰ میں یوم النحر کے اگلے دن یعنی ۱۱ تاریخ کو جمروں (ٹیلوں) پر کنکریاں مارنے کا قصد کرے تو جب جمرۂ دنیا (منیٰ سے قریب تر ٹیلہ) پر آئے تو سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری مارنے کے بعد یا ساتھ ہی اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہے۔ (نسائی عن ابنِ عمرؓ)

(۲) پھر ذرا آگے بڑھے اور ہموار زمین میں آکر دیر تک قبلہ کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہوا ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتا رہے:۔ (ابن ابی شیبہؓ)

(۳) پھر جمرۂ وُسطیٰ (درمیانی ٹیلہ) پر اسی طرح (سات کنکریاں اللہ اکبر کہہ کر مارے پھر شمال کی جانب آگے بڑھکر قبلہ رُخ کھڑا ہوا دیر تک ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگتا رہے۔ (ابن ابی شیبہ)

(۴) پھر جمرۂ عقبہ پر وادی کے اندر سے ہی اسی طرح (سات کنکریاں مارے اور

---

[1] مَشۡعَرِ حرام یا مُزۡدَلِفَہ اس مقام کا نام ہے جہاں حاجی نویں تاریخ کو مغرب وعشا کی نماز ایک ساتھ پڑھتے اور صبح ہونے تک آرام کرتے ہیں ۱۲

اللہ اکبر کہے) مگر جمرۂ عقبہ کے پاس قیام نہ کرے۔

(۵) جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے لیے وادی کے اندر داخل ہو اور وہاں سے کنکریاں مارے اور جمرۂ عقبہ کے پاس کنکریاں مارنے کے بعد نہ ٹھہرے۔ (ابن ابی شیبہ)

(۶) رمی (کنکریاں مارنے) سے فارغ ہو کر (بغیر ٹھہرے) یہ دُعا مانگے:-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ؕ

ترجمہ: اے اللہ! تو اس حج کو حجِّ مبرور (پاک صاف اور مقبول حج) بنادے اور ہر گناہ کو بخشا ہوا (بنادے)۔ (ابن ابی شیبہ)

(۷) (سوائے جمرۂ عقبہ کے) تمام جمروں (ٹیلوں) کے پاس ٹھہر کر دُعا مانگے مگر کوئی دُعا معین نہ کرے جو دل چاہے دُعا مانگے۔ (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمرؓ)

منیٰ میں قربانی کرنے کے وقت

(۱) اور جب (منیٰ میں) قربانی کرے تو بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور جانور کے کلّے پر پاؤں رکھکر چھُری پھیرے اور یہ نیّت کرے:- (صحاح ستۃ عن انسؓ)

(۲) اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! تو میری جانب سے اور اُمّت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے (یہ قربانی) قبول فرمالے۔ (مسلم عن عائشہؓ)

(۳) اور یہ دُعا پڑھے اور پھر ذبح کرے:-

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؕ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ؕ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ

ترجمہ: بیشک میں نے اپنا مُنہ اس اللہ تعالیٰ کی جانب کردیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے دینِ ابراہیمی پر سب سے مُنہ موڑ کر (قائم ہوں) اور میں مُشرکوں میں سے ہرگز نہیں ہوں

بیشک میری تو نماز بھی، قربانی بھی، مرنا بھی (سب کچھ) اللہ رب العالمین کے لیے ہے (میں گواہی دیتا ہوں) اسکا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں تو (سراپا) فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ قربانی تیری ہی جانب سے ہے اور تیرے ہی لیے ہے۔ اللہ کے نام پر (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ (ابن ماجہ، حاکم عن جابر رضؓ)

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت فاطمہ زُہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اُٹھو اپنی قربانی کے پاس جاؤ اور اس کو ذبح ہوتا دیکھو۔ اس لیے کہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی تمہارے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اور آیت کریمہ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ پڑھو۔" اس پر عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی حدیث نے عرض کیا: یارسول اللہ کیا یہ ثواب آپؐ کے اور آپؐ کے اہلِ بیت کے لیے مخصوص ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لیے بھی یہی ثواب ہے۔ (حاکم عن عمران بن حصینؓ)

(۴) اور اگر اُونٹنی ہو تو (زمین پر لٹانے کے بجائے پاؤں باندھ کر) کھڑا کرے پھر کہے :

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ

پھر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر نحر کرے (نیزہ یا برچھے سے لمبائی میں گلا کاٹے)۔

عقیقہ کا جانور ذبح کرنے کے وقت

(۱) اگر عقیقہ کا جانور ہو تو قربانی کے جانور کی طرح عمل کرے صرف بِسْمِ اللّٰہِ عَقِیْقَۃُ فُلَانٍ کا اضافہ کرے۔ فلاں کی جگہ بچّے یا بچّی کا نام لے۔ (ابن ابی شیبہ موقوفاً، حاکم موقوفاً علی ابن عباسؓ)

خانۂ کعبہ میں داخل ہونے کے وقت

جب (مکّہ میں آکر طواف زیارۃ کرچکے اور) خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہو تو اسکے

ہر کونہ اور گوشہ میں اَللّٰہُ اَکبَرُ کہے اور دُعائیں مانگے، اور جب باہر نکل آئے تو خانۂ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے۔ (بخاری عن ابن عباس مسلم، نسائی عن اسامہ بن زیدؓ)

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوئے۔ آسامہ بن زید عثمان بن طلحہؓ حجبی (کعبہ کے کلید بردار) اور بلالؓ بھی آپؐ کے ہمراہ تھے۔ خانۂ کعبہ کا دروازہ بند کر دیا اور کافی دیر تک اندر رہے (راوی حدیث ابن عمر کہتے ہیں) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو میں نے بلالؓ سے دریافت کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر کیا کیا تھا؟ بلالؓ نے کہا: ایک (اگلے) ستون کو اپنے بائیں جانب اور دو ستونوں کو دائیں جانب اور تین (پچھلے) ستونوں کو اپنے پیچھے رکھ کر نماز پڑھی تھی۔ خانۂ کعبہ اس زمانے میں چھ ستونوں پر بنا ہوا تھا۔ (بخاری، مسلم عن ابن عمرؓ)

دوسری حدیث حضرت اسامہؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے تو بلالؓ کو حکم دیا انھوں نے دروازہ بند کر دیا۔ بیت اللہ کے اس زمانے میں چھ ستون تھے۔ تو آپؐ آگے بڑھے یہاں تک کہ جب اِن دو ستونوں کے درمیان پہونچے جو کعبہ کے بند دروازے کے متصل ہیں تو آپؐ بیٹھ گئے اور اللہ کی حمد و ثنا کی، دُعا مانگی اور مغفرت طلب کی پھر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جب اس جگہ پہنچے جو کعبہ کے پچھلے حصّہ کے سامنے ہے تو اپنا چہرۂ منورا ور رُخسارِ مُبارک اس پر رکھا اور اللہ کی حمد و ثنا کی، دعا مانگی اور مغفرت طلب کی پھر کعبہ کے ہر ہر گوشہ اور کونہ کے پاس گئے اور اسکی طرف رُخ کرکے تکبیر، تہلیل، تسبیح اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور دعا مانگی اور مغفرت طلب کی پھر باہر نکل آئے اور کعبہ کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی پھر واپس تشریف لے آئے۔ (نسائی عن اسامہ بن زیدؓ)

---

[۱] بعض روایت سے ثابت ہے کہ آپؐ نے خانۂ کعبہ کے اندر دو رکعت نماز پڑھی ہے، یہی راجح ہے۔ مصنفؒ نے ہر دو حدیثیں اسی لیے نقل کی ہیں ۱۲

آبِ زم زم پینے کے وقت

① اور جب (طواف کی دو رکعتوں سے فارغ ہوکر چاہ زمزم پر آئے اور) آبِ زمزم پیئے تو کعبہ کی طرف رُخ کرکے اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھکر تین سانس میں خوب پیٹ بھر کر آبِ زمزم پیئے اور پی چکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک ہم مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان نشانی (اور فرق) ہی یہ ہے کہ منافق لوگ آبِ زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے (اور ہم خوب پیٹ بھر کر پیتے ہیں)۔ (ابن ماجہ، حاکم عن ابنِ عباس رض)

دوسری حدیث میں آیا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آبِ زم زم جس مقصد کے لئے پیا جائے اسی مقصد کے لیے (مُفید) ہوتا ہے۔ اگر تم اس کو (دُکھ بیماری سے) شفا کے لیے پیو گے اللہ تعالیٰ تم کو شفا دیدیں گے، اور اگر تم (کسی دشمن یا آفت و مصیبت سے) پناہ لینے کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو (اس سے) پناہ دیدیں گے اور اگر تم اپنی پیاس بجھانے کے لیے پیو گے تو اللہ تمہاری پیاس بجھادیں گے۔ (حاکم عن ابن عباس رض)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ جب آبِ زمزم پیتے تو کہتے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے نفع پہونچانے والے علم اور فراخ روزی اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

مصنّف حصن حصین حضرت محمد بن محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

جب الامام الحجۃ عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ چاہ زمزم پر آئے اور آبِ زمزم پینے کے لیے طلب کیا تو پیالہ ہاتھ میں لیا اور) پھر قبلہ کی طرف رُخ کیا اور کہا:-

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ابْنَ اَبِی الْمَوَالِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَآءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ وَهٰذَا اَشْرَبُهٗ لِعَطَشِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ شَرِبَ ۔

ترجمہ:
اے اللہ بے شک ابن ابی الموال نے ہم سے حدیث بیان کی محمد بن المنکدر سے، انہوں نے روایت کیا جابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آبِ زمزم جس مقصد کے لیے پیا جائے اسی کے لئے مفید ہوتا ہے، اور میں یہ آبِ زمزم قیامت کے دن کی پیاس (بجھانے) کے لیے پیتا ہوں، اس کے بعد انہوں نے (آبِ زمزم) پی لیا۔

(مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں:۔

(اس حدیث کی) یہ سند صحیح ہے کیونکہ حافظ حدیث عبد اللہ بن مبارک سے اس حدیث کو روایت کرنے والے سوید بن سعید ثقہ (قابلِ اعتماد) ہیں امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں انکی حدیث روایت کی ہے اور (ابن مبارک کے شیخ) ابن ابی الموال بھی ثقہ ہیں امام بخاری نے صحیح بخاری میں انکی حدیث روایت کی ہے اس لیے بحمد اللہ تعالیٰ یہ حدیث بالکل صحیح[1] ہے۔

جہاد کے سفر اور دشمن سے مقابلہ کے وقت کی دعائیں

(۱) اگر (کافروں سے) جہاد کرنے کے لیے سفر کرے یا دشمن سے مڈھ بھیڑ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ ۔

ترجمہ:
اے اللہ! تو ہی میرا (قوت) بازو ہے اور (تو ہی) میرا مددگار ہے۔ میں تیری ہی مدد سے تدبیرِ (جنگ) کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں۔

(۲) یا یہ دعا پڑھے:۔

رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ۔

اے میرے رب! تیری ہی مدد سے میں جنگ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے میں حملے کرتا ہوں۔

---

[1] مصنف علیہ الرحمۃ کا مقصد اس حدیث کو نقل کرنے اور صحیح قرار دینے سے یہ ہے کہ ہر شخص کو اسی نیت سے اور یہی کہہ کر آبِ زمزم پینا چاہیئے جو امام عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا تھا ۱۲

اور کوئی طاقت و قوت (کارگر) نہیں بجز تیری مدد کے۔

③ یا یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ نَاصِرِیْ وَبِكَ اُقَاتِلُ ط

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی میرا (دست و) بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے اور تیرے ہی بھروسہ پر میں جنگ کرتا ہوں۔ (ابن عوانہ عن انس رضؓ)

محاذِ جنگ کا خطبہ اور دُعا

جب غازی دشمن سے مقابلہ کے لیے تیار ہو جائیں تو امام (سپہ سالار لشکر، سورج ڈھلنے کا) انتظار کرے یہاں تک کہ جب زوال ہو جائے تو کھڑے ہو کر یہ خطبہ دے (تقریر کرے)۔

یَاَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ط

ترجمہ: اے غازیو! دشمن سے مقابلہ کی آرزو نہ کرو (بلکہ) اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت مانگو پھر جب ان سے مقابلہ ہو ہی جائے تو ثابت قدم رہو اور یقین رکھو کہ بہشت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔

① اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ ط (بخاری، مسلم، عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ! (آسمان سے) کتاب (قرآن) اُتارنے والے، بادلوں کو چلانے والے اور (شیطانی) لشکروں کو شکست دینے والے اِن (دشمنوں) کو شکست دیدے اور ان (کے مقابلہ) پر ہماری مدد فرما۔

یا یہ دُعا مانگے:۔

② اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ ط اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ ط (بخاری و مسلم، عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ! کتاب (قرآن) کو اُتارنے والے، بہت جلد حساب کر دینے والے، ان (دشمنوں کی) فوجوں کو شکست دیدے، اے اللہ تو ان کو پسپا کر دے اور ان میں زلزلہ (ہلچل) ڈال دے۔

دُشمنوں کے شہر پر اُترنے کے وقت

جب (مُسلمانوں کا لشکر) دُشمنوں کے شہر (یا بستی) کے قریب پہونچے تو (امیر لشکر) یہ کہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ ------

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کرے تباہ ہو جائے ------

اُوپر (نقطوں کی جگہ) اس شہر کا نام لے جس میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ اس کے بعد تین مرتبہ یہ پڑھے :-

اِنَّآ اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ؕ

ترجمہ بیشک ہم جب کسی (دُشمن) قوم کے میدان (علاقہ) میں اُتریں تو خوف زدہ لوگوں کی صُبح (اللہ کرے) بُری ہو۔
(بخاری، نسائی، ابن ماجہ عن انس)

کسی قوم سے اندیشے اور خوف کے وقت

(۱) اگر کسی (دُشمن) قوم سے (ناگہانی حملہ وغیرہ کا) ڈر ہو تو یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ؕ

ترجمہ اے اللہ! بیشک ہم تجھ کو ان کے سامنے (مقابلہ میں) سپر بناتے ہیں اور انکی شرارتوں سے تیری پناہ لیتے ہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص۲۱۵، ابوداؤد ج ۱ ص۲۲۳ عن ابی موسیٰ الاشعری رضہ)

دُشمن کے مُسلمانوں کا محاصرہ کرلینے کے وقت کی دُعا

(۱) اگر دشمن مُسلمانوں کا محاصرہ کرلیں تو یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا (بزار واحمد عن ابی سعید)

اے اللہ! تو ہماری کمزوریوں کو چُھپالے اور ہمارے ڈر اور خوف کو امن وامان دیدے۔

زخمی ہو جانے کے وقت کی دُعا

(۱) اگر (لڑائی میں) زخم لگ جائے تو بِسْمِ اللّٰهِ کہے۔ (نسائی عن جابر بن طلحہ رضہ)

دُشمن کی فوجوں کے پسپا ہو کر چلے جانے کے وقت کی دعا

(۱) جب (اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے) دُشمنوں کا لشکر پسپا ہو جائے تو امام (سپہ سالارِ لشکر) اپنی فوجوں کی صفیں باندھکر اپنے پیچھے کھڑا کرے پھر اللہ کا شکر ادا کرے اور یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ ؕ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ ؕ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ ؕ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ ؕ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ ؕ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ؕ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ ؕ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ ؕ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ ؕ اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ ؕ اَللّٰهُمَّ عَائِذًا بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا ؕ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا ؕ وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ ؕ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ ؕ غَيْرَ خَزَايَا مَفْتُوْنِيْنَ ؕ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ ؕ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ ؕ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ ؕ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ ؕ (نسائی، ابن حبان، حاکم عن رفاعۃ بن رافع)

ترجمہ: اے اللہ! تمام تر تعریف تیرے ہی لیے ہے، جس کو تو وسعت عطا فرمائے، اس پر کوئی تنگی کرنے والا نہیں، اور جس پر تو تنگی فرمائے اسکو کوئی وسعت دینے والا نہیں، اور جسے تو گمراہ قرار دیدے اُسے کوئی ھدایت دینے والا نہیں، اور جسے تو ھدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جو چیز تو روک دے (نہ دے) اسکا کوئی دینے والا نہیں اور جو تو عطا کرے اسکو کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو دور کردے اسے کوئی قریب کرنے

والا نہیں، اور جو تو قریب کر دے اسے کوئی دُور کرنے والا نہیں، اے اللہ! تو ہمارے اُوپر اپنی برکتیں، اپنی رحمت، اپنا فضل و انعام، اور اپنا رزق کشادہ فرما دے، اے اللہ! میں تجھ سے وہ دائمی نعمت مانگتا ہوں جو نہ کبھی بدلے اور نہ اُس کو زوال ہو، اے اللہ! میں تجھ سے خوف و اندیشہ کے دن امن و امان چاہتا ہوں۔ اے اللہ! تو نے جو ہمیں عطا فرمایا اس کے بھی شر سے، اور جو عطا نہیں فرمایا اس کے بھی شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! تو ایمان کو ہمارا محبوب بنا دے اور ہمارے دلوں میں اسکو آراستہ و پیراستہ کر دے، اور کفر کو، بدکاری کو، نافرمانی کو، مکروہ بنا دے، (اور ہمارے دلوں کو ان سے متنفر کر دے) اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل کر دے اے اللہ تو ہمیں اسلام پر اُٹھائیو اور (اپنے) نیک بندوں میں شامل کیجیو، نہ ہم (اپنی بداعمالیوں سے ذلیل و) رُسوا ہوں اور نہ ہم فتنوں میں گرفتار ہوں۔ اے اللہ! تو ہلاک کر دے ان کافروں کو جو تیرے رسُولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستہ سے (مخلوق کو) روکتے ہیں اور تو ان پر اپنا قہر و عذاب نازل فرما، اے برحق معبود! تو یہ دُعا قبول فرما۔

نومسلموں کے لیے دُعا

(۱) اور جو غیر مُسلم (اس سفرِ جہاد میں) اسلام قبول کریں اِن کو یہ دُعا سکھلائے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

ترجمہ:
اے اللہ! تو میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے روزی عطا فرما۔
(ابو عوانہ عن طارق بن اشیمؓ)

سفرِ جہاد سے واپسی پر

(۱) سفرِ جہاد سے جب واپس ہو تو جس بُلند مقام پر پہنچے تو تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (نعرۂ تکبیر) کہے اور اس کے بعد یہ دُعا پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ

سَآئِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔ (مسلم، نسائی، عن ابن عباس رض)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں، اسی کا (تمام) ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے (ہم سفرِ جہاد سے) واپس آنے والے ہیں (اپنی کوتاہیوں سے) توبہ کرنے والے ہیں (اپنے رب کی) عبادت کرنے والے ہیں (اسی کو) سجدہ کرنے والے ہیں (اُسی کی راہ میں) سفر کرنے والے ہیں، اپنے پروردگار کی حمد وثنا کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچّا کردیا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور تنِ تنہا (دشمنوں کی) فوجوں کو شکست دے دی۔

جب اپنے شہر کے قریب پہونچے

(۱) اور جب اپنے شہر کے قریب پہونچے تو شہر میں داخل ہونے تک برابر یہ کلمات پڑھتا ہے:

آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ حَامِدُوْنَ۔

ترجمہ: ہم (سفرِ جہاد سے) لوٹنے والے ہیں (اپنی کوتاہیوں سے) توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ (بخاری، نسائی عن ابن عباسؓ)

گھر میں داخل ہونے کے وقت

(۱) جب گھر میں داخل ہو تو کہے:-

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔

ترجمہ: (ہم اپنے پروردگار کے سامنے) توبہ کرتے ہیں، توبہ اپنے رب کے لیے ہی (ہم) لوٹ کر آئے ہیں۔ وہ ہمارے کسی گناہ کو بھی باقی نہ چھوڑے (سب کو معاف کردے)۔ (ابن سنی عن ابن عباس رض)

(۲) یا یہ کلمات کہے:-

اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔

ترجمہ: ہم (سفرِ جہاد سے) لوٹ رہے ہیں (اپنی خطاؤں پر) اپنے رب کے سامنے توبہ کر رہے ہیں (اللہ کرے) وہ کوئی بھی گناہ باقی نہ چھوڑے (سب بخش دے) ۔(ابو یعلیٰ عن ابن عباسؓ)

کسی بھی غم، اضطراب اور پریشانی پیش آنے کے وقت کی دُعا

(۱) جو شخص کسی بھی رنج و غم، اضطراب و پریشانی میں گرفتار ہو یا کوئی پریشان کن مشکل میں گرفتار ہو جائے اس کو یہ پڑھنا چاہیئے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ط

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت ہی عظیم ہے، بڑا ہی بُردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرشِ عظیم کا رب (مالک) ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے، اور عرشِ کریم کا مالک ہے۔

(۲) یا یہ پڑھے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۔ (بخاری عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا بُردبار بہت کرم کرنے والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبُود نہیں جو عرشِ عظیم کا پروردگار ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا پروردگار ہے اور زمین کا پروردگار ہے اور بڑا کرم کرنے والا عرش کا مالک ہے۔

(۳) یا یہ پڑھے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا ہی بُردبار، بہت ہی بزرگ ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عرشِ عظیم کا رب (مالک) ہے ۔ (ابوعوانہ عن ابن عباسؓ)

اسکے بعد جو رنج وغم یا مُصیبت و پریشانی درپیش ہو اسکے دور ہونے کے لیے دُعا مانگے۔

④ یا یہ دُعا پڑھے :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۝

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا بُردبار ہے، بہت کرم کرنے والا ہے، پاک ہے اللہ، اور بہت برکت والا اللہ، جو عرشِ عظیم کا رب ہے اور (تمام تر) تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ (نسائی ابن حبان رض)

⑤ یا یہ دُعا پڑھے :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ،

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا ہی بُردبار بہت کرم کرنے والا ہے، پاک ہے اللہ جو سات آسمانوں کا رب ہے، اور عرش عظیم کا مالک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے (مخصوص) ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے، اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں تیرے بندوں کے شر سے۔

ف : مصنّف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :۔

اِس دُعا کی سند صحیح ہے آبن ابی عاصم نے اپنی کتاب الدعاء میں بیان کیا ہے۔

⑥ اور یہ دُعا بھی (کثرت سے) پڑھا کرے :۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ،

یا :۔ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ، (بخاری، نسائی عن ابن عباس رض)

ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے۔

یا :۔ مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے۔

⑦ یہ دُعا بھی کم از کم تین مرتبہ پڑھا کرے :۔

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ط

یا :- اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ط (طبرانی فی الاوسط، نسائی)

ترجمہ: اللہ، اللہ میرا پروردگار ہے مَیں اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

ترجمہ: یا :- اللہ میرا رب ہے مَیں اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔

(۸) یا اِس طرح پڑھے :-

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ط اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ط

(۹) یا یہ دُعا پڑھے :-

تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ○ (حاکم عن ابی ہریرۃ رض)

ترجمہ: مَیں نے اس (ہمیشہ) زندہ رہنے والے (معبود) پر بھروسہ کیا ہے جس کے لیے موت نہیں ہے، اور سب تعریف اس اللہ کے لیے (مخصوص) ہے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا، نہ کوئی اس ملک میں (خدائی میں) اسکا شریک ہے، اور نہ وہ کچھ کمزور ہے کہ اسکا کوئی مددگار ہو اور (اے مخاطب) تو اسکی بڑائی کو خوب بیان کر۔

(۱۰) یا یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْا فَلَا تَکِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ ط وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ط (ابن ابی شیبہ عن ابی بکرۃ رض، ابوداؤد)

ترجمہ: الٰہی! میں تیری ہی رحمت کی اُمید رکھتا ہوں، پس تو مجھے پلک جھپکنے کے لیے بھی میرے نفس کے سپرد مت کیجیو اور میرے سب کام درست کر دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

(۱۱) اور یہ دُعا (گڑگڑا کر) مانگے :-

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ط (حاکم، ابن سنی عن انس رض)

ترجمہ: اے (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والے، اے (تمام مخلوق کو) قائم رکھنے (اور سنبھالے رکھنے) والے! تیری ہی رحمت کی دہائی ہے۔

(۱۲) سجدہ میں پڑ کر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بار بار کہتا رہے۔ (نسائی، حاکم عن علی رضؓ)

(۱۳) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۝

ترجمہ: تیرے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، تو پاک ذات ہے، بیشک میں ہی (اپنے اُوپر) ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔ (ابن سنی، عن سعد بن ابی وقاص رضؓ)

ف! حدیث شریف میں آیا ہے:۔

جو بھی مُسلمان کسی بھی مقصد کے لیے اِس آیتِ کریمہ کو پڑھکر دُعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اسکی دُعا ضرور قبول فرمائیں گے۔ (ترمذی، نسائی، ابویعلیٰ عن سعد رضؓ)

کسی بھی رنج وغم اور مُصیبت کے وقت کی دُعا

(۱) کسی بھی رنج وغم اور مُصیبت کے وقت یہ پڑھے اور دُعا مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجِلَآءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ (طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مسعود رضؓ)

ترجمہ: الٰہی! مَیں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے ہی بندے اور تیری ہی بندی کا بیٹا ہوں (یعنی میرے باپ ماں بھی تیرے ہی بندے ہیں) میری پیشانی (ہستی) تیرے ہاتھ میں ہے تیرا ہر حکم میرے حق میں نافذ ہے، تیرا ہر فیصلہ میرے حق میں عین انصاف ہے، مَیں تیرے ہر اُس نام (کے توسُّل سے)، جو تیرا (معروف) ہے تونے خود اسکو (اپنا) نام رکھا یا اس کو اپنی کتاب (قرآن) میں نازل فرمایا اپنی مخلوق میں سے کسی کو تبلایا یا تونے اسکو علمِ غیب (کے خزانہ) میں اپنے پاس ہی محفوظ رکھا، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو قرآنِ عظیم کو میرے

دِل کی بہار، نگاہ کا نور اور میرے غم کے ازالہ اور پریشانی کو دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے :-

جو بھی اللہ کا بندہ کسی مُصیبت یا رنج وغم میں گرفتار ہو اور وہ مذکورہ بالا دُعا پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اسکی مُصیبت، پریشانی اور رنج وغم کو دور فرمادیں گے اور اسکے رنج واندوہ کو خوشی اور مُسرت سے بدل دیں گے۔

(۲) کسی بھی رنج وغم یا دُکھ بیماری میں گرفتار ہونے کے وقت کثرت سے یہ پڑھا کرے:-

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط (حاکم، طبرانی فی الکبیر عن ابی ہریرۃ رض)

ترجمہ: کوئی بھی طاقت اور قوت اللہ (کی مدد) کے سوا (مُیسر) نہیں۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ جو شخص پڑھا کرے اُس کے لیے یہ ننانوے ۹۹ دُکھ بیماریوں کی دَوا ہے جس میں سب سے ہلکی بیماری فکر و پریشانی ہے۔ (سُبْحَانَ اللّٰهِ کتنا آسان نسخہ ہے)

(۳) ہر رنج وغم، مصیبت و پریشانی اور دُکھ بیماری کے وقت کثرت سے استغفار پڑھا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْكَ ط

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے ہر گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص کثرت سے اور پابندی کے ساتھ استغفار کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسکو ہر تنگی (مصیبت) سے رہائی اور ہر غم واندوہ سے کشائش نصیب فرمادیں گے اور جہاں سے اسکا گمان بھی نہ ہوگا وہاں سے اسکو روزی عطا فرمائیں گے۔ (ابوداؤد، ابن حبان عن انس رض)

(۴) مُصیبت زدہ اور پریشان حال شخص کے لیے اذان کے وقت پڑھنے کی دُعا اس سے قبل بیان ہوچکی ہے، اسے پڑھا کرے : (حاکم عن ابی امامۃ رض)

(۵) جب بھی کسی مصیبت و بلا یا خوفناک امر کے پیش آنے کا اندیشہ ہو کسی بہت بڑی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو کثرت سے اِسکا وِرد رکھے۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا۔

ترجمہ: کافی ہے ہمارے لیے اللہ، اور وہ بہت ہی اچھا کارساز ہے، اللہ پر ہی ہم نے بھروسہ کیا ہے

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- (ترمذی عن ابی سعیدؓ)

اگر کسی بلا یا خوفناک امر (مصیبت) پیش آنے کا اندیشہ ہو تو مذکورہ بالا آیت کا ورد رکھے۔

(۶) اگر کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو یہ پڑھے :-

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْھَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْھَا خَیْرًا۔ (مسلم عن امّ سلمہؓ، ترمذی، نسائی عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: بے شک ہم تو اللہ کے ہی (بندے) ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ میں تیری ہی بارگاہ میں اپنی یہ مصیبت پیش کرتا ہوں تو مجھے اِس مُصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کے بدلے اس سے بہتر (نعمت) عطا فرما۔

کسی خاص شخص یا گروہ سے خوف کے وقت کی دُعا

(۱) اگر کسی شخص سے (کسی قسم کا) خوف ہو تو یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اکْفِنَاہُ بِمَا شِئْتَ۔ (الکنز العمال ج ۲ ص ۳۹۲)

ترجمہ: اے اللہ تو ہمیں اس شخص سے بچا جس طرح تو چاہے۔

ف : مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

یہ حدیث صحیح ہے ابو نعیم نے اس کو اپنی کتاب المستخرج علیٰ صحیح مُسلم میں بیان کیا ہے۔

(۲) اگر کسی خاص گروہ سے خوف ہو تو یہ پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ وَنَدْرَءُ بِکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ۔ (ابوداؤد، نسائی عن ابی موسیٰ)

لہ صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں :- اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا۔
اے اللہ! تو مجھے میری اس مصیبت میں اجر دے اور اس سے بہتر اسکا عوض دے۔

ترجمہ: اے اللہ ہم انکی شرارتوں سے تیری پناہ لیتے ہیں اور تجھ سے ہی ہم ان کے مقابلہ میں اپنا دفاع کرتے ہیں۔

(۳) یا یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ؕ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھے انکے مقابلہ میں (اپنے لیے) سپر بناتا ہوں اور ان کی سازشوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

کسی بادشاہ، حکمران یا اور کسی ظالم وجابر شخص سے خوف کے وقت کی دُعا

(۱) اگر کسی بادشاہ، حکمراں یا کسی ظالم وجابر شخص یا قوم سے خوف ہو تو تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ اَللّٰہُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا ؕ اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّآ اَخَافُ وَاَحْذَرُ ؕ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ مِنْ شَرِّ عَبْدِکَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّھِمْ جَلَّ ثَنَآؤُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ؕ (مجمع الزوائد ج۱۰ ص۱۳۷ موقوفاً)

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوق سے زیادہ قوی (اور غالب) ہے، اللہ اُس سے بھی زیادہ قوی (اور غالب) ہے جس سے میں خائف ہوں اور ڈر رہا ہوں، میں اُس اللہ کی پناہ لیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور جس نے اپنے حکم کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے، (اور اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں) تیرے فلاں بندے کے، اور اسکی فوج ولشکر کے، اور اس کے پیروؤں اور خدمت گذاروں کے۔ جن ہوں یا انسان کے شر سے۔ اے اللہ تو ان سب کے شر سے مجھے پناہ دینے والا بن جا۔ تیری حمد وثنا بہت بڑی ہے اور تجھ سے پناہ لینے والا (ہمیشہ) غالب ہوتا ہے اور تیرے سوا کوئی بھی قابلِ عبادت نہیں ہے۔

(۲) یا یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ؕ

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ان میں سے کوئی بھی ہم پر زیادتی کرے یا ظلم کرے۔

(دارمی موقوفاً علی ابن عباسؓ)

(۳) یا یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اِلٰهَ جِبْرَآئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِيْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلٰى بِشَيْءٍ لَّا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ ؕ (ابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۲۳)

ترجمہ: اے اللہ! اے جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے معبود، اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق کے معبود تو مجھے عافیت دے اور میرے اوپر اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی کسی ایسی چیز کے ساتھ مُسلط نہ کیجو جس (کی مدافعت کرنے یا برداشت کرنے) کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔

(۴) اور یہ پڑھے :۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَكَمًا وَّاِمَامًا ؕ

ترجمہ: میں (برضا ورغبت) اللہ کو (اپنا) رب، اسلام کو (اپنا) دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (اپنا) نبی اور قرآن کو حَکَم (فیصلہ کرنے والا) اور (اپنا) پیشوا مانتا ہوں۔ (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابی مجلزؒ)

شیاطین وغیرہ سے خوف کے وقت کی دُعا

(۱) اگر کسی شیطان (خبیث جن بھوت) وغیرہ سے خوف ہو تو یہ پڑھے :۔

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ النَّافِعِ ؕ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ ؕ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا ؕ وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ

طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ط (مسند احمد صفحہ ۱۲۹۱۳ ابو یعلیٰ عن ابن مسعودؓ)

ترجمہ: میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی جو بڑا ہی کرم کرنیوالا، نفع پہونچانے والا ہے اور اللہ کے ان تمام کلمات کی جن سے کوئی نیک و بد باہر نہیں ہے، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی، پھیلائی اور بے مثال بنائی، اور ہر اس چیز (مخلوق) کے شر سے جو آسمان سے اُترتی ہے۔ اور ہر اس چیز کے شر سے جو آسمانوں میں چڑھتی (جاتی) ہے، اور ہر اُس چیز (مخلوق) کے شر سے جو اللہ نے زمین میں پھیلائی ہے۔ اور ہر اُس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے، اور رات اور دن کے فتنوں (بلاؤں) کے شر سے، اور ہر رات کو (پیش آنے والے (حادثہ) کے شر سے، بجز اس (پیش) آنے والے (واقعہ) کے جو خیر و برکت لاتا ہے۔ اے بہت رحم کرنے والے (مجھ پر رحم فرما)۔

جنگلوں، بیابانوں یا ویرانوں میں بھوت پریت کے گھیر لینے کے وقت کا عمل

(۱) جب کسی شخص کو جنگل بیابان (یا کسی ویرانہ) میں بیابانی بھوت پریت گھیر لیں تو بُلند آواز سے اذان دے۔ (مسلم، ابن ابی شیبہ عن سعد بن ابی وقاص رضؓ و جابر رضؓ و ابی ہریرۃ رضؓ)

(۲) اور آیۃ الکرسی (بُلند آواز سے) پڑھے (سب بھاگ جائیں گے اور کوئی نقصان نہ پہنچے گا)۔ (ترمذی عن ابی ایوب رضؓ)

دہشت اور گھبراہٹ کے وقت کی دُعا

(۱) جو شخص دہشت و گھبراہٹ محسوس کرے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیئے:-

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ ط وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ ط (مشکوٰۃ ج ۱ صفحہ ۲۱۶، ابن سنی صفحہ ۲۱۳، ترمذی ج ۲ صفحہ ۱۹۱)

میں اللہ کے نام (ہمہ گیر) کلمات کی پناہ لیتا ہوں اللہ کے غضب (و غصہ) سے اور اسکے بندوں کے شر سے اور شیطان کے کچوکوں (وسوسوں) سے۔ اور اس سے کہ وہ شیطان میرے پاس آئیں۔

کسی چیز سے مغلوب ہو جانے کے وقت کی دُعا

(۱) جب کسی شخص یا کسی چیز (کام) سے مغلوب (اور بے بس) ہو جائے تو یہ پڑھنا چاہیئے:-

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ؕ (نسائی، ابن سنی عن عوف بن مالک رضؓ)

ترجمہ: کافی ہے میرے لیے اللہ اور وہ بڑا ہی اچھا کارساز ہے۔

منشاء کے خلاف چیز پیش آجانے کے وقت کی دُعا

(۱) جس شخص کی پسند اور منشاء کے خلاف کوئی چیز پیش آجائے اسکو یوں نہ کہنا چاہیئے کہ "اگر میں ایسا اور ایسا کرتا تو یہ نہ ہوتا" بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ تقدیر الٰہی سے ہوا جو ہوا۔ اللہ نے جو چاہا کیا" (اسے اختیار ہے جو چاہے کرے) ۔(مسلم، ابن ماجہ، عن ابی ہریرۃ رضؓ)

کوئی کام دُشوار اور مُشکل ہوجانے کے وقت کی دُعا

(۱) کوئی کام دشوار ہوجائے (یا کوئی مشکل آن پڑے) تو یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! کوئی بھی آسان نہیں بجز اس کے جس کو تو آسان کردے، اور تو تو جب چاہے سنگلاخ (زمینوں) کو بھی نرم و ہموار کردے۔(ابن حبان، ابن سنی عن انس رضؓ)

نمازِ حاجت کا طریقہ اور دُعا ءِ حاجت کا بیان

(۱) جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی خاص حاجت یا اسکے کسی بندے سے کوئی خاص کام پیش آجائے تو اس کو چاہیئے کہ وضو کرے خوب اچھی طرح، پھر دو رکعت (اپنی حاجت کی نیت سے) نمازِ حاجت پڑھے اسکے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجے (یعنی درود شریف پڑھے) اسکے بعد یہ دُعا کرے :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ؕ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ ؕ وَ

عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ ط وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ ط وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ ط وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ط لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ ط وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ ط وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○ (سنن ترمذی عن عبداللہ ابن ابی اوفیؓ)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا ہی بُردبار کرم کرنیوالا ہے، پاک ہے اللہ جو عرشِ عظیم کا رب (مالک) ہے، سب تعریف (مخصوص) ہے اللہ رب العالمین کے لیے، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے (واجب کردینے والے) اسباب کا، اور تیری مغفرت کو پختہ کردینے والی خصلتوں کا اور ہر گناہ سے حفاظت کا، اور ہر نکوکاری کی نعمت کا اور ہر نافرمانی سے سلامتی کا۔ اے اللہ تو میرے کسی گناہ کو بغیر بخشے مت چھوڑنا اور میرے کسی فکر (و پریشانی) کو بغیر دُور کیئے مت چھوڑنا اور میری کسی ایسی حاجت کو جو تیری مرضی کے مُوافق ہو بغیر پورا کیئے مت چھوڑنا اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

(۲) یا مذکورہ بالا طریق پر وضو کر کے نماز پڑھ کے یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ ط اَللّٰهُمَّ ط اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ ط (ترمذی، نسائی، عن عثمان بن حنیفؓ)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے ہی سوال کرتا ہوں اور تیری ہی طرف متوجہ ہوں تیرے نبی محمدؐ نبیِّ رحمت کے وسیلہ سے۔ اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں (اور دُعا کرتا ہوں) تاکہ وہ پوری ہو جائے۔ اے اللہ! تو میرے بارے میں آپؐ کی سفارش قبول کرلے۔

قرآن کریم حفظ کرنے کے لیے عمل اور دُعا

(۱) جو شخص قرآن کریم حفظ کرنے کا ارادہ کرے تو اُسے چاہیئے کہ (جمعرات کے دن) جمعہ

کی رات میں اگر ہو سکے تو آخری تہائی رات میں اُٹھے کہ اس ساعت میں (رحمت کے) فرشتے موجود ہوتے ہیں اور دُعا (اللہ کے ہاں) قبول ہوتی ہے اگر آخری تہائی رات کو نہ اُٹھ سکے تو آدھی رات کو اُٹھے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اوّل شب میں ہی چار رکعت نماز پڑھے اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسین پڑھے دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ حٰمٓ الدخان اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور الٓمٓ تنزیل السجدۃ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ تبارك المُلك پڑھے۔ تشہد (التحیات) سے فارغ ہونے (اور سلام پھیرنے) کے بعد اللہ تعالیٰ کی خوب اچھی طرح حمد و ثنا کرے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم پر خوب اچھی طرح دُرود بھیجے اور تمام انبیاء پر بھی دُرود بھیجے اور (اپنے لیے اور) تمام مؤمن مردوں، مؤمن عورتوں اور اپنے اُن بھائیوں کے لیے استغفار (مغفرت طلب) کرے جو پہلے ایمان لا چکے ہیں اور اس کے بعد آخر میں یہ دُعا کرے تین۳ جمعے یا پانچ۵ یا سات۷ جمعے اس پر عمل کرے اللہ کے حکم سے یہ دُعا ضرور قبول ہو گی۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ ؕ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ ؕ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ ؕ اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ ؕ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِیْ ؕ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْكَ عَنِّیْ ؕ اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ ؕ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ ؕ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِیْ ؕ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ ؕ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ ؕ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ ؕ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ

بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُكَ وَلَا یُؤْتِیْهِ اِلَّآ اَنْتَ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۝ (ترمذی ج۲ ص۱۹۷)

ترجمہ:
اے اللہ! جب تک تو مجھے زندہ رکھے ہمیشہ معصیتوں کے ترک کرنے کی توفیق دیکر مجھ پر رحم فرما اور بیکار باتوں میں پڑنے سے بچنے کی بھی توفیق دے کر رحم فرما، اور جو اُمور تجھ کو مجھ سے راضی کریں ان میں اچھی بصیرت نصیب فرما، اے اللہ آسمانوں اور زمین کے ایجاد کرنے والے، عظمت وجلال اور ایسی عزت کے مالک، جس کا تصوّر بھی نہیں کیا جاسکتا، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ اے رحمٰن تیری عظمت اور تیری ذات کے نُور کا واسطہ دے کر کہ جس طرح تو نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا ہے اسی طرح میرے دل کو اپنی کتاب کے حفظ کرنے کا پابند بھی بنادے اور مجھے اس کتاب کو اُس طریق پر تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمادے جو تجھے مجھ سے راضی کردے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے ایجاد کرنے والے، عظمت وجلال اور اس عزت کے مالک جس کا تصوّر بھی نہیں کیا جاسکتا، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ اے رحمٰن تیری عظمت اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر کہ تو اپنی کتاب کے نور سے میری نگاہ کو روشن کردے اور اسکو میری زبان پر جاری کردے، اور میرے دل کی گھٹن کو اس سے دور کردے اور میرے سینے کو اس سے کھول دے، اور میرے بدن کو اس (کے نُور) سے دھوڈال (پاک کردے) اس لیے کہ تیرے سوا اور کوئی حق (تک پہونچنے) پر میری مدد نہیں کرسکتا اور تو ہی مجھے حق عطا فرماسکتا ہے اور تمام تر طاقت وقوت اللہ بزرگ وبرتر ہی کی (مدد) سے ہے۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبیِ برحق بنا کر بھیجا ہے کہ یہ (مذکورہ بالا طریق پر کی ہوئی) دُعا کبھی کسی مؤمن کی خالی نہیں جاتی۔

توبہ کا طریقہ اور دُعا

(۱) جب بھی کوئی خطا سرزد ہو جائے یا گناہ کر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا چاہے تو

اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور دونوں ہاتھ اللہ عزّ وجلّ کی طرف اُٹھا کر کہے :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا ط

ترجمہ: اے اللہ! مَیں تیرے سامنے اِس (خطایا گناہ) سے توبہ کرتا ہوں اور (عہد کرتا ہوں کہ) پھر کبھی یہ (گناہ یا خطا) ہرگز نہیں کروں گا۔ (حاکم عن ابی الدرداءؓ)

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص اِس طرح توبہ کرے گا اس کا گناہ بخش دیا جائے گا بشرطیکہ دوبارہ وہی گناہ نہ کرے۔

نمازِ توبہ

(۱) جو شخص بھی کوئی گناہ کر بیٹھے تو فورًا کھڑا ہو اور (گناہ سے طہارت کی نیت سے) اچھی طرح غسل یا وضو کرے پھر دو رکعت نمازِ توبہ پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی مغفرت طلب کرے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص اس طریق پر (غسلِ توبہ اور نمازِ توبہ کے بعد اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا اسکا گناہ ضرور معاف کر دیا جائے گا۔ (سنن اربعہ، ابن سنی عن ابی بکر الصدیقؓ)

(۲) کوئی بڑا گناہ سرزد ہو جائے تو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے :-

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ ط

ترجمہ: اے اللہ تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی نسبت تیری رحمت کی بہت زیادہ اُمید ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (روتا پیٹتا) "ہائے میرے گناہ"۔ "ہائے میرے گناہ"، کہتا آیا۔ آپؐ نے اس شخص کو مذکورہ بالا دُعا تعلیم فرمائی اس نے اسی طرح دُعا کی آپؐ نے فرمایا "دوبارہ کہو" اس نے دوبارہ یہی کلمات کہے، آپؐ نے

فرمایا "سہ بارہ کہو" اس نے تیسری مرتبہ یہی کلمات کہے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اٹھو جاؤ اللہ نے (تمہارے گناہ) بخش دیئے۔ (حاکم، عن جابر بن عبداللہ رضؓ)

③ کم از کم ایک مرتبہ دن میں اور ایک مرتبہ رات میں توبہ ضرور کرلیا کرے۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ رات میں اپنا (رحمت کا) ہاتھ بڑھاتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار (دن کے گناہوں سے) توبہ کرلے اور دن میں رحمت کا ہاتھ بڑھاتے ہیں تاکہ رات کا گنہگار (رات کے گناہوں سے) توبہ کرلے (یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے (اور قیامت آجائے)۔ (مسلم، حاکم، عن ابی موسیٰ الاشعری رضؓ)

(۲) اسی طرح ایک اور شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسولؐ اللہ! ہم میں سے کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے (تو کیا ہوتا ہے؟) حضورؐ نے فرمایا: (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے" اس شخص نے عرض کیا: پھر وہ اس گناہ سے توبہ واستغفار کرلیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اسکی توبہ قبول کرلی جاتی ہے اور بخش دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: وہ دوبارہ وہی گناہ کرلیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا (پھر) اسکے ذمّے لکھدیا جاتا ہے" اس نے عرض کیا وہ پھر توبہ واستغفار کرلیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پھر اسکی توبہ قبول ہوجاتی ہے اور اسکی مغفرت کردی جاتی ہے اور (یاد رکھو) اللہ (توبہ اور مغفرت سے) نہیں تھکتا، تم ہی تھک جاؤ تو تھک جاؤ"

(طبرانی فی الاوسط عن عقبہ بن عامرؓ)

قحط سالی کے وقت کی دُعا اور نمازِ استسقاء

① جب بارش نہ ہو اور قحط پڑ جائے تو لوگوں کو دو زانو بیٹھ کر کہنا چاہیئے:۔

يَارَبِّ يَارَبِّ ۝ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا ۝ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا ۝ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا ۝ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ۝ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ۝ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ۝

ترجمہ:

اے پروردگار (رحم کر) اے پروردگار! اے اللہ! تو ہمیں سیراب کردے، اے اللہ! تو ہمیں

سیراب کردے اے اللہ! تو ہمیں سیراب کردے، اے اللہ! مینھ برسادے، اے اللہ! مینھ برسادے، اے اللہ! مینھ برسادے۔

(۲) اگر امام ہو تو (صبح سویرے لوگوں کو ساتھ لے کر بستی سے) باہر نکلے اور جب سورج کا کنارہ نمودار ہو تو منبر پر بیٹھے اور تکبیر کہے اور اللہ عزّوجل کی حمد و ثنا کرے اسکے بعد یہ کہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۙ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ۙ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ ۙ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ ۙ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ عَلَیْنَا قُوَّۃً وَّبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ ۝ (ابوداؤد، حاکم عن عائشہؓ)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بیحد مہربان ہے بہت رحم کرنے والا ہے، روزِ جزا کا مالک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے پروردگار! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں تو ہم پر مینھ برسادے اور جو مینھ تو برسائے اسکو ہمارے لیے ایک مدّت تک کے لیے روزی اور زندگی کا ذریعہ بنادے۔

اسکے بعد (آسمان کی جانب) دونوں ہاتھ (اتنے اُوپر) اُٹھائے کہ بغل کی سفیدی (یعنی بغل کا اندرونی حصّہ) نظر آنے لگے۔ پھر لوگوں کی جانب اپنی پشت (اور قبلہ کی جانب رُخ) کرے اور اپنی چادر کو لوٹ دے (نیچے کا حصّہ اُوپر، اُوپر کا نیچے اور دائیں جانب کا بائیں جانب اور بائیں جانب کا دائیں جانب کرلے) اِس اثناء میں ہاتھ (اسی طرح آسمان کی جانب) بُلند کیے رہے اس کے بعد لوگوں کی طرف مُنہ کرے اور منبر سے نیچے اُترے اور دو رکعت (نمازِ استسقاء) پڑھے۔ (ابوداؤد، ابن حبان، حاکم عن عائشہؓ)

(۲) یہ دُعا بھی کرے:۔

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مُّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ رَآئِثٍ (ابوداؤد، ابن ابی شیبہ عن جابرؓ)

ترجمہ: اے اللہ تو ہم پر ایسی بارش برسا جو فریاد رسی کرنے والی ہو خوشگوار ہو، ارزانی (پیدا کرنے)

والی ہو نفع پہونچانے والی ہو، نہ ضرر پہونچانے والی، اور جلدی برسنے والی ہو، نہ دیر میں برسنے والی۔

(۳) اور دُعا بھی کرے :۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَآئِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰٓی اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا ؕ

ترجمہ:
اے اللہ! تو اپنے بندوں کو اور چوپایوں کو سیراب کردے، اور اپنی رحمت (بارش) کو (ہر طرف) پھیلادے، اور مردہ (خشک) بستی کو زندہ (سرسبز) بنادے اور ہماری سرزمین پر اُسکی بہار اور آسائش نازل فرمادے۔ (ابوداؤد، ابوعوانہ عن سمرۃ بن جندب وعبداللہ بن عمروؓ)

(۴) اور یہ دُعا بھی پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَآبُّنَا ۚ مُعْطِیَ الْخَيْرَاتِ مِنْ اَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَّعَادِنِهَا وَمُجْرِیَ الْبَرَكَاتِ عَلٰٓی اَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيْثِ ۚ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ ۚ فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْحَآمَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْ عَوَآمِّ خَطَايَانَا ؕ اَللّٰهُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَّاَوْصِلْ بِالْغَيْثِ وَاكِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَيْثُ يَنْفَعُنَا وَيَعُوْدُ عَلَيْنَا غَيْثًا عَآمًّا طَبَقًا غَبَقًا مُّجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَّاتِعًا مُّمْرِعَ النَّبَاتِ ؕ

ترجمہ:
اے اللہ ہمارے پہاڑ (خشک اور) بے آب وگیاہ ہوگئے اور ہماری زمینیں ویران ہوگئیں اور خاک اُڑنے لگی اور ہمارے مویشی پیاسے مرنے لگے اے خیر وخوبی کو اس کے مقامات سے عطا کرنے والے، اے رحمت (بارش) کو اسکے معدنوں (بادلوں) سے نازل فرمانے والے، اور فریاد رس بارش کے ذریعہ مستحق لوگوں پر برکتوں کے (دریا) بہانے والے، تو ہی ہے جس سے مغفرت طلب کی جائے، بڑا مغفرت کرنے والا لہٰذا ہم تجھ سے اپنے اس (بڑے بڑے) گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور عام خطاؤں سے بھی توبہ کرتے ہیں، اے اللہ! پس تو ہم پر موسلادھار برسنے والے بادل بھیجدے اور بارش

کو جلد پہونچا دے اور خاص اپنے عرش کے نیچے سے برسا کہ ہمیں نفع پہونچائے اور ہمارے لیے مفید ہو اور فراواں۔ تمام روئے زمین پر چھا جانے اور پھیل جانے والی، اور جل تھل بارش ہو، ارزانی، خوشحالی، سرسبزی، شادابی اور خوب گھاس چارہ بخشنے والی بارش ہو۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ نے (قحط سالی کے موقعہ پر) بارش کی دُعا کی اور صرف استغفار[1] پر اکتفا فرمایا۔ (ابنِ ابی شیبہ)

بارش کی مضرتوں سے بچنے کی دُعائیں

(۱) جب آسمان پر بادل آتے ہوئے دیکھے تو یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ ط اَللّٰھُمَّ سَیْبًا نَافِعًا ط

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس چیز کے شر سے جو یہ بادل لایا ہو، اے اللہ! اس (بارش) کو خیر و برکت اور منفعت والا بنا دے۔ (نسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضؓ)

(۲) اگر بارش نہ ہو اور بادل کھُل جائے تو اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور اللہ کا شکر ادا کرے (کہ نہ برسنے میں ہی خیر تھی)۔

(۳) اور جب بارش برس رہی ہو تو تین مرتبہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا ط (بخاری عن عائشہؓ)

ترجمہ: اے اللہ! خوب برسنے اور نفع دینے والی بارش برسا۔

یا :۔ اَللّٰھُمَّ سَیْبًا نَافِعًا ط (ابن ابی شیبہ عن عائشہ رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ! خیر و برکت اور منفعت والی بارش برسا۔

---

[1] اسکا مطلب یہ ہے کہ بغیر نماز کے بھی بارش کے لیے دُعا کیجاتی ہے اور استغفار کو بارش کی دعا میں بڑا دخل ہے بلکہ اسی پر مدار ہے ۱۲

جب بارش کی زیادتی سے نقصان پہونچ رہا ہو یا نقصان کا خوف ہو اس وقت کی دعا

(۱) جب بارش بہت زیادہ ہوجائے اور اس سے نقصان ہو رہا ہو یا نقصان کا خوف ہو تو یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ (بخاری، مسلم عن انسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے (یعنی بستیوں کے) اردگرد (برسا) ہم پر نہ برسا، اے اللہ پہاڑوں پر جنگلوں میں، ندی نالوں اور وادیوں پر اور درخت اُگنے کے مقامات پر (بارش برسا) -

بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت

(۱) جب بادلوں کے گرجنے اور بجلی کے کڑکنے کی (خوفناک) آوازیں سنے تو یہ دُعا کرے :-

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیں اپنے غضب سے نہ ماریو اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کیجیو اور اس سے پہلے ہی ہمیں امن و عافیت عطا فرما دیجیو - (ھدایۃ الرواۃ الی تخریج احادیث المشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۵۲)

(۲) اور یہ آیت کریمہ پڑھے :-

سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جسکی تسبیح اور حمد ثنا کرتا ہے رعد (فرشتہ) اور (تمام) فرشتے (بھی) اسکے خوف سے (حمد و ثنا اور تسبیح کرتے رہتے ہیں) - (ھدایۃ الرواۃ ج ۲ ص ۱۵۳ موطا موقوفاً علی عبداللہ ابن الزبیرؓ)

آندھی اور طوفان کے وقت

(۱) جب آندھی آئے تو اسکی طرف منہ کرکے دوزانو بیٹھ کر اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کے یہ دُعا کرے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اِس آندھی کی خیر و برکت کا، اور جو کچھ اس میں ہے اسکی خیر و برکت کا، اور جو یہ اپنے ساتھ لائی ہے اسکی خیر و برکت کا، سوال کرتا ہوں ، اور اس آندھی کے شر سے، اور جو اس آندھی میں ہے اُسکے شر سے، اور جو یہ اپنے ساتھ لائی ہے اس کے شر سے، تیری پناہ لیتا ہوں ۔(مسلم، نسائی عن عائشہ رضہ)

(۲) اور یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا ط (طبرانی وفی معجم الکبیر عن ابن عباس رضہ)

ترجمہ: اے اللہ! تو ان کو برکت لانے والی ہوائیں بنادے اور (تباہ و برباد کرنے والی) ہوا کا طوفان نہ بنائیو۔ اے اللہ تو اس ہوا کو رحمت بنادے اور عذاب و قہرِ خداوندی نہ بنائیو۔

(۳) اگر آندھی کے ساتھ اندھیری بھی ہو تو سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھی پڑھے ۔(ابو داؤد عن عقبہ بن عامر رضہ)

(۴) اور یہ دُعا بھی مانگے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَآ اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَآ اُمِرَتْ بِهٖ ط (ترمذی عن اُبی بن کعب رضہ)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے اِس ہوا (آندھی) کی خیر و برکت کا، اور جو اس ہوا میں ہے اسکی خیر و برکت کا، اور جو اسے حکم دیا گیا ہے اسکی خیر و برکت کا، سوال کرتے ہیں، اور اس ہوا کے شر سے اور جو اس ہوا میں ہے اسکے شر سے، اور جو اسے حکم دیا گیا ہے اُسکے شر سے، پناہ مانگتے ہیں۔

(۵) یا یہ دُعا کرے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ مِنۡ خَیۡرِ مَا اُمِرَتۡ بِهٖ وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شَرِّ مَا اُمِرَتۡ بِهٖ ط (ابو یعلیٰ عن انس رض)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس آندھی کو جو حکم دیا گیا ہے اسکی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جو اس آندھی کو حکم دیا گیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۶) اور یہ دُعا کرے :۔

اَللّٰهُمَّ لَقِحًا لَّا عَقِیۡمًا ط (طبرانی فی الاوسط عن سلمہ بن الاکوع رض)

ترجمہ: اے اللہ! (تو اس آندھی یا ہوا کو) بار آور (بارش لانے والی) بنادے، بانجھ (اور بے فیض) نہ بنائیو۔

مرغ، گدھے اور کتے کی آوازوں کے وقت کی دُعا

(۱) جب مُرغ[1] کی بانگ (آواز) سُنے تو یہ کہے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ ط (بخاری، نسائی عن ابی ہریرۃ رض ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل و انعام کا سوال کرتا ہوں۔

(۲) اور جب گدھے[1] کے رینکنے یا کتوں کے بھونکنے کی آواز سُنے تو یہ کہے :۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ ط (بخاری، حاکم عن ابی ہریرۃ رض)

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں مردود شیطان سے۔

سورج یا چاند کے گرہن کے وقت

(۳) جب سورج گرہن یا چاند گرہن ہو تو اللہ سے دُعا کرے تکبیر کہے اور نماز (صلوٰۃِ کُسوف)[2] پڑھے اور صدقہ خیرات کرے۔ (بخاری، نسائی، عن عائشہ رض)

---

[1] حدیث شریف میں آیا ہے کہ مُرغ فرشتے کو دیکھکر اذان دیتا ہے اور گدھا شیطان کو دیکھکر رینکتا ہے ۱۲

[2] دو رکعت نماز پڑھے مگر دونوں رکعتوں میں فاتحہ کے بعد کوئی سی طویل سورہ پڑھے ۱۲

پہلی کا چاند دیکھنے کے وقت کی دُعائیں

(۱) جب پہلی تاریخ کا چاند دیکھے تو اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے اور یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! تو اِس چاند کو برکت وایمان کے، اور سلامتی واسلام کے اور ہر اس عمل کی توفیق کے ساتھ نکال جو تجھے پسند ہو اور جس سے تو راضی ہو (اے چاند) میرا اور تیرا دونوں کا پروردگار اللہ ہے - (کتاب الاذکار ج ۱ ص ۲۹۹ دارمی عن طلحہ بن عبید اللہ رض)

(۲) اور تین مرتبہ یہ کہے :-

هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدْرِ ؕ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ ؕ (طبرانی فی الکبیر عن رافع بن خدیج رض)

ترجمہ: (یہ) خیر وبرکت اور ہدایت ونیکی کا چاند ہے، اے اللہ میں تجھ سے اس مہینہ کی خیر وبرکت کا، اور تقدیر (الٰہی)، کی خیر وبرکت کا سوال کرتا ہوں اور اسکے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

(۳) یا یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهٗ وَنَصْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَفَتْحَهٗ وَنُوْرَهٗ ؕ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ؕ (ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: اے اللہ تو ہمیں اس (مہینہ) کی خیر وبرکت، مدد ونصرت، فتح وظفر اور اس (مہینہ) کا نُور عطا فرما، اور اس (مہینہ) کے اور اسکے بعد کے شر سے ہم پناہ مانگتے ہیں۔

چاند کی طرف دیکھنے کے وقت کی دُعا

اور جب چاند کی طرف دیکھے تو یہ کہے :-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ ؕ (ترمذی، ابن ابی شیبہ عن عائشہ رض)

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اس ڈوبنے والے (چاند) کے شر سے۔

شبِ قدر دیکھنے کے وقت

اور جب شبِ قدر دیکھنا نصیب ہو تو یہ دُعا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! بیشک تو بہت معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند بھی فرماتا ہے پس تو مجھے بھی معاف فرمادے۔ (ترمذی، حاکم، ابن ماجہ عن عائشہ رضؓ)

آئینہ دیکھنے کے وقت

(۱) جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ دُعا مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! تونے ہی میری صورت اتنی اچھی بنائی ہے پس تو ہی میرے اخلاق بھی اچھے بنادے
(ابن حبان، دارمی عن ابن مسعود رضؓ)

(۲) یا یہ کہے:۔

اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْھِیْ عَلَی النَّارِ ؕ

ترجمہ: اے اللہ جیسے تونے میری صورت اچھی بنائی ہے ایسے ہی میری سیرت بھی اچھی بنادے۔ اور میرا (یہ) چہرہ جہنم کی آگ پر حرام کردے۔ (بزار عن عائشہ رضؓ)

(۳) اور یہ دُعا کرے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَاشَانَ مِنْ غَیْرِیْ ؕ (بزار عن عائشہؓ)

ترجمہ: شکر ہے اس اللہ کا جس نے میرا جسم متناسب (اور موزوں) بنایا اور میری صورت بھی اتنی حسین بنائی اور جو (اعضا) دوسروں کے عیب دار بنائے وہ میرے موزوں اور خوبصورت) بنائے۔

(۴) یا یہ کہے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَلَهٗ وَصَوَّرَ صُوْرَةَ وَجْهِیْ فَاَحْسَنَهَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (طبرانی فی الصغیر)

شکر ہے اللہ کا جس نے میری خلقت کو بنایا تو بہت ہی متناسب بنایا اور میرے چہرہ کو صورت دی تو بہت ہی اچھی صورت دی (اور سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ) مجھے مسلمان بنایا۔

مسنون سلام کرنے اور جواب سلام دینے کا طریقہ

(۱) جب کسی کو سلام کرے تو کہے :-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ط

ترجمہ : سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت و برکت (بھی ہو)۔ (بخاری، نسائی عن ابی ہریرۃ رض)

(۲) اور جب کسی کے سلام کا جواب دے تو یہ کہے :-

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ط (ابوداؤد، ترمذی عن عمران بن حصین رض)

ترجمہ: اور تم پر بھی سلامتی ہو، اور رحمت اللہ کی، اور اسکی برکتیں (بھی)۔

(۳) اور جب کسی اہل کتاب (یہود یا نصرانی یا کسی بھی غیر مسلم) کو سلام کرے تو یہ کہے :-

عَلَیْکُمْ یا عَلَیْکَ (مسلم، نسائی عن ابن عمر رض)

ترجمہ: تم پر ہو (جو ہو) یا تجھ پر ہو (جو ہو)

(۴) اسی طرح اہل کتاب (یا غیر مسلم) کے سلام کا جواب دے تو یہ کہے :-

وَعَلَیْکُمْ یا وَعَلَیْکَ (بخاری، ترمذی عن ابن عمر رض)

(۵) اور جب کسی شخص کا سلام کسی دوسرے شخص کے ذریعہ پہونچے، تو یہ کہے :-

عَلَیْکَ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ۝

ترجمہ: تم پر اور اس پر (دونوں پر) سلامتی ہو، اور اللہ کی رحمت، اور اُسکی برکتیں (بھی ہوں)۔ (صحاح ستہ عن عائشہ رض)

چھینکنے کے وقت کی دُعا اور چھینکنے والے کو دُعا

① جب چھینک آئے تو یہ کہے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ط (بخاری، ابن ماجہ عن ابن عمرؓ وابی ایوبؓ وعلیؓ وابی ہریرۃؓ)

ترجمہ: شکر ہے اللہ تعالیٰ کا یا ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

② یا یہ کہے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ط (نسائی، ابن حبان عن سالم بن عبیدؓ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی بہت بہت تعریف ہے ایسی جس میں خوب برکت ہو اور جس پر خوب برکت (نازل) ہو جس طرح ہمارا پروردگار پسند کرے اور راضی ہو۔

③ یا یہ کہے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (ترمذی، نسائی عن سالم بن عبیدؓ)

ترجمہ: سب تعریف اس اللہ کے لئے (مخصوص) ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

④ چھینکنے والے کو (جس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا ہو) جواب دے :۔

یَرْحَمُكَ اللّٰہُ ط (بخاری، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃؓ)

ترجمہ: اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔

⑤ یا یہ کہے :۔

یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ط (بخاری، ترمذی عن ابی ہریرۃؓ)

ترجمہ: اللہ تم کو ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کردے۔

⑥ یا یہ جواب دے :۔

یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ ط یا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ ط (نسائی، ابن ماجہ)

ترجمہ: اللہ میری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ یا اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

⑦ یا جواب میں یہ کہے :-

يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ ط وَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ ط (مؤطا موقوفاً عن ابن عمرؓ)

ترجمۂ: اللہ رحم فرمائے ہم پر اور تم پر اور ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

⑧ اگر چھینکنے والا کوئی اہلِ کتاب (یا کوئی غیر مسلم) ہو تو جواب میں یہ کہے :-

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ ط (ترمذی، حاکم عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

ترجمہ: اللہ تمھیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کردے۔

ف :- حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص ہر چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ط کہا کرے گا اُسکی ڈاڑھ اور کان میں اِن شاء اللہ کبھی درد نہ ہوگا۔ (ابنِ ابی شیبہ موقوفاً علی علیؓ)

کان جھنجھنانے کے وقت کی دُعا

① اور جب کان جھنجھنانے لگے تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو یاد کرے اور دُرود شریف پڑھے۔ اور یہ کہے :-

ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَّنْ ذَكَرَنِي ط

ترجمہ : جس شخص نے مجھے یاد کیا اللہ اسکو بھی بھلائی کے ساتھ یاد کرے۔

خوشخبری سُننے اور اس کا شکریہ ادا کرنے کا طریقہ

① جب کوئی خوشخبری (اچھی خبر) سُنے تو کہے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (اللہ کا شکر ہے) یا یہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ کا شکر ہے اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے) یا سجدۂ شکر ادا کرے۔ (بخاری، مسلم، حاکم، نسائی عن عائشہؓ)

اپنی یا دوسرے کی ذات یا مال وعیال کی کوئی اچھی حالت دیکھنے پر دُعا

① جب اپنی ذات اور مال و عیال کی یا کسی دوسرے کی کوئی اچھی اور پسندیدہ حالت

دیکھے تو کہے :-

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ ط (نسائی)

ترجمہ: اے اللہ تو اس میں اور برکت دے۔

مال ومنال میں اضافہ اور زیادتی کے لیے دُعا

(۱) اپنے مال ومنال میں بڑھوتری اور اضافہ چاہے تو یہ پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ ط وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط

ترجمہ: اے اللہ! رحمتیں نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بندے اور اپنے رسول پر، اور تمام ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر۔ (ابو یعلیٰ عن ابی سعیدؓ)

مُسلمان بھائی کو ہنستا ہوا دیکھنے کے وقت کی دُعا

(۱) جب اپنے مُسلمان بھائی کو ہنستا ہوا (اور خوش وخرم) دیکھے تو یہ دُعا دے :-

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ ط (بخاری، نسائی عن سعد بن ابی وقاص رضؓ)

ترجمہ: اللہ تجھے ہمیشہ ہنستا ہوا (اور خوش وخرم) رکھے۔

کسی سے محبّت اور دوستی کرنے کا طریقہ

(۱) جب کسی مُسلمان بھائی سے محبت اور دوستی کرے تو اسکو بتلادے اور کہے :-

اِنِّیْ اُحِبُّكَ فِی اللّٰهِ ط (ابن حبان، ابن سنی عن انس رضؓ)

ترجمہ: میں تجھ سے (محض) اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔

(۲) اس شخص کو جواب میں یہ کہنا چاہیئے :-

اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ ط (نسائی عن انس رضؓ)

ترجمہ: تجھ سے وہ اللہ محبت کرے جس کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔

مغفرت کی دُعا دینے کے وقت کی دُعا

جب کوئی شخص مغفرت کی دُعا دے اور کہے غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ (اللہ تعالیٰ تیری مغفرت کرے) تو اس کے جواب میں کہے وَلَکَ اور تیری بھی (مغفرت کرے)۔
(نسائی، عن عبداللہ بن سرجسؓ)

مزاج پُرسی کا طریقہ

جب کوئی شخص دریافت کرے کَیْفَ اَصْبَحْتَ (کیسا مزاج ہے) تو جواب میں کہے اَحْمَدُ اللّٰہَ اِلَیْکَ (میں تمہارے سامنے اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں)۔
(طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمروؓ)

کسی کے آواز دینے پر جواب دینے کا طریقہ

جب کوئی شخص آواز دے تو جواب میں کہے :-

لَبَّیْکَ (میں حاضر ہوں) (ابن سنی عن عمرؓ)

کسی کے احسان کرنے کے وقت کی دُعا

جب کوئی شخص کوئی احسان کرے تو کہے :-

جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا

ترجمہ: اللہ تجھے جزائے خیر دے۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جب کسی نے احسان کرنے والے کے احسان پر جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا کہہ دیا تو اس کی تعریف (اور شکریہ) کا حق ادا کر دیا۔ (ترمذی، نسائی، ابن حبان عن ابن عمرؓ)

کسی کے اہل و مال کے ایثار کے جواب کا طریقہ

جب کوئی مُسلمان بھائی اپنے اہل و مال کو پیش کرے تو اسکے جواب میں کہے :-

بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ ؕ (بخاری، نسائی عن انسؓ)

ترجمہ: اللہ تمہارے اہل و عیال اور مال و منال میں برکت دے۔

کسی قرضدار سے قرض وصول ہونے کے وقت کی دُعا

جب کسی (قرضدار) سے اپنا قرض پورا وصول کرلے تو اسکو یہ دُعا دے :-

اَوْفَیْتَنِیْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ ؕ یا وَفَى اللّٰهُ بِكَ ؕ یا اَوْفَاكَ اللّٰهُ ؕ

ترجمہ: تم نے میرا پورا قرضہ ادا کردیا، اللہ تمہیں اسکا پورا اجر دے یا اللہ تم سے اپنا وعدہ پورا کرے۔ (بخاری، مسلم عن ابی ہریرةؓ)

کسی پسندیدہ چیز کے دیکھنے کے وقت کی دُعا

جب کوئی بھی (اچھی اور) پسندیدہ چیز دیکھے تو کہے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ؕ (ابن ماجہ، ابن سنی عن عائشہؓ)

ترجمہ: سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے جسکے انعام (کی مدد) سے نیک کام پورے ہوتے ہیں۔

کسی ناپسندیدہ چیز کے دیکھنے کے وقت کی دُعا

جب کوئی (ناگوار اور) ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کہے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ؕ — اللہ کا شکر ہے ہر حال میں۔

(ابن ماجہ، ابن سنی عن عائشہؓ)

اللہ تعالیٰ کے کسی نعمت سے نوازنے پر اسکا شکر ادا کرنے کا طریقہ

○ جب اللہ پاک اپنے کسی بندے کو کسی نعمت سے نوازے تو اسکو تین مرتبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ (اللہ کا (بہت بہت) شکر ہے۔ کہنا چاہیئے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے :۔

جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو کسی نعمت سے نوازتا ہے تو وہ جب پہلی مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہے تو اسکا شکر ادا کر دیتا ہے دوسری مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ از سرِ نو اس نعمت کا ثواب دیتا ہے اور جب تیسری مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے گناہ بخش دیتا ہے۔ (حاکم عن جابرؓ)

(۲) یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

ترجمہ: سب تعریف اس اللہ کی ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے) کہے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے :۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی نعمت سے سرفراز فرمائیں اور وہ اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہے تو جو اس نے حاصل کیا ہے اس سے بھی بہتر اس کو دیا جائیگا۔ (ابن سنی عن انس بن مالک رضؓ)

قرض میں گرفتار ہونے کے وقت کی دُعا

(۱) جب کوئی شخص قرض میں گرفتار ہو جائے تو یہ دُعا کیا کرے :۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ط

ترجمہ: اے اللہ تو مجھے اپنا حلال رزق دے کر حرام سے بچا دے، اور اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے ما سوا سے بے نیاز کر دے۔ (ترمذی، حاکم عن علی بن ابی طالبؓ)

(۲) یا یہ دُعا پڑھا کرے :۔

اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ ط رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَھَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَۃٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ ط (حاکم، ابن مردویہ، عن ابی بکر الصدیقؓ)

ترجمہ: اے اللہ! فکر کو دُور کرنے والے، غم کو دفع کرنے والے، مجبور لوگوں کی دُعاؤں کو قبول کرنے والے، دُنیا و آخرت کے بہت بڑے رحم کرنے والے مہربان! تو ہی مجھ پر رحم کیا کرتا ہے، پس تو ہی (اس وقت) اپنی اُس رحمتِ (خاص) سے مجھ پر رحم فرما، جس سے تو مجھے اپنے ماسوا کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

(۳) یا یہ دُعا پڑھا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تُعْطِیْھِمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْھُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ (طبرانی فی الصغیر عن انس بن مالکؓ)

ترجمہ: اے اللہ! (سارے) ملک کے مالک، تو ہی جس کو چاہتا ہے ملک دیتا ہے، اور تو ہی جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے، تو ہی جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے، اور تو ہی جسے چاہتا ہے ذلّت دیتا ہے، ہر طرح کی) خیر و خوبی تیرے ہی ہاتھ میں (قبضۂ قدرت میں) ہے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، (اے) دُنیا و آخرت میں بہت بڑے رحم کرنے والے، تو جس کو چاہتا ہے دُنیا اور آخرت (کی نعمتیں) دیدیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسکو دونوں سے منع (محروم) کر دیتا ہے۔ تو مجھ پر وہ رحمت (خاصہ) فرما کہ اسکے ذریعہ تو مجھے اپنے ماسوا کی رحمت سے بے نیاز فرما دے۔

تنبیہ! ادائے قرض کے لیے صبح شام پڑھنے کی دُعا (صبح شام کی دُعاؤں میں) پہلے بیان ہو چکی ہے۔ (ابوداؤد)

کسی کام سے عاجز ہو جانے کے وقت یا اور زیادہ طاقت و قوت طلب کرنے کے لیے دُعا

(۱) جب کوئی شخص کسی کام کرنے سے عاجز ہو جائے یا اور زیادہ طاقت و قوت چاہے

تو اُسے چاہیئے کہ سوتے وقت :-

(۱) تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ اور تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھا کرے۔ (بخاری، مسلم، طبرانی عن علی رضؓ)

(۲) یا ہر ایک کلمہ کو تنتیس ۳۳ مرتبہ پڑھا کرے۔ (بخاری)

(۳) یا ان تینوں میں سے کسی ایک کو چونتیس مرتبہ اور باقی دو کو تینتیس تینتیس مرتبہ پڑھا کرے (ترمذی)

(۴) یا ہر فرض نماز کے بعد تینوں کلمے دس دس مرتبہ اور سوتے وقت ۳۳ مرتبہ تسبیح ۳۳ مرتبہ تحمید اور ۳۴ مرتبہ تکبیر پڑھا کرے۔ (احمد)

وسوسوں میں مُبتلا ہونے کے وقت کی دُعا

(۱) جو شخص وسوسوں (کے مرض) میں مبتلا ہو جائے اُسے چاہیئے کہ (جب وسوسے پریشان کریں)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ (بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ)

ترجمہ: میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی، شیطان مردود سے

پڑھے اور (حتی الامکان) وسوسوں سے باز رہے (یعنی دور کرنے کی کوشش کرے)

(۲) یا یہ پڑھے :-

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ط (مسلم عن ابی ہریرۃ رضؓ)

ترجمہ: میں تو ایمان لے آیا اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر۔

(۳) یا یہ پڑھے اور بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے :-

اَللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

ترجمہ: اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اسکا ہمسر ہے۔

(۴) اور اس کے بعد یہ تعوّذ پڑھے :-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ فِتْنَتِهٖ ط (ابوداود عن ابی ہریرۃ)

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ کی مردود شیطان اور اس کے فتنوں سے۔

اگر یہ وسوسے اعمال (وضو، نماز وغیرہ) میں پیش آتے ہوں تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

اِس طرح کے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا نام "خَنْزَبْ" ہے اسکو تعوّذ پڑھ کر تین مرتبہ بائیں جانب تھتکار دے۔ (مسلم، عن عثمان ابن ابی العاصؓ)

غصّہ دفع کرنے کا طریقہ

(۱) جب (کسی بھی شخص یا بات پر) غصّہ آجائے تو

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے۔ (بخاری، نسائی عن سلیمان بن صُرَدؓ)

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

جس شخص کو غصّہ آجائے اور وہ تعوّذ پڑھ لے تو غصّہ جاتا رہے گا۔

بدزبانی اور فحش گفتاری دفع کرنے کا طریقہ

(۱) جو شخص بدزبان فحش گفتار ہو اسے پابندی سے استغفار پڑھنا چاہیئے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے:-

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: مَیں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اپنی بدزبانی اور فحش کلامی کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: تم استغفار کی پابندی کیوں نہیں کرتے، مَیں تو دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ (نسائی، ابن ماجہ عن حذیفہ الیمانؓ)

کسی مجلس میں آنے جانے اور شرکت کرنے کے آداب

(۱) جب کسی مجلس میں پہونچے تو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (ترمذی، نسائی عن ابی ہریرۃ رضہ)

کہے اسکے بعد جی چاہے تو بیٹھ جائے، پھر جب مجلس سے اُٹھے (اور واپس آئے) تب بھی اسی طرح سلام کرے۔

مجلس کا کفّارہ

(۱) مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ وہاں سے اُٹھنے (اور واپس آنے) سے پہلے تین مرتبہ یہ پڑھے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ (ابوداؤد، نسائی حاکم)

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور اسی کے لیے (سب تعریف ہے، پاکی (بیان کرتا ہوں) تیری اے اللہ تیری ہی تعریف کے ساتھ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ ہی سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں (توبہ کرتا ہوں)۔

(۲) یا یہ دُعا پڑھے :۔

عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

ترجمہ: (اے اللہ) میں نے بُرے کام کئے اور اپنے اوپر ظلم کیا، پس تو مجھے بخش دے بیشک تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

مجلس میں کیا ہونا چاہیئے

(۱) کوئی بھی مجلس ہو اس میں اللہ کا ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ضرور ہونا چاہیئے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

کوئی فرد یا جماعت جب کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود نہ بھیجیں تو وہ مجلس (قیامت کے دن) ان کے لیے خسارہ کا باعث ہوگی اب یہ اللہ تعالیٰ

کو اختیار ہے چاہیں ان کو عذاب دیں چاہیں معاف کر دیں۔ (ابوداؤد، نسائی، حاکم عن ابی ہریرۃ رض)

بازار جانے کے وقت کی دُعا

(۱) جب بازار جائے تو یہ پڑھے:-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، (تمام) ملک بھی اسی کا ہے، اور اسی کے لیے (تمام تر) تعریف ہے، وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے وہ خود (سدا) زندہ ہے، اسکے لیے مرنا نہیں ہے، اسی کے ہاتھ میں (ہر طرح کی) خیر و خوبی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

ف! حدیث شریف میں آیا ہے:-

جس شخص نے بازار میں قدم رکھتے وقت مذکورہ بالا حمد و ثنا کر لی اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھ دیں گے اور دس لاکھ خطائیں (اسکے نامۂ اعمال میں سے) مٹا دیں گے اور دس لاکھ درجے اسکے بلند کر دیں گے اور جنت میں اس کے لیے ایک گھر (محل) بنا دیں گے۔

(۲) بازار میں داخل ہوتے وقت یا بازار کی طرف جاتے وقت یہ دُعا پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً ۝

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ بیشک میں تجھ سے اس بازار کی خیر و برکت کا اور جو اس بازار میں ہے اسکی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں، اور تیری پناہ لیتا ہوں اسکے شر سے اور جو اس میں ہے اس کے شر سے، اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ کوئی جھوٹی قسم کھاؤں یا کوئی خسارہ (اور نقصان) کا معاملہ کروں۔

(۳) ہر تاجر اور دوکاندار بازار سے واپس آتے وقت (کوئی سی) دس آیتیں پڑھ لیا کرے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجروں سے خطاب کر کے فرمایا: اے تاجروں کی قوم! کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے؟ کہ بازار سے واپس آتے وقت قرآن کریم کی دس آیتیں پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ ہر آیت کے بدلے دس نیکیاں (اسکے نامۂ اعمال میں) لکھدیں۔ (طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضؓ)

فصل کا پہلا پھل دیکھنے کے وقت کی دُعا اور آداب

(۱) جب فصل کا پہلا میوہ دیکھے تو کہے :-

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ تو ہمارے پھلوں میں برکت دے، اور ہمارے شہر میں برکت دے، اور ہمارے "صاع" (بڑے پیمانوں) میں برکت دے اور ہمارے "مُد" (چھوٹے پیمانوں) میں برکت دے۔

جب کوئی موسم کا تازہ اور نیا پھل لایا جائے تو سب سے چھوٹے بچے کو بلائے اور اسکو دیدے۔ (نسائی، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ)

کسی دُکھ بیماری میں کسی کو گرفتار دیکھنے کے وقت کی دُعا

(۱) جو شخص کسی کو (دکھ بیماری یا مصیبت میں) گرفتار دیکھے تو آہستہ سے (کہ وہ شخص نہ سُن پائے) یہ کہے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا (ترمذی عن عمر رضؓ)

ترجمہ: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے اُس چیز (دُکھ تکلیف) سے عافیت میں رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے، اور بہت سی مخلوق پر مجھے نمایاں طور پر فضیلت دی۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص کسی کو دُکھ بیماری میں گرفتار دیکھ کر مذکورہ بالا دُعا پڑھ لے گا وہ زندگی بھر اس دُکھ تکلیف سے محفوظ رہے گا - (ترمذی عن ابی ہریرۃ رضؓ)

کسی چیز کے گم ہو جانے یا غلام نوکر، جانور، وغیرہ کے بھاگ جانے کے وقت کی دُعا

① جب کوئی چیز گم ہو جائے یا غلام (نوکر، جانور، وغیرہ) بھاگ جائے تو یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَآئِكَ وَفَضْلِكَ - (الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمرؓ)

ترجمہ :- اے اللہ ! گم (یا کھوئی ہوئی چیزوں) کو واپس لانے والے، اور بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے، تو ہی بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھاتا ہے تو اپنی قدرت اور طاقت سے میری کھوئی ہوئی چیز کو دلا دے، اس لیے کہ وہ چیز تیری ہی دی ہوئی اور تیرے ہی فضل و انعام میں سے ہے۔

② یا وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور التحیات کے بعد یہ دُعا کرے :-

بِسْمِ اللّٰهِ يَا هَادِيَ الضَّالِّ وَرَآدَّ الضَّآلَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَآلَّتِيْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَآئِكَ وَفَضْلِكَ (ط ابن ابی شیبہ موقوفاً)

ترجمہ :- اللہ کے نام کے ساتھ (دُعا مانگتا ہوں)۔ اے گمراہ کو ہدایت دینے والے، اور کھوئی ہوئی چیز کو واپس دلانے والے، تو اپنی قدرت اور طاقت سے میری کھوئی ہوئی چیز کو واپس دلا دے اس لیے کہ وہ تیری ہی دی ہوئی اور تیرے ہی فضل و انعام سے ہے۔

بدشگونی کا کفّارہ

① کسی چیز سے بدشگونی کر لے اگر ایسا کر بیٹھے تو اسکا کفارہ یہ ہے کہ یہ کہے :-

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ ط وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ ط وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

ترجمہ: الٰہی تیری خیر و خوبی کے سوا کوئی خیر و برکت نہیں اور تیرے شگون کے سوا اور کوئی شگون نہیں، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

(۲) جب کوئی بدشگونی کی ناگوار بات دیکھے تو یہ کہے:۔

اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّآ اَنْتَ ط وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ اِلَّآ اَنْتَ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ط (ابن ابی شیبہ، ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: اے اللہ! تیرے سوا کوئی اچھائیوں کو نہیں لا سکتا، اور تیرے سوا کوئی برائیوں کو دور نہیں کر سکتا، اور کوئی طاقت و قوت تیری مدد کے بغیر (میسر) نہیں۔

نظرِ بد لگ جانے کے وقت کی دُعا

(۱) جس کو نظرِ بد لگ جائے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس قولِ مبارک سے جھاڑ دے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا ط

ترجمہ: اللہ کے نام پر، اے اللہ تو اس (نظرِ بد) کے گرم و سرد کو، اور دُکھ درد کو دُور کر دے۔
نسائی، طبرانی عن جابر بن سعید رضی اللہ عنہ

(۲) اِس کے بعد کہے:۔

قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ط

ترجمہ: اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا۔

جانور کو نظرِ بد لگنے کے وقت کی دُعا

(۱) اگر کسی چوپائے کو نظرِ بد لگی ہو تو اُسکے دائیں نتھنے میں چار مرتبہ اور بائیں نتھنے میں تین مرتبہ یہ پڑھ کر پھونکے:۔

لَا بَأْسَ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ ط اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ ط

لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ اِلَّآ اَنْتَ ط (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن مسعودؓ)

ترجمہ: کوئی ڈر نہیں، دور کردے دکھ بیماری اے لوگوں کے پروردگار، شفا دیدے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی دُکھ تکلیف کو دُور نہیں کرسکتا۔

جنّ آسیب وغیرہ کا اثر ہوجانے کے وقت کی دُعا

اگر کسی شخص پر جن آسیب وغیرہ کا اثر ہوجائے تو اسے سامنے بٹھا کر مذکورہ ذیل گیارہ آیات اور تین سُورتیں پڑھ کر دم کرے:۔ (حاکم، مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی یعلیٰ)

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ (سورۂ فاتحہ)

(۲) الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (البقرہ ۵-۱)

(۳) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ (البقرہ ۱۶۳)

(۴) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ

الْعَظِيْمُ ۝ (سورۂ بقرہ ۲۵۵)

(۵) لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ (البقرہ ۔ ۲۸۶-۲۸۴)

(۶) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ (آلِ عمران ۱۸)

(۷) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۣ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ (الاعراف ۔ ۵۴)

(۸) فَتَعٰلَی اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ۝ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ

رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۝ (المومنون - ۱۱۸ - ۱۱۶)

(۹) وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ۝ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ۝ (الصّٰفّٰت - ۱۱ - ۱)

(۱۰) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝ (الحشر - ۲۴ - ۲۲)

(۱۱) وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا۝ (الجن - ۴ - ۳)

(۱۲) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۝

(۱۳) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۝

(۱۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۧ

نوٹ: ترجمہ یاد کرنے کا شوق ہو تو مترجم کلام مجید سے یاد کیجئے۔

دیوانہ کے لیے علاج

(۱) پاگل آدمی پر تین دن تک صُبح و شام سُورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرے ہر مرتبہ سُورہ ختم کرنے پر مُنھ کا تھوک اکٹھا کر کے اس پر ڈالے۔ (نسائی عن خارجہ بن الصلت عن عمرؓ)

سانپ بچھو کے کاٹے کا عِلاج

(۱) جس کو سانپ بچھو وغیرہ زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہو اس پر سات مرتبہ سُورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرے۔ (صحاح ستہ عن ابی سعیدؓ)

(۲) پانی اور نمک مِلا کر جس جگہ کاٹا ہے مَلتا جائے اور سُورۂ قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ پڑھکر دم کرتا جائے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

ایک مرتبہ نماز میں بچھو نے آپؐ کو کاٹ لیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا، اللہ لعنت کرے بچھو پر، نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ بے نماز کو۔ پھر آپؐ نے نمک اور پانی منگوایا آپؐ کاٹنے کی جگہ پر ملتے جاتے اور مذکورہ بالا تینوں سُورتوں کو پڑھتے جاتے تھے۔ (طبرانی فی الکبیر عن علیؓ)

(۳) یا یہ پڑھ کر دم کرے :-

بِسْمِ اللهِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةٌ بَحْرٌ ط

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-
ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچھو وغیرہ کے کاٹے کا مذکورہ بالا منتر پیش کیا آپ نے ہمیں اسکی اجازت دیدی اور فرمایا یہ جنوں کے عہد و پیمان میں سے ہے۔
(طبرانی فی الاوسط عن عبداللہ بن زید رض)

جلے ہوئے کے لیے دُعا

(۱) جلے ہوئے شخص پر یہ پڑھ کر دم کرے :-
اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ ط
ترجمہ: دور کر دے تکلیف کو اے لوگوں کے پروردگار، شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

آگ بجھانے کی دُعا

(۱) کہیں آگ لگی ہوئی دیکھے تو اَللّٰهُ اَکْبَر کہے اور بجھائے۔ (ابو یعلی، ابن سنی عن ابی ہریرۃ رض)
ف ! مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں : یہ عمل "مجرب" ہے۔

پیشاب بند ہو جانے اور پتھری کے لیے دُعا

(۱) جب پیشاب بند ہو جائے یا پتھری ہو تو یہ دُعا پڑھے :-
رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ ط تَقَدَّسَ اسْمُكَ ط اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ ط وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا ط اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ ط (مشکوۃ ج ۱ ص ۱۳۶، ابوداؤد ج ۲ ص ۱۸۷ عن ابی الدرداء رض)

ؔلہ عام طور پر ایسے منتر جس کے معنی معلوم نہ ہوں پڑھنے ممنوع ہیں۔ اس منتر کی چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی ہے اس لیے اسکا پڑھنا جائز ہے ۱۲

ترجمہ:
ہمارا رب اللہ ہے جو آسمان میں ہے (اے ہمارے رب) تیرا نام پاک ہے، تیرا حکم آسمان اور زمین میں (یکساں) ہے، تیری رحمت جیسے آسمان میں ہے ایسے ہی زمین میں بھی عام کردے، ہمارے گناہ اور خطائیں معاف فرمادے تو پاک لوگوں کا پروردگار ہے پس تو اپنے (خزانۂ) شفا سے شفا اور (خزانۂ) رحمت سے رحمت نازل فرمادے اس بیماری پر (کہ یہ جاتی رہے)۔

پھوڑے پھنسی اور زخم کے لیے دعا

(۱) جس شخص کے پھوڑا پھنسی یا زخم ہو اسکا علاج اس طرح کرے کہ اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھکر یہ کہتے ہوئے اُٹھائے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری ہی زمین کی مٹی، ہم ہی میں کے کسی ایک شخص کے تھوک کے ساتھ، ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارا بیمار اچھا ہوجائے (۱ ابوداؤد ج ۲ ص ۱۸۹، ابن سنی ۱۹۳ عن عائشہ مسلم)

یا یہ کہتے ہوئے:۔ يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

ترجمہ: ہمارا بیمار ہمارے رب کے حکم سے اچھا ہوجانا چاہیئے۔

پاؤں (ہاتھ) سُن ہوجانے کے لیے عمل

(۱) جب پاؤں (یا ہاتھ) سُن ہوجائے تو جس سے سب سے زیادہ محبت ہو اسکا نام لے۔
(ابن سنی، موقوفاً علی ابن عباس رض)

جسمانی دُکھ تکلیف کے لیے دعا

(۱) جس شخص کو کوئی جسمانی دُکھ درد یا کوئی اور تکلیف ہو وہ اپنا دایاں ہاتھ تکلیف کی جگہ رکھے اور تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ کہے اور سات مرتبہ یہ دُعا پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۴)

ترجمہ: میں اللہ اور اُسکی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اِس تکلیف کے شر سے جو مجھے ہو رہی ہے اور جس سے میں ڈر رہا ہوں۔

(۲) یا سات مرتبہ یہ پڑھے :۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ ط

ترجمہ: میں اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو مجھے ہو رہی ہے۔ (موطا عن ابن ابی العاص رض)

(۳) یا تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ دُعا پڑھے :۔

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَرِّ مَا اَجِدُ ط

ترجمہ: میں اللہ کی عزت اور ہر چیز پر اسکی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو مجھے ہو رہی ہے۔ (مسند احمد، طبرانی عن کعب بن مالک رض)

(۴) یا تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ کر طاق مرتبہ یعنی تین یا پانچ یا سات مرتبہ یہ پڑھے اور پھر اُٹھالے۔ پھر اسی طرح چند مرتبہ یہ عمل کرے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَّجَعِيْ هٰذَا ط

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ، میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت کی۔ اس تکلیف کے شر سے جو مجھے اس درد کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ (ترمذی عن انس رض)

(۵) یا (خود مریض) اپنے اوپر مُعوذات یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دم کرلے۔

آنکھ دُکھنے کے لیے دُعا

(۱) جس شخص کی آنکھیں دُکھ رہی ہوں وہ یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ وَاَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَاْرِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ ط

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے میری بینائی سے نفع پہونچا، اور اسکو میرا وارث (یادگار) بنادے اور میرے دشمن

(کی زندگی) میں میرا بدلہ مجھے (اپنی آنکھوں سے) دِکھادے اور جو مُجھ پر ظلم کرے اس پر تُو میری مدد فرما۔

بخار کے لیے دُعا

① جس شخص کو بخار آجائے وہ یہ پڑھے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ط (مشکوٰۃ ج ۱ صـ ۱۳۵، ابنِ سنی صـ ۱۸۹ عن ابنِ عباسؓ)

ترجمہ: بزرگ و برتر اللہ کے نام سے، میں پناہ لیتا ہوں خُدائے بزرگ و برتر کی، ہر جوش مارنے والی رَگ کے شر سے اور جہنم کی آگ کی سوزش کے شر سے۔

مرض کی شدّت اور زندگی سے بیزاری کے وقت

① اگر کسی شدید مرض میں مُبتلا اور زندگی سے بیزار ہو جائے تو مرنے کی دُعا نہ کرے بلکہ اگر دُعا ہی کرنا ہو تو یہ دُعا کرے :۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ ط

ترجمہ: اے اللہ تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور موت دیدے جبکہ مرنا میرے لیے بہتر ہو۔ (مشکوٰۃ ج ۱ صـ ۱۳۹، بخاری ج ۲ صـ ۸۴۷ عن انسؓ)

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

اگرچہ کیسے ہی شدید مرض میں گرفتار ہو اور زندگی سے بیزار ہو، کبھی بھی موت کی دُعا نہ مانگے، بلکہ مذکورہ بالا دُعا زیادہ سے زیادہ مانگے۔

کِسی مریض کی عیادت (مزاج پُرسی) کے وقت کی دُعا

① جب کِسی مریض کی عیادت اور مزاج پُرسی کرے تو یہ الفاظ کہے :۔

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ط لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ط (بخاری ج ۲ صـ ۸۴۳ عن ابنِ عباسؓ)

ترجمہ:
کوئی گھبرانے کی بات نہیں، انشاء اللہ (یہ بیماری ظاہری اور باطنی آلودگیوں سے) پاک کردینے والی ہے۔ کوئی گھبرانے کی بات نہیں، انشاء اللہ (یہ بیماری تمام آلودگیوں سے) پاک کردینے والی ہے۔

(۲) (انگشتِ شہادت پر اپنا تھوک لگاکر اس طرح زمین پر رکھے کہ مٹی اس پر لگ جائے پھر مریض یا زخمی کے بدن پر تکلیف کی جگہ لگاتا جائے) اور یہ دُعا پڑھتا جائے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ۔ يَا بِاِذْنِ اللّٰهِ کہے۔ (ابن سنی ص۱۹۳، ابوداؤد ج ۲ ص۱۸۵، بخاری عن عائشہ رض)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری زمین کی مٹی، ہم ہی میں سے ایک کا تھوک، ہمارا بیمار شفا پائے ہمارے رب کے حکم سے۔

(۳) یا دایاں ہاتھ مریض کے جسم پر پھیرتا جائے اور یہ کہتا جائے:۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا (بخاری، مسلم عن عائشہ رض)

ترجمہ: اے اللہ تکلیف کو دور فرما، (اے) لوگوں کے پروردگار اس بیمار کو شفا دے، اور تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہنے دے۔

(۴) یا یہ دعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھ پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو تجھے تکلیف دے، اور ہر انسان کے یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے اللہ تجھے شفا دے۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھ پر دم کرتا ہوں۔

(۵) یا تین مرتبہ پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ (ابن ماجہ ص۲۶، نسائی عن عائشہ رض)

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے تجھ پر دم کرتا ہوں، اور اللہ ہی تجھ کو شفا دے گا ہر اس بیماری سے جو تیرے اندر ہو اور جھاڑ پھونک کرنے والی عورتوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جبکہ وہ حسد کرنے لگے۔

(۶) یا تین مرتبہ یہ پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يَّشْفِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ ۔ (مسند احمد عن عائشہ رضؓ)

ترجمہ: میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھ پر دم کرتا ہوں، ہر بیماری سے اللہ تجھے شفا دے ہر حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد کرنے لگے اور ہر نظر لگانے والے کے شر سے۔

(۷) یا یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ ۔

ترجمہ: اے اللہ تو اپنے اِس بندے کو شفا دیدے کہ یہ (اچھا ہو کر) تیرے کسی دشمن کو زخمی کرے یا (کم از کم) تیری رضا کے لیے کسی جنازے کے ساتھ جائے۔ (ابو داؤد، حاکم عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ)

(۸) یا یہ دُعا کرے :-

اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ ۔ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ ۔ یا اَعْفِهٖ ۔ پڑھے۔ (ترمذی، نسائی عن علی رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو اس مریض کو شفا دیدے اور تندرست کردے۔

(۹) مریض کا نام لے کر یہ کہے :-

يَا فُلَانُ شَفَى اللّٰهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِيْ دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ ۔ (حاکم عن سلیمان رضؓ)

ترجمہ: اے فلاں اللہ نے تیری بیماری کو شفا دیدی، تیرے گناہ بخش دیئے، اور مرتے دم تک کے لیے تیرے دین کو بھی اور تیرے جسم کو بھی عافیت دیدی۔ (انشاء اللہ)

(۱۰) یا سات مرتبہ یہ دُعا پڑھے :-

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ ۔ (ابو داؤد، ترمذی ...)

ترجمہ: میں خدائے بزرگ و برتر سے دعا کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفا دیدے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جس شخص نے بھی کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت نہ آئی ہو اور یہ (مذکورہ بالا) دعا کی تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو اس مرض سے ضرور شفا دیدیں گے۔

(۱۱) یا یہ دعا پڑھے :-

يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ اِشْفِ فُلَانًا ۝ (حاکم ج ۱ ص ۵۴۹، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۰ ص ۳۱۷ عن علی رض)

ترجمہ: اے بردبار اے کرم کرنے والے، تو فلاں شخص کو شفا دیدے

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں شخص بیمار ہے، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات کی خوشی ہے کہ وہ اچھا ہو جائے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، تو فرمایا: تم یہ (مذکورہ بالا) دعا کرو وہ اچھا ہو جائے گا۔

خود بیمار آدمی کے لیے بیماری کی حالت میں دعا

(۱) بیمار آدمی بیماری کی حالت میں چالیس مرتبہ یہ آیت کریمہ پڑھے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- (حاکم ج ۱ ص ۵۰۵ عن سعد بن ابی وقاص)

جس مسلمان نے اپنی بیماری کی حالت میں چالیس مرتبہ مذکورہ بالا آیت کریمہ پڑھ لی تو اگر اس بیماری میں وفات پا گیا تو چالیس شہیدوں کا اجر پائیگا اور اگر تندرست ہو گیا تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(۲) بیماری کے زمانہ میں یہ دعا پڑھا کرے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ؕ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا (و یگانہ) ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسکا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا (تمام) ملک ہے اسی کے لیے (سب) تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی بھی طاقت و قوت اللہ کے سوا (میسّر) نہیں۔ (ترمذی ج ۲ صفحہ ۱۸۱ نسائی عن ابی سعیدؓ و ابی ہریرہؓ)

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص اپنی بیماری کے زمانہ میں مذکورہ بالا کلمات پڑھتا رہا اور وفات پا گیا تو دوزخ کی آگ اُسکو نہ کھا سکے گی۔

شہادت کا یا مدینہ میں وفات پانے کا شوق اور دُعا

(۱) صدقِ دل اور سچے شوق سے یہ دُعا کیا کرے :-

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ ؕ

ترجمہ: اے اللہ ! مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہر (مدینہ) میں مجھے موت دے۔ (بخاری جلد ا صفحہ ۲۵۳ عن ابن عمرؓ)

ف ! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص صدقِ دل سے اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی دُعا مانگے گا وہ اگرچہ بستر پر پڑ کر مرے اللہ تعالیٰ اسکو شہیدوں کے درجے پر پہونچا دے گا۔ (مسلم عن سھل بن حنیف رضؓ)

(۲) نیز حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص صدقِ دل سے شہادت کا طلبگار ہوگا اسکو شہادت کا درجہ دے دیا جائیگا اگرچہ بظاہر اُسے شہادت میسّر نہ آئے۔ (مسلم عن انسؓ)

(۳) نیز حدیث شریف میں آیا ہے :-

جس شخص نے سچّے دل سے اللہ کے راستہ میں قتل ہونے کی دُعا مانگی پھر (چاہے اپنی موت) مرجائے یا قتل کردیا جائے (بہر صورت) اسکو شہید کا ثواب ملے گا۔
(سنن اربعہ عن معاذ بن جبل رض)

اللہ کی راہ میں شہید ہونے کا ثواب

حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جس شخص نے اونٹنی کا دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے بقدر (ذراسی دیر) بھی (اللہ کی راہ میں) جنگ کی اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔ (سنن اربعہ عن معاذ رض)

مرنے کے وقت کی دُعا

(حاکم عن ابن ابی وقاص رض)

(۱) مرنے کے وقت مرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف کردیا جائے اور وہ یہ دُعا مانگے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیقِ اعلیٰ (انبیاء وصالحین) کے ساتھ ملادے۔
(بخاری، مسلم عن عائشہ رض)

(۲) اور یہ کہے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، بیشک موت کی سختیاں (برحق) ہیں۔
(بخاری، ابن ماجہ عن عائشہ رض)

(۳) اور یہ دُعا کرتا رہے :-

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔

ترجمہ: اے اللہ تو موت کی سختیوں پر اور جاں کنی (کی تکلیف) پر میری مدد فرما۔
(ترمذی عن عائشہ رض)

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: میرا مومن بندہ میرے نزدیک ہر خیر و خوبی (کے اعلیٰ مرتبہ) کا مستحق ہے (اس لیے کہ) میں اسکے دونوں پہلوؤں کے درمیان سے اسکی روح قبض کررہا ہوں اور وہ (اس جاں کنی کے وقت بھی) میری تعریف کررہا ہے۔

(لہٰذا جاں کنی کے وقت مذکورہ بالا دُعائیں پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا بہت بڑی سعادت ہے)۔(مسند احمد عن ابو ہریرۃؓ)

مرنے والے کو تلقین

① جو لوگ مرنے والے کے پاس ہوں وہ اسکو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کریں یعنی خود کلمہ پڑھیں تاکہ وہ بھی ان کو دیکھ کر کلمہ پڑھے۔(مسلم، سنن اربعہ، عن ابی سعید الخدریؓ)

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جس شخص کی زبان پر آخری بات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہوگی وہ جنت میں (ضرور) داخل ہوگا۔
(ابو داؤد، حاکم عن معاذ بن جبل رضؓ)

میّت کے پاس جو لوگ موجود ہوں وہ یہ دُعا پڑھیں

جو لوگ میّت کے پاس ہوں وہ اسکی آنکھیں بند کردیں اور یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَّارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ ط (مسلم، نسائی عن ام سلمہؓ)

اے اللہ! فلاں شخص (یہاں میّت کا نام لے) کو بخش دے اور ہدایت یافتہ (جنتی) لوگوں میں اسکا درجہ بلند فرما اور اسکے پس ماندگان میں تُو اسکا قائم مقام (کارساز) بن جا۔ اور ہماری اور اسکی (سب کی) مغفرت فرمادے۔ اے ربّ العالمین اور اسکی قبر کو کشادہ کردے اور قبر میں اسکو نُور عطا فرما (یعنی اس کی قبر کو روشن کردے)۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص میّت کے پاس موجود ہو وہ میّت کی آنکھیں بند کردے اور اسکے لیے مذکورہ بالا دُعائے خیر کرے فرشتے اسکی دُعا پر آمین کہتے ہیں۔

میّت کے اہل خانہ کے لیے دُعا

① میّت کے گھر کا ہر فرد یہ دُعا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً ؕ (مسلم عن ام سلمہؓ)

ترجمہ: اے اللہ تو میری اور اسکی مغفرت فرما اور مجھے اسکا اچھا بدلہ دے۔

(۲) اور میّت کے لیے سورۂ یٰسٓ پڑھی جائے۔ (نسائی، عن معقل بن یسارؓ)

(۳) اور جس پر (اس میت کی موت کی وجہ سے) مصیبت پڑی ہے وہ یہ پڑھے:۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ ؕ وَاخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا ؕ (مسلم عن ام سلمہؓ)

ترجمہ: بیشک ہم سب اللہ کے ہی ہیں اور اُسی کی طرف لَوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ میری اس مصیبت میں مجھے اَجر دے اور اسکے عوض مجھے بہتر بدل عطا فرما۔

جس کا بچّہ مر جائے اس کے لیے دعا

(۱) جسکا بچّہ مر جائے وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ؕ اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے۔

ف ! حدیثِ قدسی میں آیا ہے کہ :۔

جب کسی (مسلمان) بندے کا بچّہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتے ہیں "تم نے میرے بندے کے بچّہ کی رُوح قبض کرلی"۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: "جی ہاں" (پروردگار) اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں: "تم نے اسکے دل کا پھول توڑلیا" فرشتے عرض کرتے ہیں۔ "جی ہاں": اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "میرے بندے نے اس پر کیا کہا"؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: "اُس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا تو اس پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "(جاؤ) میرے اس بندہ کے لیے جنت میں ایک محل بنادو اور اسکا نام بیت الحمد (قصرِ حمد) رکھ دو"۔

(ترمذی، ابن سنی عن ابی موسیٰ الاشعری)

تعزیت کرنے والے یہ کہیں

(۱) جب کسی کی تعزیت (پُرسے) کے لیے جائے تو اہلِ خانہ کو سلام کرے اور یہ کہے:۔

اِنَّ لِلّٰہِ مَآ اَخَذَ وَلِلّٰہِ مَآ اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی ط فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ ط (بخاری، مسلم عن اسامۃ بن زید رض)

ترجمہ: بے شک اللہ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور اللہ ہی کا تھا جو اس نے عطا کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر ایک کی اجل کی مدت مقرر و مُعیّن ہے پس تم صبر کرو اور ثواب حاصل کرو۔

تعزیت (پُرسے) کے خط کا مضمون

جب کسی کو تعزیت کا خط لکھنا ہو تو حسبِ ذیل مضمون کا خط لکھے:۔

حضرت رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مکتوبِ تعزیت حضرت معاذ بن جبل رض کے بیٹے کی وفات پر

(۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی وفات پر رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے (حسبِ ذیل تعزیتی خط) لکھا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ط سَلَامٌ عَلَیْکَ ط فَاِنِّیْٓ اَحْمَدُ اِلَیْکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ اللّٰہُ لَکَ الْاَجْرَ ط وَاَلْھَمَکَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِیَّاکَ الشُّکْرَ ط فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَھْلِیْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاھِبِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ط الْھَنِیَّۃِ وَعَوَارِیْہِ الْمُسْتَوْدَعَۃِ نُمَتَّعُ بِھَآ اِلٰٓی اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَّیَقْبِضُھَا لِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ط ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَیْنَا الشُّکْرَ اِذَآ اَعْطٰی وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰی فَکَانَ ابْنُکَ مِنْ مَّوَاھِبِ اللّٰہِ الْھَنِیَّۃِ وَعَوَارِیْہِ الْمُسْتَوْدَعَۃِ مَتَّعَکَ بِہٖ فِیْ غِبْطَۃٍ وَّ سُرُوْرٍ ط وَقَبَضَہٗ مِنْکَ بِاَجْرٍ کَبِیْرٍ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالرَّحْمَۃُ

وَالْهُدٰى اِنِ احْتَسَبْتَ ۔ فَاصْبِرْ وَلَا يُحْبِطْ جَزَعُكَ اَجْرَكَ
فَتَنْدَمَ ط وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَّلَا يَدْفَعُ حُزْنًا ط
وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَاَنْ قَدْ ط وَالسَّلَامُ ط (حاکم، ابن مردویہ عن معاذ بن جبل رض)

(شروع) اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے،
اللہ کے رسول "محمدؐ"، کی جانب سے معاذ بن جبل کے نام!

تم پر سلامتی ہو! میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حمد وثنا کے بعد! اللہ تمہیں اجرِعظیم عطا فرمائے اور صبر کی توفیق دے اور ہمیں اور تمہیں شکر ادا کرنا نصیب فرمائے اِس لئے کہ بیشک ہماری جانیں، ہمارا مال، ہمارے اہل وعیال اور ہماری اولاد (سب) اللہ بزرگ وبرتر کے خوشگوار عطیے اور عاریت کے طور پر سُپرد کی ہوئی چیزیں ہیں جن سے ہمیں ایک معین مدت تک فائدہ اُٹھانے کا موقع دیا جاتا ہے اور مقررہ وقت پر ان کو (واپس) لے لیتا ہے پھر ہم پر فرض عائد کیا ہے کہ جب وہ دے تو ہم شکر ادا کریں اور جب وہ آزمائش کرے (اور ان کو واپس لے لے) تو صبر کریں۔

تمہارا بیٹا بھی اللہ کی انہی خوشگوار نعمتوں اور سُپرد کی ہوئی عاریتوں میں سے (ایک عاریتی عطیہ) تھا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اُس سے، قابلِ رشک اور لائقِ مسرت (صورت) میں نفع پہونچایا اور (اب) اجرِعظیم، رحمت ومغفرت وہدایت کا عوض دے کر لے لیا بشرطیکہ تم صبر وشکر کرو، لہٰذا تم صبر (وشکر) کرو (دیکھو)! تمہارا رونا دھونا تمہارے اجر کو ضائع نہ کردے کہ پھر تمہیں پشیمانی اُٹھانی پڑے۔ اور یاد رکھو کہ رونا دھونا کچھ نہیں لوٹا کر لاتا اور نہ ہی غم واندوہ کو دور کرتا ہے اور جو ہونیوالا ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔ سلامتی ہو تم پر۔

فرشتوں کی تعزیت

(۱) یا حسبِ ذیل الفاظ میں تعزیت کرے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اِنَّ فِي اللهِ عَزَآءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ فَآئِتٍ فَبِاللهِ فَثِقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (حاکم عن جابرؓ)

ترجمہ: تم (سب) پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں (نازل) ہوں! بیشک اللہ ہی ہر مصیبت میں صبر دینے والا ہے اور وہی ہر فوت شدہ (ہاتھ سے گئی ہوئی) چیز کا بدل دینے والا ہے۔ لہٰذا تم (سب) اللہ ہی پر بھروسہ کرو اور اسی سے اُمید رکھو، اس لیے کہ اصلی محروم تو وہ ہے جو اجر و ثواب سے محروم رہا، اور تم (سب) پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو فرشتوں نے ذیل کے الفاظ میں آپؐ کے اہلِ بیت اور صحابہؓ کی تعزیت کی۔

حضرت خضرؑ کی تعزیت

(۱) یا حسبِ ذیل الفاظ میں تعزیت کرے:۔

اِنَّ فِي اللهِ عَزَآءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّعِوَضًا مِّنْ كُلِّ فَآئِتٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ۔ فَاِلَى اللهِ فَاَنِيْبُوْا۔ وَاِلَيْهِ فَارْغَبُوْا۔ وَنَظَرُهٗ اِلَيْكُمْ فِي الْبَلَآءِ۔ فَانْظُرُوْا۔ فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَّمْ يُجْبَرْ۔ (بزار عن انسؓ)

ترجمہ: بے شک اللہ ہی ہر مُصیبت میں صبر دینے والا ہے، اور ہر ہلاک شدہ شخص یا چیز کا عوض دینے والا ہے، پس تم سب اللہ کی جانب ہی رجوع کرو، اور اسی کی طرف رغبت کرو، اور اس آزمایش میں اسکی نظر تمہاری جانب ہے، پس تم خیال رکھو (اجر و ثواب سے محروم نہ ہو جانا) اس لیے کہ مُصیبت زدہ (درحقیقت)

وہی شخص ہے جس کو عوض (اجر و ثواب) نہیں دیا گیا۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی وفات کے دن) ایک سفید ریش، قوی ہیکل اور حسین وجمیل شخص آیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا (جنازۂ مقدس کے پاس) پہونچا اور خوب پھوٹ پھوٹ کر رویا اور پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر مذکورۂ بالا الفاظ میں تعزیت کی اور فوراً چلا گیا۔ حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ خضر علیہ السّلام تھے (حاکم عن انس)

میّت کو اُٹھانے یا جنازہ اُٹھانے کے وقت

(۱) جو لوگ میّت کو اُٹھا کر مسہری پر لٹائیں یا جو جنازہ اُٹھائیں وہ اُٹھانے کے وقت بِسْمِ اللّٰہ کہیں (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمرؓ)

دُعاءِ نمازِ جنازہ

(۱) نمازِ جنازہ میں صلوٰۃ وسلام (درود وسلام) پڑھنے کے بعد یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ (حاکم عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! (یہ) تیرا بندہ اور تیری کنیز کا بیٹا گواہی دیا کرتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، اور گواہی دیا کرتا تھا کہ محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، (اب یہ) تیری رحمت کا محتاج ہے، اور تو اسکو عذاب دینے سے بے نیاز ہے (اب یہ) دُنیا اور دنیا والوں سے الگ ہو کر (تیری بارگاہ میں حاضر ہے) اگر یہ (گناہوں سے) پاک ہے، تو اور زیادہ تُو اسکو پاک و پاکیزہ بنادے، اور اگر خطاکار

(وگنہگار) ہے تو اسکی مغفرت کردے، اے اللہ تو ہمیں بھی (رونے دھونے میں گرفتار کرکے) اسکے اجر سے محروم نہ کیجیو اور اسکے بعد تو ہمیں گمراہ بھی نہ ہونے دیجیو۔

(۲) یا یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاۤءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ زَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ (نسائی ج ۱ ص ۲۸۱ عن عوف بن مالکؓ)

ترجمہ: اے اللہ تو اسکی مغفرت کردے، اس پر رحم فرما، اسکو عافیت دے، اور اسکی کریمانہ مہمانی کر، اور اس کا ٹھکانا (قبر) کشادہ فرمادے، اور اسکو خطاؤں (اور گناہوں) سے، پانی کے ساتھ، برف کے ساتھ، اولوں کے ساتھ، ایسے دھودے اور پاک وصاف کردے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک وصاف کردیتا ہے، اور اسکو اس کے (دُنیا کے) گھر سے بہتر گھر، اور اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے، اور اسکی بیوی سے بہتر بیوی بدلہ میں دیدے اور اسکو جنت میں داخل فرمادے اور قبر کے عذاب سے اور (جہنم کی) آگ کے عذاب سے پناہ دیدے۔

(۳) یا یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمارے زندہ اور مردہ کو اور چھوٹے اور بڑے کو، مردوں اور عورتوں کو، اور حاضر

(موجود) اور غائب (غیر موجود) آدمیوں کو بخش دے اسکو ایمان پر وفات دیجیٔو، اے اللہ تو ہمیں اس (پر صبر کرنے) کے اجر سے محروم نہ کیجیٔو اور اس (کی وفات) کے بعد ہمیں گمراہ نہ ہونے دیجیٔو۔

④ یا یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ خَلَقْتَھَا وَاَنْتَ ھَدَیْتَھَا لِلْاِسْلَامِ وَ اَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا جِئْنَا شُفَعَآءَ فَاغْفِرْ لَھَا

ترجمہ: اے اللہ! توہی اسکا پروردگار ہے، تونے ہی اس کو پیدا کیا، تُونے ہی اسکو اسلام لانے کی ہدایت دی اور (اب) تونے ہی اس کی روح قبض کی ہے، اور تُو ہی اسکے ظاہر و باطن کو سب سے زیادہ جانتا ہے، ہم (تیرے ہی حکم سے) سفارش کرنے آئے ہیں تو تُو (اپنے فضل و کرم سے) اس کی مغفرت کر دے۔

⑤ یا یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰھُمَّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

ترجمہ: اے اللہ! فلاں کا بیٹا فلاں (یہاں میت اور اسکے باپ کا نام لے) تیرے ذمّے (حفاظت) اور تیری ہی پناہ کے سہارے پر ہے۔ پس تو اسکو قبر کی آزمایش سے، اور نارِ جہنم کے عذاب سے بچالے، اور تو (اپنے وعدہ کو) پورا کرنے اور (سب) تعریفوں کے لائق ہے۔ اے اللہ پس تو اس کی مغفرت فرمادے، اور اس پر رحم فرمادے، بیشک توہی بڑا مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔

⑥ یا یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ! عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ

عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ؕ

ترجمہ: اے اللہ (یہ) تیرا بندہ اور تیری کنیز کا بیٹا، تیری رحمت کا محتاج ہے، اور تو اس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نکوکار ہے تو اسکی نکوکاری (کے اجر و ثواب میں) اضافہ فرما اور اگر یہ خطاکار ہے تو اس سے درگذر فرما۔

(۷) یا یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اِعَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ ؕ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ؕ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ؕ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ ؕ وَلَا تُحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ؕ (ابن حبان، عن ابی ہریرۃ رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ (یہ) تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا گواہی دیا کرتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمدؐ تیرے بندے اور رسُول ہیں، اور تُو تو مجھ سے زیادہ اس کے (کے حال) کو جانتا ہے۔ اگر یہ نکوکار ہے تو اسکی بھلائی میں اور اضافہ فرما اور اگر یہ خطاکار ہے تو اسکو معاف فرما دے اور تو ہمیں بھی اس (کی موت پر صبر) کے اجر سے محروم نہ فرمائیو۔ اور اس (کے مرنے) کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈالیو۔

میّت کو قبر میں رکھنے کے وقت کی دُعا

(۱) جب میّت کو قبر میں اُتارے تو یہ کہے :-

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ (ترمذی، ابن ماجہ، عن ابن عمرؓ)

ؒ جنازہ کی نماز میں پڑھنے کی معروف دُعا تو نمبر (۳) دعا ہے البتہ باقی دعاؤں میں سے کسی دُعا کو اسکے بعد پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں، بہتر یہ ہے کہ نماز جنازہ ختم ہونے کے بعد ان دُعاؤں میں کسی بھی دُعا کو پڑھ کر میت کیلئے مغفرت کی دعا کرے بہر صورت یاد اُن سب دُعاؤں اور انکے ترجموں کو کرلینا چاہیے کبھی کوئی پڑھے کبھی کوئی ۱۲

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (ملت) پر، ہم اسکو دفن کرتے ہیں)۔

(۲) یا یہ کہے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ (کے حکم) سے (ہم اسکو) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ملت پر (دفن کرتے ہیں)۔ (حاکم، عن البیاض)

(۳) یا یہ کہے :۔

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ؕ بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؕ (حاکم عن ابی امامہ)

ترجمہ: اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے، اور اسی زمین میں ہم تم کو لوٹادیں گے اور اسی زمین سے ہم تم کو (قیامت کے دن) دوبارہ نکالیں گے، اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ ہی کی راہ میں اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین پر (ہم نے اس کو دفن کیا ہے)۔

دفن سے فارغ ہونے کے بعد کی دُعا

(۱) جب دفن سے فارغ ہو جائیں تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر (حاضرین سے) یہ کہیں :

اِسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ ؕ

ترجمہ: تم اپنے بھائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو، اور اُس کے (منکر و نکیر کے جواب میں) ثابت قدم رکھنے کی دُعا کرو، اس لیے کہ اسی وقت اس سے سوال (و جواب) کیا جا رہا ہے۔ (ابو داود، حاکم عن عثمان رض)

(۲) دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع (الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ سے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک) اور آخری رکوع (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ تک) پڑھا جائے۔ (بیہقی فی السنن الکبریٰ عن ابن عمر رض)

زیارتِ قبور کے لیے قبرستان جانے کے وقت کی دعا

(۱) جب قبر کی زیارت کے لیے قبرستان جائے تو یہ کہے :-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ ط وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ ط نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ ط اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّ نَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ ط (مسلم، ابن ماجہ عن بریدۃ رض)

ترجمہ: اے (اس) بستی کے رہنے والے مومنو! اور مسلمانو! تم پر سلام! بیشک ہم بھی انشاء اللہ تم سے عنقریب ملنے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کی دعا کرتے ہیں۔ تم ہم سے پہلے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں:

(۲) یا یہ کہے :-

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ ط وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِیْنَ ط وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ ○ (مسلم، نسائی عن عائشہ رض)

ترجمہ: اے (اس) بستی کے رہنے والے مومنو اور مُسلمانو تم پر سلام! اور اللہ ہم میں سے پہلے جانے والوں پر بھی رحم فرمائے، اور بعد کو جانے والوں پر بھی، اور بیشک ہم بھی انشاء اللہ عنقریب تم سے ملنے والے ہیں۔

(۳) یا یہ کہے :-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ط وَاَتَاکُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ ط وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ○ (مسلم نسائی عن عائشہ رض)

ترجمہ: اے مؤمنوں کی بستی کے رہنے والو تم پر سلام! اور تمہارے سامنے تو وہ (ثواب و عذاب) آگیا جسکا آئندہ کل مقررہ وقت پر (یعنی مرنے کے بعد) وعدہ کیا گیا

تھا، ہم بھی انشاء اللہ عنقریب تم سے ملنے والے ہیں (ہمارے سامنے بھی آجائے گا)۔

④ یا یہ کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ط وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ○ (ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رض)

ترجمہ: اے مومن قوم کی بستی کے رہنے والو تم پر سلام! اور ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

⑤ یا یہ کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ ط وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ط (ترمذی، عن ابن عباس رض)

اے قبر والو تم پر سلام! اللہ ہماری بھی مغفرت کر دے اور تمہاری بھی مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے چلے گئے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں۔

باب دوم

وہ ذِکر جس کی فضیلت کسی بھی وقت جگہ اور سبب کے ساتھ مخصوص نہیں

(۱) جہاں بھی ہو، جس وقت بھی ہو جتنا ممکن ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ذکر کرے۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

وہ ذِکر جو کسی وقت، جگہ اور سبب کے ساتھ مخصوص نہیں وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے یہی سب سے افضل ذکر ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: یہی سب سے بڑھ کر نیکی ہے۔ (ترمذی عن جابر رضؓ)

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ بہرہ ور وہ شخص ہوگا جس نے دل وجان سے (یعنی) خلوصِ قلب کے ساتھ) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہوگا۔ (بخاری عن ابی ہریرۃ رضؓ)

(۳) ایک اور حدیث میں ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جس شخص نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اس کے دل میں جَو برابر بھی خلوص یا ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائیگا، اور جس شخص نے یہ کلمہ کہا اور اُسکے دِل میں گیہوں کے برابر بھی خلوص یا ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائیگا، اور جس نے یہ کلمہ کہا اور اسکے دل میں ذرّہ برابر بھی بھلائی یا ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔ (بخاری، ترمذی عن انسؓ)

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

جس شخص نے (دل سے) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا وہ جنّت میں ضرور داخل ہوگا

اگرچہ اُس نے زنا اور چوری (جیسے گناہ) بھی کیے ہوں، اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو، اگرچہ اُس نے زنا اور چوری بھی کی ہو (تین مرتبہ فرمایا)۔ (مسلم عن ابی ذرؓ)

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسُولؐ اللہ! ایمان کو کس طرح تازہ کریں، آپؐ نے فرمایا: کثرت سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے رہا کرو۔ (احمد، طبرانی، عن ابی ہریرۃ رضؓ)

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو اللہ تک پہونچنے سے کوئی چیز نہیں روکتی۔ (ترمذی، عن ابی مالک الاشعری رضؓ)

(۷) ایک اور حدیث میں ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (کا ذکر) کوئی گناہ باقی نہیں رہنے دیتا، اور کوئی بھی عمل اس کے برابر نہیں ہے۔ (ابن ماجہ ص۲۷۲، حاکم، عن امّ ھانی رضؓ)

(۸) ایک اور حدیث میں ہے کہ:۔

اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرے پلڑے میں ہو تو یہ (کلمہ لا الٰہ) اس پلڑے کے مقابلہ میں بھاری ہوگا۔ (ابن حبان، بزار عن ابن عمرؓ)

(۹) اور ایک حدیث میں آیا ہے:۔

جب بھی کوئی بندہ دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھُل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہونچ جاتا ہے، جب تک کہ وہ بڑے گناہوں سے بچتا رہا ہو۔ (ترمذی، حاکم، نسائی عن ابن عمرؓ)

کلمۂ توحید کی فضیلت

(۱) کم از کم ایک مرتبہ اور زیادہ جتنا بھی ہو سکے یہ کلمۂ توحید پڑھا کرے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، اسی کا (سب) ملک ہے، اور اُسی کی (تمامتر) تعریف ہے، وہی جِلاتا ہے، اور وہی مارتا ہے، اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

(۱) جو شخص اس کلمۂ توحید کو دس مرتبہ پڑھے گا تو وہ اس شخص کے مانند ہوگا جس نے حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) کی اولاد (عرب قوم) میں سے چار نفر آزاد کیے ہوں۔ (احمد، نسائی عن ابی ایوب)

(۲) اور جو ایک مرتبہ پڑھے گا وہ اس شخص کے مانند ہوگا جس نے (کسی بھی قوم کا) ایک غلام آزاد کیا ہو۔ (احمد، عن براء بن عازبؓ)

(۳) اور جو ایک سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھے گا اسکو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھدی جائیں گی اور اُسکی سو بدیاں مٹادی جائیں گی اور یہ کلمہ اس کے لیے شیطان سے بچاؤ کا سامان (محافظ) ہوگا اور قیامت کے دن کوئی بھی اس سے افضل عمل پیش کرنے والا نہ ہوگا بجز اس شخص کے جس نے اس سے بھی زیادہ تعداد میں یہ کلمہ پڑھا ہوگا۔ (بخاری ج ۲، صفحہ ۹۴۵، ابوعوانہ عن علیؓ)

(۴) یہی وہ کلمہ ہے جو حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو سکھلایا تھا (مگر اس نے اس سے کام نہ لیا اور طوفان میں ہلاک ہوگیا) اس لیے کہ اگر تمام آسمان ایک پلڑے میں (رکھے) ہوں (اور یہ کلمہ دوسرے پلڑے میں) تو یہ کلمہ وزن میں ان سے بڑھ جائیگا اور اگر (سب) آسمان حلقہ کے مانند ہوں تو یہ کلمہ (اپنے بوجھ سے) اُن کو ہِلادے گا۔ (ابن ابی شیبہ عن جابرؓ)

(۲) کثرت سے یہ کلمہ پڑھا کرے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، اور کوئی بھی طاقت و قوت اللہ بزرگ و برتر کے سوا (میّسر) نہیں۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور وَاللّٰهُ اَكْبَرُ دو کلمے ہیں، ان میں سے ایک (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) تو عرش سے ورے (ادھر) کہیں رکتا ہی نہیں، اور دوسرا (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) آسمان اور زمین کے درمیان (فضا) کو بھر دیتا ہے۔ (طبرانی، عن معاذ رض)

(۲) یہ دونوں کلمے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کے ساتھ (ملکر) روئے زمین پر جو شخص بھی اِن (تینوں کلمات) کو پڑھے گا اسکی خطاؤں (اور گناہوں) کا ضرور کفارہ کر دیا جائیگا، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔ (ترمذی، نسائی، عن عبداللہ بن عمر رض)

کلمۂ شہادت کی فضیلت

(۱) جس قدر ممکن ہو (چلتے پھرتے) یہ کلمۂ شہادت پڑھا کرے:-

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

ترجمہ: مَیں (دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو شخص بھی یہ گواہی دیگا کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ بیشک محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کردیں گے۔ حضرت معاذ بن جبل رض نے (یہ حدیث سُن کر) عرض کیا "یا رسول اللہؐ کیا میں لوگوں کو اسکی خبر نہ دے دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں"۔ آپؐ نے فرمایا: "تب تو لوگ اسی پر بھروسہ کرلیں گے (اور سب نیک کام چھوڑ بیٹھیں گے اور ان کے اجر و ثواب سے محروم رہ جائیں گے" چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے صرف (حق بات چھپانے کے)

گناہ سے بچنے کے لیے اپنی وفات کے وقت اِس حدیث کو بیان کیا ہے۔ (بخاری، مسلم عن انس رضؓ)

(۲) ایک اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ :۔

جو شخص (صدقِ دِل سے) اس کلمۂ شہادت کو کہے گا (اور پھر اس پر قائم رہے گا اور عمل کریگا) تو اللہ تعالیٰ اسکو دوزخ پر حرام کردیں گے ۔ (مسلم، ترمذی، عن عبادۃ بن صامت رضؓ)

(۲) یا یہ کلمۂ شہادت پڑھا کرے :۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

ترجمہ: میں (سچے دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد ؐ اللہ کے بندے اور رسُول ہیں۔

ف ! کاغذ کے پرچے والی (مشہور) حدیث میں آیا ہے کہ وہ پرچہ جس پر اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ

لے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری اُمت کے ایک آدمی کو اپنے حضور میں طلب کریں گے، تو اسکے خلاف ننانوے دفترہائے دراز (اعمال نامے) پھیلا دیئے جائیں گے جن میں سے ہر دفتر حدِ نظر کے برابر دراز ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : کیا تو اس (بداعمالیوں کی فہرست) میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے ؟ کہ میں نے فلاں گناہ نہیں کیا، یا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تیرے اُوپر کوئی ظلم کیا ہے (کہ کوئی گناہ تونے نہ کیا ہو اور اُنہوں نے لکھدیا ہو یا کمی بیشی کر دی ہو) تو وہ کہے گا : نہیں اے پروردگار ("نہ میں اِن میں سے کسی گناہ کا انکار کرتا ہوں نہ ہی لکھنے والوں پر ظلم کا الزام لگاتا ہوں) تو اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے (اسکا بھی وزن کرا) اس لیے کہ آج تجھ پر مطلق ظلم نہیں ہوگا (کہ اس کا وزن نہ کیا جائے) جاؤ وزن کراؤ تو ایک پرچہ نکالا جائیگا جس پر کلمۂ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوگا تو (اسکو دیکھکر) وہ کہے گا : اے پروردگار اس پرچہ (پرزہ) کی اِن دفترہائے دراز کے سامنے کیا حقیقت ہے (میں اسے کیا وزن کراؤں) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (نہیں اسکا وزن ضرور کرایا جائے گا اس لیے کہ آج تجھ پر مطلق ظلم نہیں ہوگا تو وہ تمام دفتر (اعمال نامے) ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرچہ دوسرے پلڑے میں تو (اس کے وزن سے) ان دفتروں (اعمالناموں) کا پلڑا اُوپر اُٹھ جائیگا اور وہ پرچہ ان تمام اعمالناموں کے مقابلے میں بھاری رہے گا (وہ ایک نیکی اخلاص کی برکت سے بے شمار بداعمالیوں اور گناہوں پر غالب آجائیگی) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ (کی توحید) کے مقابلہ پر کوئی چیز بھی بھاری نہیں ہوسکتی (ترمذی، ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ صـ۴۸۶)

اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لکھا ہوگا وہ ان ننانوے دفتروں (اعمال ناموں) پر جن میں سے ہر دفتر حدِ نظر تک (دراز) ہوگا بھاری ہو جائیگا (وزن بڑھ جائیگا)۔ (ابن ماجہ، حاکم، عن ابن عمرؓ)

(۳) یا یہ کلمۂ شہادت پڑھا کرے:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَابْنُ اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّاَنَّ النَّارَ حَقٌّ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ایک و تنہا ہے اور یہ کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور اسکی کنیز (مریمؑ) کے بیٹے اور اللہ کا وہ کلمہ (حکم) ہیں جو مریم کی طرف القا فرمایا اور اسکی جانب سے (پھونکی ہوئی) رُوح ہیں، اور یہ کہ جنت بھی حق ہے اور دوزخ بھی حق ہے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص یہ (مذکورہ بالا) شہادت دے گا اللہ اسکو جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازہ سے وہ (داخل ہونا) چاہے گا داخل کردیگا۔ (بخاری، مسلم عن عبادۃ بن صامتؓ)

(۴) یا یہ کلمۂ شہادت پڑھے:۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ وَابْنُ اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اسکی کنیز کے بیٹے ہیں، اور اللہ کا وہ کلمہ (حکم) ہیں جو مریم کی جانب القا فرمایا اور اسکی جانب سے (پھونکی ہوئی) رُوح ہیں، اور یہ کہ جنّت حق ہے اور جہنّم حق ہے۔

ف ! حدیث شریف میں ہے کہ :-

جو شخص یہ شہادت دے گا (اور اس پر عمل کرے گا) اللہ تعالیٰ اسکو جنّت میں داخل کریگا اسکے عمل کچھ بھی ہوں یا (یہ فرمایا کہ) جنّت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ (داخل ہونا) چاہے (داخل کردیا جائیگا)۔ (بخاری، مسلم، عن عبادۃ بن صامتؓ)

⑤ یا یہ کلمہ پڑھا کرے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَهٗ ط (بخاری، مسلم)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا و تنہا ہے، اسی نے اپنے (بندوں کے) لشکر کو غلبہ عطا کیا اور اپنے بندے (محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی مدد فرمائی (چنانچہ وہ) تن تنہا دشمنوں کی فوجوں پر غالب آگیا پس اب اس (مشاہدہ) کے بعد کچھ نہیں رہا۔

⑥ اور یہ کلمہ پڑھا کرے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ط (ترغیب والترہیب ج ۲ صفحہ ۔۔۔، مسلم، عن سعد ابن ابی وقاصؓ)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اُسکا کوئی شریک نہیں ہے، اللہ سب سے بڑا، بہت ہی بڑا ہے، اور اللہ ہی کے لیے (تمام) تعریف ہے بہت بہت تعریف، اور تمام جہانوں کا پروردگار اللہ (ہر عیب سے) پاک ہے، کوئی طاقت اور کوئی قوت اُس غالب (اور) حکمتوں والے اللہ (کی مدد) کے بغیر (میسّر) نہیں، اے اللہ! تو مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما۔

ف ! ایک اعرابی (دیہاتی) کی حدیث ہے کہ :-

اُس نے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ مجھے کوئی ایسی چیز بتلادیجئے جسے

میں پڑھا کروں، تو آپؐ نے اُسکو مذکورہ بالا کلمہ اور دُعا بتلائی۔

تسبیح وتحمید اور اس کی فضیلت

(۱) زیادہ سے زیادہ یہ تسبیح پڑھا کرے :۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور اسی کی حمد وثنا ہے۔

ف! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

جو شخص ایک مرتبہ یہ تسبیح وتحمید پڑھے گا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو شخص دس مرتبہ پڑھے گا اُسکے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، جو سو مرتبہ پڑھے گا اُس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے اُس کے لیے اللہ (اسی حساب سے) اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھے گا۔ (ترمذی، نسائی، عن ابن عمرؓ)

(۲) دوسری حدیث میں ہے کہ :۔

جو دن میں سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھے گا اسکی خطائیں اُس سے ساقط (معاف) کردی جائیں گی اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہی (کیوں نہ) ہوں۔ (بخاری ج ۲ صـ ۹۴۸، ترغیب والترہیب ج ۲ صـ ۵۵ عن ابی ہریرۃؓ)

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

یہ وہ سب سے افضل کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے انتخاب فرمایا ہے۔ (مسلم، ابو عوانہ عن ابی ذرؓ)

(۴) ایک اور حدیث میں ہے :۔

یہی وہ کلمات ہیں جن کا حضرت نوح (علیہ السّلام) نے اپنے بیٹے کو حکم دیا تھا اس لیے کہ یہی (تمام) مخلوق کی عبادت اور تسبیح ہے اور اسی (کی برکت) سے مخلوق کو رِزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ابی شیبہ عن جابرؓ)

(۵) ایک اور حدیث میں ہے کہ :۔

جو شخص ان کلمات کو (ایک مرتبہ) کہتا ہے اُس کے لیے جنّت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (بزار عن ابن عمرؓ)

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

جس شخص کو (کسی دُکھ بیماری یا خوف و پریشانی کی وجہ سے) ڈر ہو کہ رات کرب و بے چینی میں بسر ہوگی، یا جس کا مال خرچ کرنے میں دل دُکھتا ہو یا جو دشمن سے لڑنے سے جان چُراتا ہو اس شخص کو (ان تمام کمزوریوں اور بُرائیوں سے بچنے کے لیے) کثرت سے اس تسبیح و تحمید کا وِرد کرنا چاہیئے (اللہ پاک ان کو دور کردے گا) اس لئے کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند ہیں کہ تم اسکی راہ میں سونے کا ایک پہاڑ خرچ کردو۔ (طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہؓ)

(۲) یا یہ کلمات پڑھا کرے :۔

سُبْحَانَ رَبِّیْ وَ بِحَمْدِہٖ ط

ترجمہ : میرا پروردگار پاک ہے اور اسی کی (سب) تعریف ہے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

یہ کلمات اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ (مسلم، ترمذی، عن ابی ذرؓ)

(۳) یا یہ کلمات پڑھا کرے :۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط

ترجمہ : اللہ بزرگ و برتر پاک ہے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

جو شخص یہ کلمات کہتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک پودا لگ جاتا ہے۔ (احمد، عن معاذ بن انسؓ)

(۴) یا یہ کلمات پڑھا کرے :۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ ط

پاکی (بیان کرتا ہوں) بزرگ و برتر اللہ کی، اور اسی کی تعریف کے ساتھ۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

(۱) جو شخص مذکورہ بالا تسبیح (ایک مرتبہ) پڑھتا ہے اس کے لیے جنّت میں ایک کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ صفحہ ۵۹۸، ترمذی، عن معاذ بن انسؓ)

(۲) اس لیے کہ یہی (تسبیح) مخلوق کی عبادت ہے اور اسی (کی برکت) سے اُن کو رزق تقسیم کیا جاتا ہے۔ (بزار، عن ابن عمرؓ)

(۵) یا یہ کلمات پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: پاکی (بیان کرتا ہوں) اللہ کی، اور اس کی ہی تعریف، پاکی (بیان کرتا ہوں) بزرگ و برتر اللہ کی۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

دو کلمے ہیں جو زبان پر نہایت ہلکے لیکن وزن کے لحاظ سے (اعمال کی ترازو میں) نہایت بھاری ہیں۔ اُس (رحم کرنے والے (پروردگار) کو بہت محبوب ہیں سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ (ابن ماجہ صفحہ ۲۷۸، بخاری، ترمذی، عن ابی ہریرۃ رضؓ)

(۶) اِن کے ساتھ یہ کلمے اور ملا کر پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ
اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

ترجمہ: اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اور اسی کی حمد کے ساتھ، اللہ بزرگ و برتر کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اللہ بزرگ و برتر سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص اِن (چار) کلمات کو پڑھے گا تو یہ کلمات جیسے اس نے پڑھے ہوں گے (جوں کے توں) لکھ دیئے جائیں گے اور پھر عرش کے ساتھ لٹکا دیئے جائیں گے،

کوئی بھی گناہ جو وہ کرے گا اُن کو نہیں مٹا سکے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ شخص قیامت کے دِن اللہ سے ملے گا تو وہ ان کلمات کو جیسے اس نے پڑھے تھے (جوں کا توں) سربمہر پائیگا۔ (بزار عن ابن عباس رض)

⑦ یا کم از کم تین مرتبہ اسی طرح تسبیح پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

ترجمہ: اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اور اسی کی تعریف کے ساتھ، اُسکی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی اپنی رضا کے مطابق اور اُسکے عرش کے بقدر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے بقدر۔

ف ا حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

(ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ المومنین حضرت جویریہ کے پاس سے صبح سویرے ہی فجر کی نماز پڑھ کر (باہر) تشریف لے گئے وہ اس وقت اپنے مُصلّے پر (بیٹھی) تسبیح وتہلیل میں مصروف تھیں۔ پھر آپؐ چاشت کی نماز پڑھکر واپس آئے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی (تسبیح وتہلیل میں مصروف) تھیں۔ تو حضورؐ نے دریافت فرمایا: کیا تم اسی طرح بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی ہو جس طرح میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ انھوں نے عرض کیا، جی ہاں، آپؐ نے فرمایا: تمہارے (پاس سے جانے کے) بعد میں نے صرف چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں جو اگر اس (تمام تسبیح وتہلیل) کے ساتھ وزن کیے جائیں جو تم نے دن نکلنے سے (اس وقت) تک پڑھا ہے تو وہ اس سب سے وزن میں بڑھ جائیں وہ (مذکورہ بالا چار کلمات) ہیں۔ (الترغیب والترہیب)

⑧ یا اس طرح تسبیح وتحمید کیا کرے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ   سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ

سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ   سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ   اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ   اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

ترجمہ: اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اسکی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اسکی مرضی کے مطابق، اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اسکے عرش کے برابر، اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اسکے کلمات کی سیاہی کے بقدر۔ (مسلم، نسائی، عن جویریۃ)

سب تعریف اللہ کے لیے ہے اسکی مخلوق کی تعداد کے برابر، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اسکی اپنی رضا کے موافق، سب تعریف اللہ کے لیے ہے اسکے عرش کے برابر، سب تعریف اللہ کے لیے ہے اس کے کلمات کی سیاہی کے بقدر۔

(۹) یا اس طرح تسبیح، تحمید اور تہلیل و تکبیر پڑھا کرے :۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

ترجمہ: اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اور اسکی تعریف، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اسکی مخلوق کی تعداد کے برابر، اور اسکی اپنی مرضی کے موافق اور اس کے عرش کے ہموزن اور اسکے کلمات کی سیاہی کے بقدر۔

(۱۰) یا اس طرح چاروں کلمات پڑھا کرے :۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ۔ اسی طرح اَللّٰهُ اَكْبَرُ کے ساتھ چاروں کلمات، اسی طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے ساتھ اسی طرح لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ اسی طرح وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے ساتھ (چاروں کلمات پڑھے)۔

ف! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

(ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابیہؓ کے ہاں تشریف لے گئے تو آپ نے

دیکھا ان کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں (رکھی ہوئی) تھیں، ان پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں آپؐ نے فرمایا، میں تمہیں اِس سے آسان یا (فرمایا) افضل طریقہ نہ بتلاؤں ؟ وہ یہ ہے کہ تم اس طرح پڑھا کرو (اور مذکورہ بالا طریقہ بتلایا) ۔(ابوداؤد، حاکم عن صفیہؓ)

(۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ :۔

(ایک دن) آپؐ اُمّ المؤمنین صفیہؓ کے ہاں گئے اُن کے سامنے چار ہزار گٹھلیاں رکھی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ جب سے میں تمہارے پاس کھڑا ہوں (اتنی دیر میں) میں نے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ لی ۔ انھوں نے عرض کیا : مجھے بھی بتلا دیجئے تو آپؐ نے مذکورہ بالا طریقہ بتلایا ۔ (حاکم، عن صفیہؓ)

(۱۱) یا اس طرح پڑھا کرے :۔

سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ ط

ترجمہ : اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اسکی مخلوق کی شمار کے برابر اور اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اسکی مخلوق کو بھر دینے کے برابر اور اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) ہر چیز کی تعداد کے برابر اور پاکی (بیان کرتا ہوں) اللہ کی ہر چیز کو بھر دینے کے برابر، اور اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اس چیز کی شمار کے برابر جس کو کتاب احاطہ کیے ہوئے ہے ۔ اور اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اس کو بھر دینے کے برابر جس پر اسکی کتاب احاطہ کیے ہوئے ہے، اور سب تعریف ہے اللہ کی اسکی مخلوق کی تعداد کے برابر، اور سب تعریف ہے اللہ کی اُسکی مخلوق کو بھر دینے کے برابر،

اور تعریف ہے اللہ کی ہر چیز کے شمار کے برابر، اور تعریف ہے اللہ کی ہر چیز کو بھر دینے کے برابر، اور پاکی ہے اللہ کی ہر اس چیز کی تعداد کے برابر، جس پر اسکی کتاب احاطہ کیے ہوئے ہے اور تعریف ہے اللہ کی ہر اس چیز کو بھر دینے کے برابر جس پر اللہ کی کتاب احاطہ کیے ہوئے ہے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

(ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو الدرداءؓ سے فرمایا: کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتلادوں جو تمہارے رات سے لیکر دن تک اور دن سے لیکر رات تک کے ذکر اللہ سے (ثواب میں بھی اور عمل میں بھی) افضل ہے؟ اسکے بعد مذکورہ بالا کلمات تعلیم فرمائے۔

(۱۲) یا اس طریق پر تسبیح وتحمید کیا کرے :-

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ

اسی طرح (سُبْحَانَ اللّٰهِ کے بجائے ہر جگہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔ (نسائی، حاکم عن ابی امامہؓ)

ترجمہ: میں اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی پاکی مخلوق کے بھر دینے کے بقدر، اللہ کی پاکی جو کچھ زمین وآسمان میں ہے اسکی تعداد کے برابر اور اللہ کی پاکی جو کچھ زمین وآسمان میں ہے اسکو بھر دینے کے بقدر اور اللہ کی پاکی اُن چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو اسکی کتاب نے شمار کیا ہے اور اللہ کی پاکی ان چیزوں کو بھر دینے کے بقدر جن کو اسکی کتاب نے شمار کیا ہے اور اللہ کی پاکی ہر چیز کی تعداد کے برابر اور اللہ کی پاکی ہر چیز کو بھر دینے کے بقدر (بیان کرتا ہوں) اسی طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (کے ساتھ چاروں چیزوں کی "شمار" اور "بھر دینے" کے برابر اور بقدر ذکر کرے)

ف ۱۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

(ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو امامہؓ سے فرمایا: کیا میں

تمہیں تمہارے رات میں دن سمیت اور دن میں رات سمیت (کیے ہوئے) ذکر اللہ سے (ثواب میں) زیادہ یا (فرمایا) افضل نہ بتلادوں؟ وہ یہ (مذکورہ بالا طریق پر ذکر) ہے۔

(۲) بعض روایتوں میں سُبْحَانَ اللّٰهِ کے بجائے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ آیا ہے اور اسکے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اسی طرح اَللّٰهُ اَکْبَرُ بھی، بعض روایتوں میں اَللّٰهُ اَکْبَرُ نہیں ہے (صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ ہے)۔

(۱۳) یا اس طرح پڑھ لیا کرے :-

اَللّٰهُ اَکْبَرُ دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ دس مرتبہ۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

حضرت ابو رافعؓ کی بیوی ام سلمیٰؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسولؐ اللہ مجھے چند کلمات بتلا دیجئے (جو میں آسانی سے یاد کرلوں اور پڑھ لیا کروں) زیادہ نہ بتلائیے۔" آپؐ نے فرمایا "تم دس مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہا کرو، اللہ تعالیٰ (اسکے جواب میں) فرمائے گا: "یہ میرے لیے ہیں،" اور دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا کرو (اسکے جواب میں بھی) اللہ تعالیٰ فرمائے گا "یہ (بھی میرے لیے ہے" اور دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ (اے اللہ تو مجھے بخش دے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "میں نے بخش دیا۔" تو اس طرح دس مرتبہ تم کہو گی دس مرتبہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو تمہاری مغفرت انشاء اللہ ضرور ہو جائیگی۔ (طبرانی عن ابی اُمامہؓ)

(۱۴) یا اس طرح تسبیح پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ رَبِّیْ وَ بِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ رَبِّیْ وَ بِحَمْدِهٖ

ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار اور اسی کی سب تعریف ہے، پاک ہے میرا پروردگار اور اسی کی سب تعریف ہے۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

سُبْحَانَ رَبِّیْ وَ بِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ رَبِّیْ وَ بِحَمْدِهٖ سب سے افضل کلام ہے۔ (بزار عن ابی ذرؓ)

(۱۵) یا اس طرح پڑھا کرے :۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ

ترجمہ: پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کے لیے (ہی) ہے۔

ف! حدیث شریف میں ہے کہ :۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ آسمان اور زمین کے درمیان (فضا کو) بھر دیتے ہیں اور (صرف) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (عمل کی) ترازو بھر دیتا ہے۔ (مسلم، ترمذی، عن ابی مالک الاشعری رض)

(۱۶) یا اس طرح پڑھا کرے :۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ

ترجمہ: پاک ہے اللہ اور اللہ کے لیے ہی سب تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ (ہی) سب سے بڑا ہے۔

ف! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

یہ (چار) کلمے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں ان میں سے جس سے چاہو شروع کرو کوئی حرج نہیں۔ (مسلم، ترمذی، عن سمرۃ بن جندب رض)

(۲) ایک اور حدیث میں ہے کہ :۔

قرآن (عظیم) کے بعد یہ سب سے افضل کلام ہے اور (درحقیقت) یہ قرآن ہی کے کلمات ہیں۔ (احمد، عن سمرۃ بن جندب رض)

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

ان (چاروں) کلمات کو جو شخص پڑھا کرے گا اس کے لیے ان کلمات کے ہر حرف کے عوض میں دس نیکیاں لکھدی جائیں گی۔ (طبرانی عن ابن عمر رض)

(۴) اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ان (چار) کا پڑھ لینا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا (یعنی دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے)۔ (مسلم، ترمذی، ابو عوانہ عن ابی ہریرۃ رض)

(۵) ایک اور حدیث میں ہے :

جو شخص اِن کلمات کو پڑھے گا اس کے لیے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (طبرانی)

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: میں اِن کلمات کے پڑھنے کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں جن پر سورج نکلتا ہے (یعنی تمام دنیا سے)۔ (مسلم، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہؓ)

(۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

جنّت کی مٹی نہایت عمدہ ہے اور پانی نہایت شیریں، وہ خالی ہوتی ہے اور اسکے پودے یہ ہی (چاروں) کلمات ہوتے ہیں (جو شخص جتنا زیادہ ذکر کرتا ہے اسی قدر اسکی جنت ہری بھری ہوتی ہے)۔ (ترمذی، عن ابنِ مسعودؓ)

(۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

ہر کلمہ کے عوض میں تمہارے لیے ایک درخت کا پودا لگادیا جاتا ہے۔ (ابنِ ماجہ، ابن ابی شیبہ)

(۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم سے (بچاؤ کے لیے) سپر (ڈھال) سنبھال لو یعنی ان (چاروں) کلمات کو پڑھا کرو کیونکہ یہ کلمات (پڑھنے والے کے) دائیں بائیں سے (ہر پہلو سے) اور (آگے) پیچھے سے (ہر طرف سے) (بچانے کے لیے) آئیں گے اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔ (نسائی، حاکم، طبرانی، عن ابی ہریرۃ رضہ)

(۱۰) ایک اور حدیث میں ہے کہ :۔

ہر تسبیح (سُبحَانَ اللہِ) صدقہ (موجبِ ثواب) ہے اور ہر تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) صدقہ (باعثِ ثواب) ہے اور ہر تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ) صدقہ (موجبِ اجر و ثواب) ہے اور ہر تکبیر (اَللہُ اَکْبَرُ) صدقہ (موجبِ ثواب) ہے۔ (مسلم، ابنِ ماجہ عن ابی ذرؓ)

صلوۃ التسبیح کا طریقہ اور ثواب

(۱۷) یہی چار کلمات سُبحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ

صلوٰۃ التسبیح میں (۳۰۰ مرتبہ) پڑھے جاتے ہیں۔

ف ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس کا ثواب اور طریقہ اس طرح بیان فرمایا :-

اے عمّ بزرگوار ! اے عباس ! کیا میں آپ کو ایسے دس۱۰ تحفے نہ عطا کروں، دس۱۰ نعمتیں نہ دے دوں دس عطیے نہ بخش دوں (یعنی) دس باتیں ایسی نہ بتلادوں کہ جب آپ ان پر عمل کر لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، پرانے نئے، قصداً سہواً، چھوٹے بڑے، پوشیدہ علانیہ کیے ہوئے (سب) گناہ معاف فرمادیں ؟

آپ چار۴ رکعت نماز پڑھیں (اس طرح کہ) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور (کوئی سی بھی) سورہ پڑھیں، قرأت سے فارغ ہونے کے بعد کھڑے کھڑے پندرہ۱۵ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں پھر رکوع میں جائیں تو (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہنے کے بعد) دس۱۰ مرتبہ رکوع کی حالت میں یہی (چاروں) کلمات کہیں، پھر رکوع سے کھڑے ہو کر (کھڑے کھڑے) دس مرتبہ یہی کلمات کہیں، پھر آپ سجدہ میں جائیں اور (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنے کے بعد) دس مرتبہ (سجدہ کی حالت میں) یہی کلمات کہیں، پھر سجدہ سے سر اُٹھائیں اور (اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کے بعد (بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ یہی کلمات کہیں پھر (دوسرے سجدہ میں جائیں اور (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنے کے بعد) دس مرتبہ (سجدہ کی حالت میں) یہی کلمات کہیں پھر سجدہ سے سر اُٹھائیں اور (اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کے بعد) کھڑے ہونے سے پہلے (بیٹھے بیٹھے) دس۱۰ مرتبہ یہی کلمات کہیں، یہ کُل ۷۵ کلمات ہر رکعت میں ہوئے، اسی طرح آپ چار رکعت (میں کل ۳۰۰ مرتبہ) پڑھیں۔ اگر ہو سکے تو ہر روز ایک مرتبہ پڑھیں اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ میں (جمعہ کی نماز سے پہلے) ایک مرتبہ پڑھیں اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک مرتبہ، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھا کریں

اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو عمر میں ایک مرتبہ (تو ضرور) پڑھیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی رافع و ابن عباس رضی)

(۱۸) یا ان (چاروں) کلمات کے ساتھ (پانچویں کلمہ کا) اضافہ کرکے اس طرح پڑھے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○

ترجمہ: پاک ہے اللہ، اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، اور کوئی بھی قوت اور طاقت بزرگ و برتر اللہ تعالیٰ (کی مدد) کے بغیر (میسر) نہیں۔

ف! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے:۔

یہ (کلمات) باقی رہنے والی (یادگار) نیکیاں ہیں اور یہ (انسان کی) خطاؤں کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جیسے درخت (موسم خزاں میں) اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے اور یہ (کلمات) جنّت کے خزانوں میں سے ہیں۔ (طبرانی عن ابی ذر رضی)

(۱) ایک اور حدیث میں ہے کہ:۔

یہ کلمات جو شخص قرآن پڑھ سکتا ہو اس کے لیے قرآن (کی جگہ) کفایت کرتے ہیں۔ (ابن ابی شیبہ عن ابن ابی اوفیٰ رض)

(۱۹) اور مذکورہ بالا (پانچ) کلمات کے ساتھ یہ دُعا اس طرح مانگا کرے:۔

(سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ) اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ ○

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھ پر رحم فرما، اور مجھے روزی عطا فرما، اور تو مجھے (صحت و) عافیت دے، اور ہدایت نصیب فرما۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص قرآن نہ پڑھ سکتا ہو یہ کلمات بھی اس کے لیے قرآن کی جگہ کفایت کرسکتے ہیں جس شخص نے ان کو پابندی کے ساتھ اختیار کیا (یعنی پڑھا) اس نے اپنے

ہاتھ خیر و برکت سے بھر لیئے۔ (ابوداؤد، نسائی، عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ)

(۲۰) دُعا کے بغیر مذکورہ سابق (چار) کلمات کو وَتَبَارَكَ اللّٰهُ کے ساتھ ملا کر اس طرح پڑھا کرے :۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

جو شخص اِس طرح اِن کلمات کو پڑھتا ہے تو ان کلمات پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے وہ ان کو اپنے بازوؤں (پروں) کے نیچے لیکر اُوپر چڑھتا ہے (راستہ میں) فرشتوں کے جس مجمع سے گزرتا ہے وہ اِن کلمات کے پڑھنے والے کے لیے مغفرت کی دُعا کرتے ہیں، یہاں تک کہ (اس پڑھنے والے کی جانب سے) ان کلمات کو بارگاہِ الٰہی میں (حمد وثنا کے) تحفہ کے طور پر پیش کر دیا جاتا ہے۔ (حاکم۔ موقوفاً علی ابن مسعود رضؓ)

(۲۱) یا اِس طرح اِن کلماتِ حمد وثنا کو پڑھا کرے :۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۝

ف! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے (اپنے) کلام میں سے یہ چار کلمے انتخاب فرمائے ہیں۔ پس جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھدی جاتی ہیں اور اسکی بیس بُرائیاں مٹادی جاتی ہیں اور (اسی طرح) جو شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہتا ہے (اسکے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور بیس بُرائیاں مٹادی جاتی ہیں) اور (اسی طرح) جو شخص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے اسکی بیس نیکیاں لکھدی جاتی ہیں اور بیس بُرائیاں مٹادی جاتی ہیں) اور اسی طرح جو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہے (اسکی بیس نیکیاں لکھدی جاتی ہیں اور بیس بُرائیاں مٹادی جاتی ہیں) اور جو شخص صدق دِل سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کہتا ہے اسکی تو تیس ۳۰ نیکیاں لکھی اور تیس ۳۰ بُرائیاں مٹائی جاتی ہیں۔
(نسائی، احمد، عن ابی سعید و ابی ہریرۃ)

(۲) اِسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

ایک مرتبہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا : کیا تم میں سے ہر شخص روزانہ اُحد (پہاڑ) کے برابر عمل کرنے سے قاصر ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسُولؐ اللہ ایسا کون کرسکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا تم سب کرسکتے ہو، صحابہؓ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے؟ آپؐ نے فرمایا سُبحَانَ اللہِ اُحد سے بہت بڑا ہے اور وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ بھی اُحد سے بہت بڑا ہے، اسی طرح وَالحَمدُ لِلّٰہِ اُحد سے بہت بڑا ہے، اسی طرح وَاللہُ اَکبَرُ اُحد سے بہت بڑا ہے۔ (بزار، طبرانی عن عمران بن حصین)

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

سَوْ مرتبہ سُبحَانَ اللہِ کہنا اولادِ اسمٰعیل علیہ السّلام (یعنی عرب) میں سے سَوْ غلاموں کے آزاد کردینے کے برابر ہے، اور سَوْ مرتبہ وَالحَمدُ لِلّٰہِ کہنا سَوْ زین کسے ہوئے لگام پڑے ہوئے گھوڑوں کے برابر ہے جن پر جہاد کے لیے (غازیوں کو) سوار کیا جائے، اور وَاللہُ اَکبَرُ کہنا اللہ کے ہاں ایسے سو اونٹوں کے برابر ہے جن کے گلے میں قربانی کے ہار پڑے ہوں (اور وہ مکّہ میں ذبح کیے جائیں)، اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ تو زمین و آسمان کے درمیان کی فضا کو بھر دیتا ہے۔ (نسائی، ابن ماجہ، احمد)

(۴) ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا :

واہ وا، واہ وا، یہ پانچ چیزیں عمل کی ترازو میں کس قدر بھاری (وزنی ہیں۔ (ایک) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ (دوسرے) وَسُبحَانَ اللہِ (تیسرے) وَالحَمدُ لِلّٰہِ (چوتھے) وَاللہُ اَکبَرُ اور (پانچویں) کسی مسلمان کا وہ نکوکار لڑکا جو فوت ہوجائے اور وہ باپ اس پر صبر کرے (یعنی جزع فزع، رونا پیٹنا) نہ کرے۔ (نسائی، احمد، طبرانی عن اُمّ سلمہؓ)

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :

تم جو سُبحَانَ اللہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَالحَمدُ لِلّٰہِ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا اظہار کرتے ہو، تمہارے یہ کلمات عرشِ رحمٰن کے چاروں طرف اس طرح

گھومتے (اور طواف کرتے) رہتے ہیں کہ انکی آواز (گونج) اُڑنے والی شہد کی مکھیوں کی مانند گونجتی رہتی ہے (اور اس طرح) یہ کلمات پڑھنے والے کی یاد دلاتے رہتے ہیں، کیا تم میں سے ہر شخص اس کو پسند نہ کریگا کہ اس طرح (برابر) ہوتا رہے یا (فرمایا) اسکی یاد دہانی برابر ہوتی رہے؟ (ابنِ ماجہ، حاکم، عن نعمان بن بشیرؓ)

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ سے زیادہ اچھی یادگاریں قائم کرو یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرو۔ (نسائی، ابنِ حبان عن ابی سعید الخدری رضؓ)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی فضیلت اور ثواب

(۱) یا صرف یہی پڑھا کرے :-

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

ف! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

یہ کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرو اس لیے کہ یہ کلمہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (کنز العمال ج ۲ ص ۱۱۲ بخاری ج ۲ ص ۹۴۸ عن ابی موسیٰ الاشعری رضؓ)

(۲) دوسری حدیث میں ہے :-

جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ (احمد، نسائی، عن معاذ بن جبلؓ)

(۳) تیسری حدیث میں ہے :-

جنّت (کے درخت) کا ایک پودا ہے۔ (ابنِ حبان، طبرانی، عن ابی ایوب الانصاری رضؓ)

(۴) اس سے پہلے ایک حدیث میں گذر چکا ہے کہ یہ کلمہ ننانوے ۹۹ بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے ہلکی بیماری رنج وغم اور فکر و پریشانی ہے (جس کو یہ کلمہ دُور کرتا ہے)۔ (حاکم، عن ابی ہریرۃ رضؓ)

(۵) ایک اور حدیث میں ہے کہ :-

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا (اتفاقاً) میری زبان سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نکلا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو اسکے معنی کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اُسکے رسُول ہی جانتے ہیں" حضور علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا: (اسکے معنی یہ ہیں کہ) اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو اللہ کی نافرمانی (اور گناہ) سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ کی مدد (اور توفیق) کے بغیر کسی شخص کو اللہ کی اطاعت کی طاقت نہیں۔ [illegible]

(۶) اور یہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ (اللہ کے سوا اور کوئی اس (کے غضب) سے نجات کی جگہ نہیں) کے اضافہ کے ساتھ تو جنّت کے خزانوں میں سے ایک (بہت بڑا) خزانہ ہے۔ (نسائی عن ابی ہریرہؓ)

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ کی فضیلت اور ثواب

(۱) وقتاً فوقتاً دن میں دو چار مرتبہ یہ پڑھا کرے:-

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ؕ

ترجمہ: میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے رسول ہونے پر دل سے راضی ہو چکا ہوں۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

جس شخص نے یہ کلمات (رَضِيْتُ بِاللّٰهِ) کہہ لئے اسکے لیے جنّت واجب ہو گئی۔ [illegible]

اللہ سے عہد و پیمان

(۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّیْ

اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ اِنْ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ (احمد عن ابن مسعود)

ترجمہ: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پروردگار، پوشیدہ اور علانیہ کے جاننے والے بیشک میں تجھ سے اس دُنیا کی زندگی میں عہد کرتا ہوں، کہ میں (صدقِ دل سے) اس پر گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو (اپنی ذات اور صفات میں) اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے، اور یہ کہ محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ (یہ عہد) اس لیے (کرتا ہوں) کہ بیشک تونے اگر مجھ کو میرے نفس (امارہ) کے حوالہ کردیا تو (گویا) تونے مجھے شر سے قریب کردیا اور خیر سے دور کردیا لہٰذا تُو ایسا نہ کیجیو) اس لیے کہ میں تو تیری رحمت کے سوا اور کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا اس لیے تو مجھ سے ایسا عہد کرلے جسے تو قیامت کے دن پورا کرے (کہ تو مجھے جنت میں داخل کردیجیو) بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف کبھی نہیں کرتا۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص اللہ سے مذکورہ بالا عہد و معاہدہ کرے گا (اور پھر اس پر قائم رہے گا) تو اللہ پاک قیامت کے دن اپنے (مقرب) فرشتوں سے فرمائیں گے کہ "میرے اس بندے نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے تم اسکو پورا کرو" چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو محض اپنے فضل و کرم سے، جنت میں داخل فرمادیں گے (راوی حدیث) حضرت سہیلؒ کہتے ہیں کہ، میں نے قاسم بن عبدالرحمٰن کو بتلایا کہ عوف نے مجھے ایسی ایسی (یعنی مذکورہ بالا) حدیث سُنائی ہے تو اُس پر حضرت قاسم نے فرمایا: (اس میں تعجب کی کیا بات ہے) ہمارے گھر کی تو ہر پردہ نشین (یعنی بالغ) لڑکی اپنے پردے (گھر) میں اس دُعا کو پڑھا کرتی ہے۔ (احمد عن ابن مسعودؓ)

تحمید (اللہ کی حمد) کا ایک اور طریقہ

(۱) اِس طرح اللہ کی حمد وثنا کیا کرے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ط (حاکم)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا رب چاہتا اور پسند فرماتا ہے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

(ایک آدمی رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مجلس میں حاضر ہوا تو) جب وہ آدمی بیٹھ گیا اور اس نے مذکورہ بالا کلمات کہے تو رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جونہی اس شخص نے یہ کلمات کہے دس فرشتے ان کی طرف لپکے ہر ایک حریص تھا کہ میں ان کو لکھ لوں لیکن انکی یہ سمجھ میں نہ آیا کہ ان کو کس طرح لکھیں (یعنی ان کا ثواب کتنا لکھیں) چنانچہ ربّ العزت کے سامنے ان کو پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو ایسے ہی لکھ لو جیسے میرے بندے نے کہا ہے (مَیں خود ان کا ثواب دوں گا)۔

(ابن حبان، حاکم، عن انس رضؓ)

باب سوم

اِستغفار اور اس کی فضیلت

(۱) سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار (سب سے زیادہ فضیلت والے استغفار) کا ذکر اس سے پہلے آچکا ہے۔ (تاہم دوبارہ لکھتے ہیں) اسے زیادہ سے زیادہ پڑھا کرے :-

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ط (بخاری عن شداد بن اوسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی میرا پرور دگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے، اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، میں تیرے وعدہ اور عہد پر (قائم) ہوں جتنا مجھ سے ہو سکا، میں پناہ مانگتا ہوں ان (تمام کاموں) کے شر سے جو میں نے کیے، اور میرے اوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں، اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، پس تو میرے گناہوں کو بخش دے اس لیے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

ف !(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دن میں ستّر مرتبہ (دوسری روایت میں ہے) ستّر مرتبہ سے بھی زیادہ، اللہ سے توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ تیسری روایت میں ہے سَو مرتبہ۔ (ابو یعلیٰ، ابن ابی شیبہ، عن ابی ہریرۃؓ)

(۲) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زیادہ سے زیادہ) اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ

کیا کرو اس لیے کہ میں (خود) دن میں سَو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔ (ابو عوانہ عن ابن عمرؓ)

(۳) ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ:۔

جس شخص نے (ہر گناہ کرنے کے بعد فوراً توبہ و) استغفار کر لیا اُس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ وہ ستّر مرتبہ (توبہ و استغفار کے بعد بھی) گناہ کرے۔ (ابو داؤد عن ابی بکر الصدیقؓ)

(۴) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے دل پر بھی (دُنیوی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں مصروف ہونے کی وجہ سے غفلت کا) پردہ پڑ جاتا ہے (اسی لئے) میں دن میں سَو مرتبہ اللہ سے (توبہ و) استغفار کرتا ہوں۔ (ابو داؤد عن الاغرا المزنی رضؓ)

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

آپؐ نے فرمایا: قسم ہے اس قادر مطلق کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم اتنی خطائیں بھی کرو کہ ان خطاؤں سے زمین و آسمان بھر جائیں اور پھر بھی تم اللہ سے مغفرت طلب کر لو تو اللہ پاک ضرور تمہاری خطاؤں کو بخش دے گا، اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ اگر بالفرض تم (بالکل) خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو پیدا کرے[1] جو خطائیں کریں اور پھر

---

[1] گناہ اور خطاؤں سے معصوم مخلوق فرشتے ہیں اگر انسان گناہ اور خطا بالکل چھوڑ دیں تو انسان نہ رہیں فرشتے ہو جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی صفت عفو و مغفرت (معاف کرنے اور بخشنے) کا کوئی محل پڑھے اور اللہ تعالیٰ نے اس تمام کائنات کو اپنی صفات و کمالات کے اظہار کے لیے پیدا کیا ہے اس لیے لازمی طور پر ایسے فرشتہ صفت انسانوں کی جگہ اللہ پاک بھول چوک کرنے اور اپنی خطاؤں اور گناہوں سے معافی مانگنے والی مخلوق کو پیدا کرے گا تاکہ اسکی ان دو صفتوں کا ظہور ہو وہ خطائیں نہ کریں اور معافی مانگیں اور اللہ معاف کرے وہ گناہ کر بیٹھیں تو فوراً توبہ کریں اور اللہ پاک ان کے گناہ بخشیں، غرض حدیث کا مطلب صرف یہ بتلانا ہے کہ خطا قصور اور گناہ کر بیٹھنا انسان کی فطرت میں داخل ہے اس پر خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیئے بلکہ فوراً توبہ و استغفار کرنا چاہیئے چنانچہ ارشاد ہے:۔

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔

ترجمہ: اے میرے اپنی جانوں پر زیادتی کرنے والے (گنہگار) بندو! تم اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو، بیشک اللہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

اُس سے مغفرت طلب کریں اور وہ ان کے گناہ معاف کرے۔ (احمد، ابو یعلیٰ عن ابی سعید)

(۶) ایک اور حدیث میں ہے کہ :-

قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر بالفرض تم گناہ (بالکل) نہ کرو تو اللہ تم کو دُنیا سے اُٹھالے اور تمہاری جگہ ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں اور پھر مغفرت طلب کریں اور اللہ ان کے گناہ بخشے۔ (مسلم عن ابی ہریرۃ رض)

(۷) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو بھی اللہ سے مغفرت مانگتا ہے اللہ اسکو بخش دیتا ہے۔ (ترمذی، نسائی عن ابن عمر رض)

(۸) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص چاہے کہ قیامت کے دن اسکا نامۂ اعمال اسکو خوش کردے تو اسکو کثرت سے (توبہ) استغفار کرتے رہنا چاہیئے۔ (طبرانی، عن الزبیر رض)

(۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

جو بھی مُسلمان کوئی گناہ کرتا ہے تو اسکے گناہ لکھنے پر مقرر فرشتہ تین گھڑی (کچھ دیر) توقف کرتا ہے اگر اس نے اس تین ساعت کے وقفہ کے کسی بھی حصّہ میں اللہ سے اپنے اس گناہ کی مغفرت مانگ لی تو وہ فرشتہ (اس گناہ کو نہیں لکھتا اور) قیامت کے دن اِس کو اِس گناہ پر واقف نہ کرے گا اور نہ اس پر عذاب دیا جائیگا۔ (حاکم، عن اُم عصمہ رض)

(۱۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

ابلیس (شیطان) نے اپنے پروردگار عزّ وجلّ سے عرض کیا: "تیری عزت و جلال کی قسم میں اولادِ آدم کو جب تک ان کے (تن بدن میں) جانیں ہیں برابر گمراہ کرتا رہوں گا" تو اس پر اسکے پروردگار نے فرمایا: "تو مجھے بھی اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں بھی انکی برابر مغفرت کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے۔" (احمد، ابو یعلیٰ، عن ابی سعید الخدری رض)

(۱۱) اور اس شخص کا واقعہ تو پہلے (کتاب التوبہ میں) آ ہی چکا ہے جس نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنا شروع کر دیا تھا: ہائے میرے گناہ (تو اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو استغفار کیوں نہیں کرتا)۔
(مستدرک حاکم عن جابرؓ)

(۱۲) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔
جو بھی دو محافظ فرشتے کسی بھی دن (کسی بندے کا) نامۂ اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتے ہیں اور وہ اس نامۂ اعمال کے اول و آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے، بیشک میں نے معاف کر دیئے وہ تمام گناہ جو اس نامۂ اعمال کے دونوں طرفوں (اوّل و آخر) کے درمیان (لکھے ہوئے) ہیں۔
(بزار عن انسؓ)

(۱۳) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔
جو کوئی تمام مؤمن (بھائیوں) اور مؤمن (بہنوں) کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہے اللہ تعالیٰ ہر مؤمن مرد اور مؤمن عورت کے (استغفار) کے بدلے ایک نیکی اس کے لیے لکھ دیتے ہیں۔ (طبرانی فی الکبیر عن عبادۃ بن الصامت رضؓ)

(۱۴) رنج وغم کی دعاؤں کے ذیل میں ص۔۔۔پر) یہ حدیث (پوری) آ چکی ہے کہ جو شخص پابندی کے ساتھ کثرت سے استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی ہر تنگی (اور سختی) سے نکلنے (اور رہائی پانے) کا راستہ پیدا کر دیتے ہیں۔

(۱۵) اور (سوتے وقت کی دعاؤں کے ذیل میں ص۔۔۔پر) یہ حدیث بھی پوری آ چکی ہے کہ "جو شخص ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت کے لیے ہر روز استغفار کرتا ہے" (مراجعت کیجئے)

(۱۶) اور (نماز توبہ کے ذیل میں ص۔۔۔پر) اس شخص کی حدیث بھی پوری آ چکی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تھا: یا رسول اللہ ہم میں کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو آپؐ نے فرمایا: (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے۔ اس نے عرض کیا: پھر وہ اس گناہ سے مغفرت مانگ لیتا

ہے۔ آپؐ نے فرمایا اسکو معاف کردیا جاتا ہے (اور یہ بھی لکھدیا جاتا ہے)۔

(الطبرانی، عن عقبہ بن عامرؓ)

(۱۷) ایک اور حدیثِ قدسی میں آیا ہے کہ :۔

اللہ تعالیٰ (اولادِ آدم سے خطاب فرماکر) کہتے ہیں : اے آدم کی اولاد! بشیک تو جب تک مجھ سے دعا مانگتا رہے گا اور (مغفرت کی) اُمید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور (مطلق) پروانہ کروں گا اے آدم کی اولاد! اگر تیرے گناہ (زمین سے) آسمان کی بُلندی تک بھی پہونچ جائیں گے اور پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا تو میں تیرے گناہ بخش دوں گا۔ اے آدم کی اولاد! اگر تو زمین بھر گناہ بھی میرے سامنے لائے گا اور پھر تو میرے سامنے اِس حالت میں پیش ہوگا کہ تو نے کسی بھی چیز کو میرے ساتھ شریک نہ کیا ہوگا تو میں بھی زمین بھر مغفرت تیرے لیے ضرور لاؤں گا۔ (وسیع تر مغفرت سے سرفراز کردوں گا)۔ (ترمذی، عن انسؓ)

(۱۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

کوئی بھی بندہ جب گناہ کرلیتا ہے اور پھر (اسی وقت نادم ہوکر) کہتا ہے "اے میرے پروردگار میں تو گناہ کر بیٹھا اب تو اسکو بخش دے"۔ تو اُس کا پروردگار (فرشتوں کے سامنے) فرماتا ہے : کیا میرے اس بندہ کو یقین ہے کہ اسکا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہو اور اُن پر پکڑ بھی کرتا ہے؟ (سُن لو) میں نے اپنے اس بندہ کو بخش دیا پھر وہ بندہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اِس عہد پر قائم رہتا ہے پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نادم ہوکر) کہتا ہے اے میرے پروردگار میں تو یہ ایک اور گناہ کر بیٹھا تو اسکو بھی بخش دے۔ تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں : "میرے اس بندہ کو یقین ہے کہ اسکا کوئی پروردگار ہے جو گناہ بھی کرتا ہے اور اُن پر مؤاخذہ بھی کرتا ہے ؟ (سُن لو) میں نے اسکو (پھر) معاف کردیا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے وہ گناہوں سے باز رہتا ہے

پھر اور کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نادم ہوکر) کہتا ہے "اے میرے پروردگار میں تو پھر یہ اور گناہ کر بیٹھا تو اسکو بھی بخش دے۔" اللہ تعالیٰ پھر (فرشتوں سے) فرماتے ہیں، میرے اس بندے کو یقین ہے کہ اسکا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے اور ان پر سزا بھی دیتا ہے (سنو) میں نے اپنے بندے کو پھر معاف کر دیا۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تین مرتبہ اس بندہ کے گناہ اور توبہ کرنے کا ذکر فرمایا اور (اسکے بعد) فرمایا پس اسی طرح جو چاہے کرتا رہے (یعنی ہر گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے)۔

(بخاری، مسلم، عن ابوہریرہ رضہ)

(۱۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جسکے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار موجود ہو۔

(ابن ماجہ عن عبداللہ بن بسر)

(۲۰) اس شخص کی حدیث بھی پہلے (صــــ) پر گذر چکی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تیز زبانی (اور بدکلامی کے عیب) کی شکایت کی تھی۔ تو آپؐ نے فرمایا تھا: تمھیں استغفار کی خبر نہیں؟ (استغفار ہی تو اس عیب کو دور کرتا ہے)

(ابن سنی، ابن ابی شیبہ، عن حذیفہؓ)

استغفار کا طریقہ

(حصن حصین عن الاذکار)

(۱) اَسْتَغْفِرُ اللہ، اَسْتَغْفِرُ اللہ کثرت سے پڑھا کرے۔

(۲) (صدقِ دل سے معنیٰ کا دھیان کر کے) تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ ان کلمات کے ساتھ استغفار پڑھا کرے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ط

ترجمہ: میں مغفرت چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ (ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا (آسمان و زمین کو) قائم رکھنے والا ہے اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

(ابوداؤد عن زید رضہ)

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

جو شخص ان کلمات کے ساتھ (صدقِ دل سے) مغفرت طلب کرلیگا اس کی مغفرت کردی جائیگی اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے ہی بھاگا ہو۔ (ترمذی عن زید رضہ)

دوسری روایت میں ہے اگرچہ اسکے گناہ سمندر کے جھاگوں کے مانند (بیشمار) ہوں،

(ابن حبان، ترمذی)

اور ایک روایت میں تین مرتبہ ہے دوسری میں پانچ مرتبہ۔(ابن ابی شیبہ عن ابی سعید الخدریؓ)

③ اِن الفاظ کے ساتھ بکثرت استغفار کیا کرے :۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ (ت، ج)

اے میرے پروردگار تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرمالے بیشک تو ہی بہت بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔

ف !(۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ :۔

صحابہؓ کہتے ہیں : ہم رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے ان (مذکورہ بالا) کلمات کو ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ شمار کرتے تھے۔(ابن حبان، عن ابن عمرؓ)

(۲) حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ نے کتنی اچھی بات کہی ہے کہ تم میں سے کسی شخص کو اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ نہ کہنا چاہیئے کہ ایسا نہ ہو کہ کہیں یہ (کہنا) جھوٹ اور گناہ ہو جائے۔ بلکہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ کہنا چاہیئے۔[1]

---

[1] اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ (میں اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں) اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ (اے اللہ! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما) اگرچہ دونوں جملے قرآن وحدیث میں استغفار اور توبہ کے لیے آئے ہیں اور شرعًا دونوں طرح توبہ واستغفار درست ہے تاہم جیسا کہ ان کے ترجمہ سے ظاہر ہے ان میں نمایاں فرق ہے۔ پہلے جملہ میں اپنے لیے مغفرت طلب کرنے اور توبہ کرنے کی خبر دے رہا ہے، خبر اگر واقعہ کے مطابق ہو تو سچی ہوتی ہے اور اگر واقعہ کے خلاف ہو تو جھوٹی ہوتی ہے، اسی لیے ہر خبر میں سچ اور جھوٹ دونوں کا امکان ہوتا ہے، چنانچہ یہاں بھی اس بات کا امکاں ہے کہ یہ محض کسی کو دکھلانے یا سنانے کے لیے کہہ رہا ہو فی الواقعہ اللہ سے مغفرت طلب کرنا اور توبہ کرنا مقصود نہ ہو یا صرف زبان سے کہہ رہا ہو دل کسی اور طرف لگا ہوا ہو ایسی صورت میں یہ کہنا جھوٹ ہوگا اور گناہ بھی۔ اگرچہ یہ صرف امکان ہے ایسا ہوتا نہیں۔ برعکس اسکے دوسرے جملہ میں کسی بات کی خبر نہیں دیتا بلکہ اللہ تعالیٰ کو پکار کر اس سے مغفرت اور توبہ قبول کر لینے کا سوال کرتا ہے۔ انسان جب کسی کو پکار کر کوئی سوال کرتا ہے تو اس کی توجہ اسکی طرف ضرور ہوتی ہے اس لیے پہلے جملہ کی بہ نسبت دوسرے جملہ سے توبہ و استغفار کرنا بہتر ہے۔ یہ تو شرعی حکم ہے باقی اہلِ باطن اور اولیاء اللہ چونکہ بیحد محتاط ہوتے ہیں ان کے ہاں ذرا ذرا سی بات پر پکڑ ہوتی ہے، اس لیے محض اس احتمال کی بناء پر پہلے جملہ کو جھوٹ اور گناہ کہہ دیا اور دوسرے جملہ سے توبہ و استغفار کی ہدایت فرمائی ہے واللہ اعلم۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس طریق پر استغفار (درحقیقت) جھوٹ (اور گناہ) ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے بعض علماء سمجھ بیٹھے ہیں (بلکہ ربیعؒ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ) یہ گناہ اس لیے کہ جب (کوئی شخص) غافل اور بے پروا دل کے ساتھ مغفرت طلب کریگا اور دل سے مغفرت طلب کرنے کی طرف متوجہ اور مضطرب نہ ہوگا تو بیشک یہ (غفلت اور بے پرواہی) ایک گناہ ہے جس کی سزا (قبولیتِ دُعا سے) محرومی ہے۔ اور یہ (ربیعؒ کا قول) ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت رابعہ بصریہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا ہے کہ: ہمارا تو استغفار خود بہت کچھ استغفار کا محتاج ہے (کیونکہ ہم زبان سے تو اَسْتَغْفِرُاللّٰہ کہتے ہیں اور دھیان ہمارا کہیں اور ہوتا ہے) لیکن جو شخص (زبان سے) اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ کہتا ہے اور (دل سے) توبہ نہیں کرتا تو اس میں شک نہیں کہ یہ جھوٹ ہوگا (اس لیے کہ واقعہ کے خلاف ہے)۔

باقی رہی توبہ اور مغفرت کی دُعا تو اگر بے جہی کے ساتھ بھی کرے گا تب بھی ہوسکتا ہے کہ وہ دُعا کی قبولیت کا وقت ہو اور قبول ہو جائے اس لیے کہ (مثل مشہور ہے کہ) "جو شخص دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے کبھی نہ کبھی (دروازہ کھُل ہی جاتا ہے اور) وہ اندر داخل ہو ہی جاتا ہے"۔

اس حقیقت کی وضاحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنی کثرت کے ساتھ استغفار کرنے سے بھی ہوتی ہے کہ آپؐ ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ استغفار

؎ مصنف علیہ الرحمۃ کا استغفر اللہ اور اتوب الیہ میں یہ فرق کرنا کہ بے توجہی کے ساتھ استغفر اللہ کہنا گناہ تو ہے جھوٹ نہیں اور اتوب الیہ جھوٹ ہے، کچھ واضح نہیں بلکہ دونوں کے کلمے یکساں ہیں، اور اگر بے دلی اور بے توجہی کی صورت میں اتوب الیہ جھوٹ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسی بے دلی اور بے توجہی کی صورت میں استغفر اللہ جھوٹ نہ ہو، اور اگر استغفر اللہ بے دلی اور بے توجہی کی صورت میں ایک ایسا گناہ ہے جسکی سزا (قبولیت سے) محرومی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کو ایسا گناہ جسکی سزا قبولیت سے محرومی ہو نہ کہا جائے۔ واللہ اعلم اصل بات وہی ہے جو اُوپر کے حاشیہ میں عرض کی گئی ہے ۱۲

فرمایا کرتے تھے اس کے برعکس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جس نے ایک مرتبہ یا تین مرتبہ (صدق دل اور توجہ کامل کے ساتھ) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہا آپؐ نے قطعی طور پر اسکی مغفرت کا حکم لگا دیا اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے کیوں نہ بھاگا ہو۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! لو اَب تو استغفار کے دونوں طریق کی حقیقت تمہارے سامنے بے نقاب کر دی گئی اب جو طریق تمہیں اچھا معلوم ہو اسے اپنے لیے مُنتخب کر لو۔

مُصنفؒ فرماتے ہیں کہ کتاب الزھد میں حضرت لقمانؑ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی) کہ تم اپنی زبان کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کا خوگر بنا لو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ ایسی ساعتیں بھی ہیں کہ ان میں وہ کسی بھی سائل (کے سوال) کو رد نہیں فرماتا (دل سے مانگتا ہو یا زبان سے)۔

باب چہارم

قرآن کریم اور اسکی سورتوں اور آیتوں کے پڑھنے کی فضیلت

(۱) روزانہ قرآن عظیم کی تلاوت کیا کرے اس لیے کہ :-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھا کرو اس لیے کہ یہ قرآن قیامت کے دن قرآن پڑھنے والوں کی شفاعت کرنے کے لیے آئیگا۔ (مسلم عن ابی امامہؓ)

(۲) حدیث قدسی میں آیا ہے کہ :-

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، جس شخص کو قرآن کریم (کے تلاوت کرنے، یاد کرنے یا غور وفکر کرنے اور تفسیر و ترجمہ وغیرہ کرنے) کی مشغولیت (ومصروفیت) نے میرا ذکر کرنے اور مجھ سے دُعائیں مانگنے سے روک دیا (یعنی ذکر کرنے اور دُعا مانگنے کی فرصت نہ ملی) تو میں اس شخص کو اس سے بڑھ کر دیتا ہوں جو میں دُعائیں (اور حاجتیں) مانگنے والوں کو دیتا ہوں (یعنی اسکی تمام حاجتیں اور مُرادیں پوری کردیتا ہوں) اور (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اللہ کے کلام کو اور تمام کلاموں پر ایسی ہی فضیلت (اور فوقیت) حاصل ہے جیسی خود اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پر۔ (ترمذی، دارمی عن ابی سعید الخدریؓ)

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن کو سیکھو (اور اسکا علم حاصل کرو) اور اسکو پڑھو پڑھاؤ اس لیے کہ قرآن کی مثال اس شخص کے حق میں جس نے قرآن سیکھا (اور اسکا علم حاصل کیا) پھر اسکو پڑھا پڑھایا بھی اور اس پر عمل بھی کیا (خاصکر تہجد کی نمازیں پڑھا) ایسی ہے جیسے مُشک سے بھری ہوئی ایک (مُنہ کھُلی) مَشک جس کی مہک ہر جگہ پہونچتی ہو، اور اس شخص کے حق میں جو قرآن کو

سیکھتا تو ہے (اور اس کا علم بھی حاصل کرتا ہے مگر) رات کو غافل پڑا سوتا رہتا ہے (نہ تہجد میں قرآن پڑھتا ہے اور نہ اس پر عمل کرتا ہے) حالانکہ اسکے (دِل کے) اندر قرآن موجود (و محفوظ) ہے ایسی ہے جیسے ایک مُشک سے بھری ہوئی مَشک جسکا منہ کس کر باندھ دیا گیا ہو۔ (ترمذی، ابنِ حبان، عن ابی ہریرہ رض)

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کی کتاب (قرآن) کا ایک حرف پڑھا اسکے لیے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب (کم از کم) دس گناہ ہوتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا (یعنی یہ نہ سمجھنا) کہ "الٓمّٓ" ایک حرف ہے بلکہ اَلف ایک حرف ہے اور لاَم ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (لہٰذا الٓمّٓ پڑھنے میں تین نیکیاں ہیں اور ان کا ثواب کم از کم تیس۳۰ نیکیوں کے برابر ہے۔ (ترمذی، عن ابنِ مسعود رض)

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

(رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا) قابلِ رشک دَو۲ ہی شخص ہیں، ایک وہ شخص جس کو اللہ پاک نے قرآنِ کریم کی دولت عطا فرمائی اور وہ شب و روز اس پر عمل کرتا ہے، اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ پاک نے مال و دولت سے نوازا اور وہ شب و روز (اسکے حکم کے مطابق) اس مال کو خرچ کرتا رہتا ہے۔ (بخاری، مسلم، عن ابنِ عمر رض)

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

قیامت کے دن قرآن شریف پڑھنے والے سے کہا جائیگا: (قرآن) پڑھتے جاؤ اور (جنّت کے درجوں پر) چڑھتے جاؤ اور ایسے ہی ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور چڑھو جیسے تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر (قرآن) پڑھا کرتے تھے اس لیے کہ تمہارا مقام (اور درجہ) اس آخری آیت پر ہے جو تم پڑھو گے۔ (ترمذی، ابوداؤد، عن ابنِ عمر رض)

(۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس میں خوب ماہر ہے (خوب رواں پڑھتا ہے)

وہ تو قیامت کے دن نیکیاں لکھنے والے معزّز اور نکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص (یاد نہ ہونے کی وجہ سے) اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس (طرح پڑھنے) میں کافی مشقّت برداشت کرتا ہے اس کو دوہرا ثواب ملتا ہے (ایک قرآن پڑھنے کا اور ایک مشقت اُٹھانے کا)۔ (بخاری، مسلم، عن ابن عمرؓ)

سُورۂ فاتحہ کی فضیلت

(۱) سورہ فاتحہ (الحمد) نماز کے علاوہ بھی (ہر آیت کے معنٰی سمجھ کر) پڑھا کرے، اسلئے کہ:-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

فاتحہ (رُتبہ کے اعتبار سے) قرآن کی سب سے بڑی سورت ہے یہی سبع مثانی (سات بار پڑھی جانے والی آیتیں) اور قرآنِ عظیم ہے۔ (ہدایۃ الرواۃ ج ۲ ص ۳۷ بخاری، عن ابن سعید الخدری رضؓ)

(۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے فاتحۃ الکتاب (قرآن کی پہلی سُورہ) عرش بریں کے نیچے (خزانۂ خاص) سے عطا کی گئی ہے۔ (کنز العمال ج ۲ ص ۱۲۹ حاکم عن معقل بن یسار رضؓ)

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

اس اثنا میں کہ (ایک مرتبہ) جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُنھوں نے اچانک اُوپر سے (آسمان سے) ایک ٹوٹنے کی سی آواز سُنی تو کہا: یہ ایک ایسا فرشتہ (آسمان سے) اُترا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں اُترا تھا۔" تو اس فرشتہ نے سلام کیا اور عرض کیا۔ (یا رسول اللہ) مُبارک ہو، آپؐ کو دو "نُور" دیئے گئے ہیں جو آپؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے تھے (ایک) "فاتحۃ الکتاب" (دوسرے) "سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں انکا جو حرف بھی آپ پڑھیں گے اسکا اجر آپؐ کو دیا جائیگا۔ (مسلم، نسائی عن ابن عباسؓ)

سورۂ بقرہ کی فضیلت

سُورۂ بقرہ روزانہ پڑھا کرے اس لیے کہ :-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے یقیناً بھاگ جاتا ہے۔
(مسلم، نسائی عن ابی ہریرہ رض)

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

سورۂ بقرہ کو پڑھا کرو اس کو حاصل کرنا (اور پڑھنا) برکت کا موجب ہے اور اسکو چھوڑ بیٹھنا (خسارہ اور) حسرت کا باعث ہے اور ناکارہ لوگوں کو ہی (اس کے پڑھنے) کی قدرت نہیں ہوتی۔ (مسلم، عن ابی اُمامہ رض)

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

ہر چیز کا ایک کوہان (سب سے بلند حصہ) ہوتا ہے قرآن کا کوہان سورۂ بقرہ ہے۔

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

جو شخص رات میں سورۂ بقرہ پڑھے گا تین رات شیطان اس گھر میں داخل نہ ہوگا۔ اور جو شخص دن میں پڑھے گا تین دن شیطان اس گھر میں داخل نہ ہوگا۔
(ہدایۃ الرواۃ ج ۲ ص ۳۳۲، ابن حبان عن سہل بن سعد رض)

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے سورۂ بقرہ (خاص طور پر) لوحِ محفوظ سے دی گئی ہے۔
(حاکم عن معقل بن یسار رض)

سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران کی فضیلت

سورۂ بقرہ کے ساتھ سورۂ آلِ عمران بھی پڑھا کرے اس لئے کہ :-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

دو چمکتی ہوئی روشن سورتیں سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران پڑھا کرو اس لئے کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا وہ دو سایہ فگن)

بادل ہیں یا دو پرے باندھے ہوئے پرندوں کی ٹکڑیاں ہیں اپنے پڑھنے والوں کے بخشوانے کے لیے (اللہ تعالیٰ سے) جھگڑا کرتی ہوں گی۔ (مسلم، عن ابی اُمامہؓ)

اٰیۃ الکُرسی کی فضیلت

کثرت سے اُٹھتے بیٹھتے اٰیۃ الکُرسی کی تلاوت کیا کرے اس لیے کہ:۔

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

اٰیۃ الکرسی اللہ کی کتاب (قرآن) کی (ثواب کے لحاظ سے) سب سے بڑی آیت ہے ایک روایت میں ہے کہ یہ قرآن کی آیتوں کی سردار ہے۔

(ہدایۃ الرواۃ ج ۲ ص ۳۸۶، مسلم، ترمذی، عن سھل بن سعدؓ)

(۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ:۔

جس مال یا اولاد پر اس اٰیۃ الکرسی کو پڑھ کر دم کر دو گے یا لکھکر (مال میں) رکھ دو گے یا بچّہ کے گلے میں ڈال دو گے شیطان اس مال و اولاد کے قریب بھی نہ آئیگا۔ (ابن حبان عن سھل بن سعدؓ)

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک رات میں سوتے وقت پڑھا کرے اِس لیے کہ:۔

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

سورۂ بقرہ کی دو آیتیں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک جس گھر میں پڑھی جائیں تین دن تک شیطان اس گھر کے پاس بھی نہیں آتا۔ (ترمذی، حاکم عن نعمان بن بشیرؓ)

(۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم کیا ہے جو مجھے اس خزانۂ خاص سے عطا کی ہیں جو عرشِ بریں کے نیچے ہے لہٰذا تم خود بھی انھیں سیکھو (اور یاد کرلو) اور (اپنے گھر کے) عورتوں اور بچّوں کو بھی سکھلاؤ (اور یاد کراؤ) اس لئے

کہ وہ (سامانِ) رحمت ہیں اور (حاصِلِ) قرآن ہیں اور دُعاءِ (عظیم) ہیں۔ (حاکم، عن ابی ذرؓ)

سُورۂ انعام کی فضیلت

سورۂ اَنعام بھی پڑھا کرے اِس لیے کہ :-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جب سورۂ انعام اُتری تو آپؐ نے (بے ساختہ) سُبْحَانَ اللّٰہ کہا اور پھر فرمایا: کہ بخُدا اس سورت کو پہونچانے اتنے فرشتے آئے ہیں کہ ان کے ہجوم سے آسمان کے کنارے ڈھک گئے۔ (حاکم، عن جابرؓ)

سُورۂ کہف کی فضیلت

ہر جُمعہ کو رات میں یا دن میں سُورۂ کھف ضرور پڑھا کرے اِس لیے کہ :-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص جمعہ کے دن سُورۂ کہف پڑھ لیتا ہے اُس کے لیے اس جمعہ سے آنے والے جُمعہ کے درمیان (پورے ہفتہ) "ایک نور" روشنی بخشتا رہتا ہے۔

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

جو شخص جمعہ کی رات میں سُورۂ کہف پڑھ لیتا ہے اس کے لیے اسکی جگہ اور بیت العتیق (خانۂ کعبہ) کے درمیان "ایک نُور" روشنی بخشتا رہتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے سُورۂ کہف جس طرح اُتری ہے اسی طرح (صحیح طریق پر) پڑھ لی تو اسکی جگہ اور مکّہ کے درمیان وہ ایک (ضیاپاشِ) نور بنی رہتی ہے اور جو شخص اسکی آخری دس آیتیں پڑھتا رہے گا اور (دجال اسکی زندگی میں) نمودار ہوگیا تو وہ اس شخص پر مسلّط نہ ہو سکے گا (یعنی دجّال کے فتنہ سے وہ شخص محفوظ رہے گا)۔ ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ جو شخص سورۂ کہف کو پڑھتا رہے گا اسکے لیے یہ سورہ قیامت کے دن اسکی جگہ سے مکہ تک ایک (ضیاپاش)

نُور ہوگی اور جو شخص اسکی آخری دس آیتیں ہمیشہ پڑھتا رہے گا پھر اگر دجّال (اسکے زمانہ میں) نکل بھی آئیگا تو وُہ اسکو کوئی ضرر نہ پہونچا سکے گا۔ (نسائی، حاکم، عن ابی سعیدؓ)

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

جس شخص نے سورۂ کہف کی اوّل دس آیتیں حِفظ کرلیں (اور پابندی سے پڑھتا رہا) وہ دجّال کے فتنہ سے بچا دیا جائیگا۔ اِسی حدیث کی ایک روایت میں یہ آیا ہے کہ جس شخص نے اِس سورت کی دس آیتیں، دوسری روایت میں ہے "آخری دس آیتیں یاد کرلیں" (اور ہمیشہ پڑھتا رہا) وہ دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ "جو شخص سورۂ کہف کی اوّل تین آیتیں پڑھتا رہے گا وہ بھی دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا"۔ (مسلم ج ۱ صـ ۲۷۱، ترمذی ج ۲ صـ ۱۱۳، مشکوٰۃ ج ۱ صـ ۱۸۵ عن ابی الدرداءؓ)

(۴) ایک حدیث میں آیا ہے کہ:-

جو شخص دجّال کو پالے (یعنی دجّال اسکے سامنے نِکل آئے) اسکو چاہیے کہ وہ سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں اسکے مُنہ پر پڑھ دے (ایک روایت میں ہے) "اس لیے کہ یہ آیتیں پڑھنے والے کے لیے دجّال کے فتنہ سے پناہ دینے والی ہیں"۔ (ابوداؤد ج ۲ صـ ۲۳۷ عن ابی الدرداءؓ)

سُورۂ طٰہٰ، طواسین اور حوامیم کی فضیلت

طواسین (جو سُورتیں طٰسین سے شروع ہوتی ہیں) اور حوامیم (جو حٰمٓ سے شروع ہوتی ہیں) وقتاً فوقتاً پڑھا کرے، اس لیے کہ:-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: سورہ طٰہٰ اور طواسین اور حوامیم مجھ کو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی الواح (آسمانی تختیوں) میں سے عطا کی گئی ہیں۔ (حاکم، عن معقل بن یسارؓ)

سُورۂ یٰسین کی فضیلت

سُورۂ یٰسین (صبح وشام) پڑھا کرے، خاصکر نزع کی حالت میں یا مرنے کے بعد

میّت کو پڑھکر سُنائے، اِس لیے کہ :-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

سورۂ یٰسین قرآنِ کریم کا دل ہے جو شخص بھی اسکو محض اللہ اور آخرت کے لیے پڑھا کریگا اسکی ضرور مغفرت کردی جائیگی اور اِسکو مرنے والوں پر (نزع کے وقت) پڑھا کرو۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۹، سنن کبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۳۸۳ عن معقل بن یسارؓ)

سُورۂ فتح کی فضیلت

سورۂ فتح بھی (ہفتہ میں کسی دن یا جُمعہ کو) پڑھا کرے اس لیے کہ :

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ سورۂ فتح مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی تمام دُنیا سے)۔ (بخاری ترمذی عن ابن عمرؓ)

سُورۃ المُلک کی فضیلت

سورۃ الملک (تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ) کثرت سے پڑھا کرے اور اسکو پڑھ کر مرنے والوں کو ثواب بھی پہونچایا کرے اِس لیے کہ :- (سنن اربعہ)

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

بارك الملك کی تیس آیتیں (برابر پڑھنے والے) آدمی کی اتنی شفاعت کرتی ہیں کہ اسکی مغفرت کردی جاتی ہے۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں "اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کا اس وقت تک سوال کرتی رہتی ہیں کہ اس کو بخش دیا جاتا ہے"۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۱۳ [illegible])

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ یہ سُورۃ الملک ہر مؤمن کے دِل میں ہو (یعنی ہر مسلمان اسکو ضرور یاد کرلے اور پابندی سے پڑھا کرے)۔ (حاکم، عن ابن عباسؓ)

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

(مرنے والے) کی قبر میں (عذاب کے فرشتے) پاؤں کی جانب سے (عذاب دینے) آتے ہیں تو اس کے پاؤں کہتے ہیں کہ تم اس طرف سے نہیں آسکتے اس لئے کہ یہ شخص ہمارے ذریعے (نماز میں کھڑا ہو کر) سورۃ الملک پڑھا کرتا تھا پھر سینے (دل) کی طرف سے پیٹ کی جانب سے (آتے ہیں وہ بھی اسی طرح روک دیتے ہیں) پھر سر کی جانب سے آتے ہیں (غرض) ہر عضو یہی کہہ دیتا ہے (تم اس راستہ سے نہیں آسکتے اس لیے کہ یہ شخص ہمارے ذریعے سورۃ الملک پڑھا کرتا تھا) پس یہ سورت اللہ کے حکم سے اسکو عذاب قبر سے بچا دیتی ہے۔ اور یہ سورت (یا اسکی یہ فضیلت) تورات میں بھی (مذکور) ہے۔ جس شخص نے اسے رات میں پڑھ لیا اس نے بہت کچھ اور بہت اچھا عمل کر لیا۔ (حاکم موقوفاً علی ابن مسعودؓ)

سورۂ اِذَا زُلْزِلَتْ کی فضیلت

وقتاً فوقتاً چلتے پھرتے سورۂ اذا زلزلت پڑھتا رہا کرے اس لیے کہ:

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

یہ سورت قرآن کریم کے چوتھائی حصہ (کے برابر) ہے اور ایک روایت میں ہے کہ نصف قرآن کے برابر ہے۔ (ہدایۃ الرواۃ ج ۲ صفحہ ۳۹۱، ترمذی، عن انس رضؓ و حاکم عن ابن عباس رضؓ)

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

(ایک صحابیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا:) یا رسولؐ اللہ مجھے قرآن کی کوئی (مختصر سی) جامع (اور سب پر حاوی) سورت پڑھا دیجئے جسے (میں پابندی سے) پڑھا کروں۔ آپؐ نے اسکو سورۂ اذا زلزلت پڑھا دی (اور یاد کرادی) اس سے فارغ ہو کر اس شخص نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپؐ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، میں اس سے زیادہ کبھی نہیں پڑھوں گا۔ پھر (یہ کہہ کر وہ شخص) چلا گیا۔ آپؐ نے (یہ سن کر) دو مرتبہ فرمایا: اس بے چارے آدمی نے فلاح پالی اس بیچارے آدمی نے فلاح پالی۔ (حاکم، نسائی، ابن حبان، عن عبداللہ بن عمرو رضؓ)

سُورۃ الکافرون کی فضیلت

سورۃ الکافرون (قُلۡ یَآ اَیُّھَا الۡکَافِرُوۡنَ) دل سے پڑھتا رہا کرے اسلئے کہ:

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

سورۃ الکافرون چوتھائی قرآن ہے اور ایک روایت میں ہے کہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی، عن انسؓ، حاکم عن ابن عباسؓ)

سُورۃ الکافرون اور سُورۂ اِخلاص کی مشترک فضیلت

سورۃ الکافرون اور سورۂ اخلاص (قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ) دونوں کا ہمیشہ ورد رکھے، اِس لیے کہ:

(۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ :-

دو سُورہ بڑی ہی اچھی ہیں، جو فجر کی (فرض) نماز سے پہلے دو رکعتوں (سنتوں میں) پڑھی جاتی ہیں، الکافرون (قل یا ایھا الکافرون) اور اخلاص (قُل ھو اللہ احد۔ (ابن حبان، عن عائشہؓ)

---

[۱] سورۃ الکافرون اور سورۂ قل ھو اللہ ان دونوں سورتوں کا نام حدیث شریف میں سورتی الاخلاص (توحید کی سورتیں) آیا ہے اور ان کے ایک ساتھ پڑھنے کی خصوصًا فجر اور مغرب کی سنتوں میں بہت فضیلت آئی ہے اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ کلمۂ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے دو جزو ہیں، ایک جزو لَآ اِلٰہَ یعنی غیر اللہ کے معبود ہونے کی نفی (انکار) سورۃ الکافرون میں اسکی تفصیل اور قطعی اعلان ہے۔ دوسرا جزو ہے اِلَّا اللّٰہُ یعنی اللہ کے معبود ہونے کا اثبات (اقرار) سُورۂ قُل ھو اللہ احد میں اس کی تفصیل اور قطعی اعلان ہے اسی لئے دونوں سورتیں قل (کہہ دو) سے شروع ہوتی ہیں، لہٰذا دونوں سورتیں درحقیقت کلمۂ توحید کے دو جزو ہیں، اسی لئے ان کو ایک ساتھ پڑھنے کی یہ فضیلت آئی ہے خاص کر فجر کی سنتوں میں کہ اس وقت دِن نکلتا ہے اور مغرب کی سنتوں میں کہ اس وقت رات شروع ہوتی ہے، گویا ایک مُسلمان ان دونوں نمازوں میں روزانہ ان دونوں سورتوں کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان کرتا ہے۔ سُبحان اللہ

سُورۃُ النَّصر (اِذَا جَآءَ) کی فضیلت

سورۃ النصر (اذا جآء) وقتاً فوقتاً پڑھا کرے اِس لیے کہ :۔

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ قرآن کا چوتھا حِصّہ ہے۔ (ابن کثیر ص ۱۳۶۷، ترمذی، عن انس رض)

سُورۂ اِخلاص کی فضیلت

سُورۂ اِخلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد) کثرت سے پڑھا کرے، اِس لیے کہ :۔

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد قرآن کا تہائی حصّہ ہے، ایک روایت میں ہے کہ (ثواب میں) تہائی حصّہ کے برابر ہے۔ (ابن کثیر ص ۱۳۷۰، بخاری، مسلم عن ابی سعید الخدری رض)

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس صحابی رض کے متعلق ـــــ جو امام تھے اور ہر نماز میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد ضرور پڑھا کرتے تھے اور جب ان سے اس کا سبب دریافت کیا تو انھوں نے بتایا: مجھے اس سُورہ سے بے حد محبت ہے ـــ فرمایا: اس شخص کو خبر دے دو کہ بے شک اللہ تعالیٰ بھی اس شخص سے محبت کرتے ہیں۔ (بخاری عن عائشہ رض)

(۳) ایک اور حدیث میں ایک صحابیؓ کا واقعہ آیا ہے کہ :۔

وہ ہمیشہ اور سورتوں کے ساتھ سورۂ اخلاص ہر رکعت میں ضرور پڑھا کرتے تھے جب اُن سے اُس کا سبب دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ : مجھے اِس سورت سے بہت محبت ہے تو اس پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اس سورت کی محبت ہی تم کو جنت میں داخل کر دے گی۔ (ابن کثیر ص ۱۳۷۰، بخاری، ترمذی عن انس رض)

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو (صدقِ دل سے) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھتے ہوئے سُنا تو فرمایا: اِس شخص کے لیے جنت واجب ہوگئی۔
(مسلم، حاکم، عن ابی ہریرۃ رضؓ)

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ سُورۂ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔
(بخاری، نسائی، عن ابی سعید الخدری رضؓ)

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

جو شخص سونے کے ارادہ سے بستر پر لیٹے اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر سَو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن پروردگار (عالم) فرمائیگا، اے میرے بندے! تو اپنی دائیں جانب کی جنت میں چلا جا۔ (ابن کثیر ص۴۱، ترمذی عن انسؓ)

سُورۃ الفلق اور سُورۃ النّاس کی فضیلت

سورۃ الفلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق) اور سورۃ النّاس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) کثرت سے پڑھا کرے، اس لئے کہ :-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عقبہ بن عامر سے فرمایا: کیا میں تمہیں دو بہترین پڑھی جانے والی سُورتیں (سُورۃ الفلق اور سورۃ النّاس) نہ بتلاؤں؟ اسی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اِن دونوں سُورتوں کو پڑھا کرو کہ اِن جیسی اور سورتیں تم ہرگز نہ پڑھو گے۔ (کیونکہ اس مضمونِ تعوّذ کی اور ان جیسی جامع اور کامل اور کوئی سورت قرآن میں ہے ہی نہیں)۔
(ہدایۃ الرواۃ ج ۲ ص۳۸۲، ابوداؤد، نسائی عن جابرؓ)

(۲) ایک اور حدیث میں ہے کہ :-

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جنّ اور انسان کی نظرِ بد سے (مختلف الفاظ میں) پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ یہ دو سورتیں (مُعوّذتین) آپؐ پر نازل ہوگئیں

تو آپؐ نے انہی دونوں کو اختیار کرلیا اور ان کے سوا (تمام الفاظِ تعوّذ) چھوڑ دیئے۔ (ہدایۃ الرواۃ ج ۲ ص ۳۸۳، ترمذی، ابنِ ماجہ)

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

نہ کسی سوال کرنے والے نے ان جیسی سُورتوں کے ساتھ سوال کیا اور نہ کسی پناہ مانگنے والے نے ان جیسی سورتوں کے ساتھ پناہ مانگی۔ دوسری روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ، ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو جب بھی تم سوؤ اور جب بھی تم (سوکر) اُٹھو۔ (نسائی، ابنِ ابی شیبہ، عن عقبہ بن عامرؓ)

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قل اعوذ بربّ الفلق پڑھا کرو اس لیے کہ تم اس سے زیادہ اللہ کو محبوب اور اس سے زیادہ جلد اللہ تک پہونچنے والی (یعنی مقبول) اور کوئی سورت نہیں پڑھ سکتے، لہٰذا جہاں تک تم سے ہوسکے تم اسکو مت چھوڑو۔ اسی حدیث کی دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: تم ایسی کوئی چیز ہرگز نہیں پڑھ سکتے جو اس سُورۂ قل اعوذ بربّ الفلق سے زیادہ اللہ کے نزدیک پہونچنے والی یعنی مقبول ہو۔ (حاکم، ابنِ سنی عن عقبہ بن عامرؓ)

(۵) ایک اور حدیث میں ہے کہ:۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اِن (عجیب وغریب) آیتوں کو نہیں دیکھا جو آج رات ہی نازل ہوئی ہیں؟ تم ان سے بہتر آیات ہرگز نہیں پاسکتے، قل اعُوذ بربّ الفلق، قُل اعُوذ بربّ النّاس۔

(مسلم، ترمذی، عن عقبہ بن عامرؓ)

باب پنجم

وہ دُعائیں جو کسی خاص وقت اور خاص سبب (وجہ) کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں:

مذکورہ ذیل مختلف چھوٹے بڑے تعوّذ، استغفار اور دُعائیں اور ان کے ترجمے سب یا جتنے ہو سکیں یاد کرلیں اور نمازوں کے بعد خصوصاً فرض نمازوں کے بعد نیز دعا مانگتے وقت جتنی فرصت ملے اور وقت ہو، ان میں ضرور پڑھ لیا کریں کہ یہ سب مسنون دُعائیں، انشاء اللہ ضرور قبول ہوں گی۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ط اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (صحاح ستہ عن عائشہؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے اور کاہلی سے، بزدلی سے اور حد سے زیادہ بڑھاپے سے، قرض (یا تاوان) سے اور (ہر طرح کے) گناہ سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور (جہنم کی) آگ کے فتنہ سے، اور قبر کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے، اور دولتمندی کے فتنہ (آزمائش) کے شر سے، اور تنگدستی کے فتنہ (آزمائش) کے شر سے، اور کانے دجّال کے فتنہ (آزمائش) کے شر سے، اے اللہ! تو میری خطاؤں کو برف کے اور اولوں کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو (ہر طرح کی) خطاؤں سے ایسے پاک وصاف کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک و

صاف کیا جاتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا فاصلہ تو نے مشرق و مغرب کے درمیان رکھا ہے۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ ط وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ط (بخاری، مسلم، ترمذی عن انسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں عاجزی سے اور کاہلی سے اور بزدلی سے اور حد سے زیادہ بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں (ہر) زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

(بعض روایتوں میں اس تعوّذ کے ساتھ مذکورہ ذیل کم وبیش اور مختلف الفاظ بھی آئے ہیں)

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ ط وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاۤءِ ط وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّیءِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ ط (ابن حبان، طبرانی فی الصغیر عن انس رضؓ)

ترجمہ: اور میں پناہ مانگتا ہوں سنگ دلی سے اور غفلت (وبے پروائی) سے اور محتاجی سے اور ذلّت (ورسوائی) سے اور خواری سے، اور میں تیری پناہ لیتا ہوں فقر سے اور کفر سے اور بدکاری سے اور باہمی جھگڑے (فساد) سے اور (لوگوں کے) سنانے اور دکھانے (کی خواہش) سے، اور تجھ سے (ہی) پناہ مانگتا ہوں بہرہ پن سے، گونگے پن سے اور دیوانگی سے اور جذام (کوڑھ) سے اور بدترین (موذی بیماریوں سے اور قرض کے غلبہ (اور بوجھ) سے۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ط وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ ط وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ط (بخاری، ترمذی، نسائی عن انسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فکر (و پریشانی) سے اور رنج وغم سے، اور عاجزی سے، کاہلی سے اور کنجوسی سے اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور (زبردست)

لوگوں کے غلبہ (اور دباؤ) سے۔

④ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ ط وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ ط وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰٓی اَرْذَلِ الْعُمُرِ ط وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا ط وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ط (بخاری، نسائی، ترمذی عن سعد بن ابی وقاصؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کنجوسی سے، اور پناہ مانگتا ہوں بُزدلی سے، اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ عمر کے رذیل (و ناکارہ) حصّہ کو پہونچوں، اور پناہ مانگتا ہوں دُنیا کے (ہر) فتنہ سے، اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

⑤ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ط وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ ط وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا ط اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا ط اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ ط وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ ط وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ ط وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا ط (بخاری، ترمذی، ابن ابی شیبہ عن زید بن ارقمؓ)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور کاہلی اور بزدلی اور کنجوسی اور بُرے بڑھاپے، اور قبر کے عذاب سے۔ اے اللہ! تو میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرمادے، اور تو اسکو پاک وصاف کردے، تو ہی اسکو بہترین پاک وصاف کرنے والا ہے، تو ہی اسکا مالک و آقا ہے، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اُس علم سے جو (دین و دُنیا میں) نفع نہ دے، اور اس دِل سے جو (تجھ سے) نہ ڈرتا ہو اور اس (حریص) نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو اور اس دُعا سے جو کبھی قبول نہ ہو۔

⑥ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَسُوْٓءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط (نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن عمرؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں بُخل سے اور بُری عمر سے اور سینہ (نفس) کے (ہر) فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔

(٧) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ (بخاری، نسائی عن انسؓ)

ترجمہ اے اللہ! میں تیرے غلبہ اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں۔ تیرے سوا تو کوئی معبود نہیں۔ اس سے کہ تو مجھے گمراہ کردے، تو ہی وہ (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والا ہے جس کے لئے مرنا نہیں، اور تمام جن وانس ضرور مریں گے۔

(٨) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ (بخاری ج ٢ ص٩٧٩، مسلم ج ا ص٣٤٦ عن ابی ہریرۃ رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ! بیشک ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں (ہر) بلا (اور مصیبت) کی سختی سے اور بدبختی کے گھیر لینے سے، اور بُری تقدیر سے اور دشمنوں کے (ہم پر) خوش ہونے سے۔

(٩) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ

ترجمہ: اے اللہ! میں نے (اب تک) جو کچھ کیا اُس کے شر سے، اور جو نہیں کیا اسکے بھی شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (نسائی ج ٢ ص٣٢٠، نسائی ج ا ص١٩٢ عن عائشہ رضؓ)

(١٠) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ

ترجمہ: اے اللہ! جو میں جانتا ہوں (کہ میں نے کیا ہے) اسکے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور جو میں نہیں جانتا اسکے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ (نسائی، ابن ابی شیبہ عن عائشہ رضؓ)

(١١) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ (مسلم ج ٢ ص٣٥٢، ابوداؤد ص٢٢٣ عن ابن عمر رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں تیری پناہ لیتا ہوں تیری (دی ہوئی ہر) نعمت کے زوال سے۔ اور تیری (دی ہوئی) صحت وعافیت کے تغیر سے۔ اور تیری ناگہانی پکڑ سے اور تیری تمام تر ناراضگیوں (اور ہر غصہ) سے۔

(١٢) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ (ابوداؤد ج ا ص٢٢٣، ترمذی، حاکم عن شکل حمیدؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے اور اپنی آنکھوں کے شر سے اور اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے اور اپنی منی (حیوانی شہوت) کے شر سے۔

(۱۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَۃِ وَالذِّلَّۃِ ط وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ط (ابوداؤد ج ۱ ص ۲۲۳، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں تیری پناہ لیتا ہوں فقر و فاقہ اور ذلت و خواری سے اور تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے (کوئی ظلم کرے)۔

(۱۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَدْمِ ط وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ ط وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ ط وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ ط وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا ط وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ط

(کنز العمال ج ۲ ص ۱۸۴، نسائی، حاکم عن ابی الیسرؓ)

ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں (کسی عمارت وغیرہ کے نیچے) دب کر مرنے سے، اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں (کسی اونچی جگہ سے) گر کر مرنے سے اور پناہ مانگتا ہوں ڈوب کر مرنے سے اور جل کر مرنے سے اور حد سے زیادہ بڑھاپے سے، اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان مرتے وقت میرے ہوش و حواس خبط کر دے، اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیری راہ میں (جنگ سے) پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہوا مروں، اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ سانپ بچھو کے کاٹے سے مروں۔

(۱۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُّنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ ط وَالْاَھْوَآءِ وَالْاَدْوَآءِ ط (ترمذی، حاکم، عن قطبۃ بن مالک رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے اخلاق و اعمال و خواہشات اور امراض سے (تو مجھے ان سب سے محفوظ رکھیو)۔

(۱۶) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ

مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط (ترمذی ج۲ ۱۹۲ عن ابی امامہؓ)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے وہ خیر و خوبی مانگتے ہیں جو تیرے (پیارے) نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگی ہے، اور ہم اُس چیز سے پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے (پیارے) نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے تو ہی مددگار ہے اور تیرے ہی اُوپر (ہمیں مقصود تک) پہونچانا ہے اور کوئی بھی طاقت اور قوت اللہ کے سوا (میسّر) نہیں۔

(۱۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْٓءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ ط فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ ط (نسائی، حاکم عن ابی ہریرۃؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے جائے قیام (وطن) میں بُرے ہمسایہ سے پناہ مانگتا ہوں، اس لیے کہ سفر کا ہمسایہ (ساتھی) تو بدل ہی جاتا ہے (جدا ہو جاتا ہے)۔

(۱۸) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ ط (نسائی، ابن حبان عن ابی ہریرۃؓ)

میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ ط (ابن حبان، عن عبد اللہ بن عمروؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں قرض کے بوجھ، دشمن کے غلبہ اور دشمنوں کی ہنسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۲۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ (وَفِیْ رِوَايَةٍ) وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ (وَفِیْ رِوَايَةٍ) وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمِنَ الْهَرَمِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ عَزَآئِمَ

مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ط (حاکم عن ابن مسعودؓ)

ترجمہ: اے اللہ! مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں اُس علم سے جو نفع نہ دے، اُس دِل سے جس میں تیرا خوف نہ ہو، اُس دُعا سے (جو تیری بارگاہ میں) سُنی نہ جائے، اور اس (حریص) نفس سے جو (کبھی) سیر نہ ہو؛ (دوسری روایت میں ہے) اور بھوک سے کہ وہ بہت بُرا ہمخواب (ساتھی) ہے (اور ایک اور روایت میں ہے) اور خیانت سے کہ وہ بہت بُرا (خفیہ) مشیر ہے، اور کاہلی، بُخل، اور بُزدلی سے، اور حد سے زیادہ بڑھاپے سے، اور اس سے کہ میں عُمر کے رذیل ترین حصّہ کو پہونچوں، اور دجّال کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے، اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں تیری مغفرت کے پختہ اسباب (ووسائل) کا، اور تیرے (ہر) حکم سے سبکدوش کرنے والے کاموں کا اور ہر گناہ سے سلامتی کا اور ہر نیک کام کی غنیمت (نعمت) کا اور جنت نصیب ہونے اور جہنم سے نجات پانے کا۔

(۲۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع پہونچانیوالے علم کا سوال کرتا ہوں اور نفع نہ پہونچانیوالے علم سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ابن حبان، عن جابرؓ)

(۲۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَّا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَّا يُسْمَعُ ط (حاکم، ابن حبان، عن انسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ پہونچائے اور اس عمل سے جو (تیری بارگاہ میں) قبول نہ ہو، اور اس دل سے جس میں تیرا خوف نہ ہو، اور اس بات سے جو سُنی نہ جائے۔

(۲۳) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ نَّرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا اَوْنُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا ط

ترجمہ: اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ہم اُلٹے پاؤں (اپنی پہلی حالت پر) لوٹ جائیں یا ہم اپنے دین کے بارے میں کسی فتنہ کے اندر ڈال دیئے جائیں۔ (بخاری، مسلم، موقوفاً علی ابن ابی ملیکہ)

(۲۴) نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ؕ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ؕ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ؕ

ترجمہ: ہم اللہ کی پناہ لیتے ہیں جہنم کے عذاب سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں (ہر طرح کے) فتنوں سے جو ان میں سے ظاہری ہوں ان سے بھی اور جو باطنی ہوں ان سے بھی۔ اور ہم اللہ کی پناہ لیتے ہیں دجّال کے فتنہ سے۔ (ابو عوانہ عن زید بن ارقمؓ)

(۲۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ ؕ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ ؕ (نسائی ج ۲ ص ۳۱۵، نسائی ج ۲ ص ۳۱۲ عن ابن عمرو عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اُس علم سے جو نفع نہ دے اُس دِل سے جس میں عجز و انکساری نہ ہو اور اُس دعا سے جو (تیری بارگاہ میں) سُنی نہ جائے اور اس (حریص) نفس سے جس کا کبھی پیٹ نہ بھرے، اے اللہ میں ان چاروں (آفتوں) سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۲۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ ؕ (طبرانی فی الاوسط عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے (تمام) گناہ بخش دے، بلا قصد و ارادہ کئے ہوئے بھی اور قصداً و عمداً کیے ہوئے بھی۔

(۲۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ ؕ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ ؕ (طبرانی فی الکبیر عن جریرؓ)

ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں تیری پناہ لیتا ہوں اس دُعا سے جو (تیری بارگاہ میں) سُنی نہ جائے اور اس دل سے جس میں (تیرا) ڈر اور خوف نہ ہو اور اس (حریص) نفس سے جو کبھی) سیر نہ ہو۔

(۲۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ؕ (طبرانی فی الکبیر عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! بیشک تو مجھے پناہ دے کاہلی سے اور حد سے بڑھے ہوئے بڑھاپے سے اور سینے (نفس) کے فتنوں سے اور قبر کے عذاب سے۔

(۲۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَّوْمِ السُّوْٓءِ وَمِنْ لَّيْلَةِ السُّوْٓءِ وَ مِنْ سَاعَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْٓءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ۔

ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں تیری پناہ لیتا ہوں بُرے دن سے، اور بُری رات سے، اور بُری گھڑی سے، اور قیام کی جگہ (وطن) کے بُرے ہمسایہ سے۔ (جامع صغیر ج۱ ص۵۹ عن عقبہ بن عامرؓ)

(۳۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ۔ (نسائی ج۱ ص۳۲۳، عن انسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے پناہ دے برص (پھلبری) سے اور دیوانگی سے، اور جذام (کوڑھ) سے اور تمام بری (اور موذی) بیماریوں سے۔

(۳۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے پناہ دے (آپس کے) جھگڑے (اور فساد) سے اور منافقت سے اور (تمام) بُرے (اور رذیل) اخلاق سے۔ (ابوداؤد، عن ابی ہریرۃؓ)

(۳۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے پناہ دے بھوک (پیاس) سے اس لیے کہ یہ بہت بُرا ہمخواب (ساتھی) ہے، اور تو مجھے پناہ دے خیانت سے اس لیے کہ یہ بدترین چھپا ہوا ساتھی (اور مشیر) ہے۔ (مشکوۃ ج۱ ص۲۱۷، ابوداؤد ج۱ ص۲۲۳، عن ابی ہریرۃؓ)

(۳۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ۔ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے چار چیزوں سے اپنی پناہ میں لے لے، اُس علم سے جو نفع نہ دے، اور اُس دِل سے جس میں (تیرا ڈر اور) خوف نہ ہو، اور اُس نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو، اور اُس دُعا سے جو (تیری بارگاہ میں) سُنی نہ جائے۔ (نسائی ج۲ ص۲۱۵، ابوداؤد عن ابی ہریرۃؓ)

مختلف دُعائیں

یہ دُعائیں بھی مسنون ہیں ان میں سے جس قدر ہوسکیں اپنی حالت اور وقت کی مناسبت سے یاد کرلینی چاہئیں اور وقتاً فوقتاً نمازوں کے بعد اور ان اوقات میں جن کا ذکر دیباچہ میں آچکا ہے ضرور پڑھنی چاہئیں اور اپنی ہر ضرورت اور حاجت اللہ ہی سے مانگنی چاہیئے۔

① اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (بخاری، مسلم، عن انسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دُنیا میں بھی اچھی نعمتیں عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھی نعمتیں (عطا فرما) اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔

② اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِيْٓئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْٓ اَمْرِیْ ط وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ ط (مسلم، بخاری، عن ابی موسیٰ رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ تو معاف فرمادے میری خطاؤں کو میری نافرمانیوں کو اور میری اپنے کام میں بے اعتدالیوں کو، اور ان باتوں کو جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔

③ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ ط وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ (وَفِیْ رِوَايَةٍ) اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ ط وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ط (بخاری، مسلم، عن عائشہ رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے سچ مچ کیے ہوئے اور ہنسی دل لگی میں کیے ہوئے، بے قصد و ارادہ کیے ہوئے، اور قصداً و عمداً کیے ہوئے، تمام گناہوں کو معاف کردے اور یہ سب مجھ سے سرزد ہوئے ہیں۔

(ایک روایت میں یہ بھی ہے) تو ہی (اپنی رحمت کی توفیق میں جس کو چاہے) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی (جس کو چاہے) پیچھے ڈال دینے والا ہے، اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(۴) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ ط

(ترجمہ نمبر (۳) میں گذر چکا) (ابن ابی شیبہ عن ابی موسیٰ الاشعری رض)

(۵) اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ط (بخاری و مسلم عن عائشہ رض)

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھ سے میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے (صاف وخشک) پانی سے دھوڈال اور تو میرے دل کو خطاؤں سے اِس طرح پاک وصاف کردے جیسے تو سفید براق کپڑے کو میل کچیل سے پاک وصاف کردیتا ہے اور تو میرے اور میری خطاؤں کے درمیان، ایسا فاصلہ کردے جیسا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ کر رکھا ہے۔

(۶) اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ط (مسلم، نسائی، عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رض)

ترجمہ: اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے! تو ہمارے دلوں کو اپنی فرمانبرداری پر پھیر دے۔

(۷) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ ط (مسلم)

ترجمہ: یا اللہ! تو مجھے ہدایت دیدے اور مجھے اس پر ثابت قدم (بھی) رکھیو۔

(۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهِدَايَةَ وَالسَّدَادَ ط (مسلم عن ابی ہریرۃ)

ترجمہ: یا اللہ! میں تجھ سے (دین کے کاموں میں) ہدایت اور (دنیا کے کاموں میں) کفایت مانگتا ہوں۔

(۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور (مخلوق سے) بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔ (ابن ماجہ صفحہ ۲۸۰، ترمذی، عن عبداللہ بن مسعود رض)

(۱۰) اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِيْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْيَایَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ط (مسلم عن ابی ہریرۃ رض)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے دین کو درست کردے جو میرے (ہر) کام میں حفاظت کا ذریعہ ہے اور

میری دنیا کو درست کردے جس میں مجھے زندگی بسر کرنا ہے اور میری آخرت کو درست کردے جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور میری زندگی کو ہر اچھے کام میں اضافے کا ذریعہ بنادے اور موت کو میرے لیے ہر شر سے راحت کا ذریعہ بنادے۔

(۱۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ۔

ترجمہ: الٰہی! تو مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے (صحت و) عافیت عطا فرما، اور مجھے (حلال) روزی نصیب فرما، اور مجھے ہدایت دے۔ (مسلم عن ابی مالک رضؓ)

(۱۲) رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ۔ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ۔ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ۔ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ۔ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ۔ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ ذَكَّارًا۔ لَكَ شَكَّارًا۔ لَكَ رَهَّابًا۔ لَكَ مِطْوَاعًا۔ لَكَ مُطِيْعًا۔ اِلَيْكَ مُخْبِتًا۔ اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُّنِيْبًا۔ رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ۔ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ۔ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ۔ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ۔ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ۔ وَاهْدِ قَلْبِيْ۔ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ۔ (ابن حبان، سنن اربعہ عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! تو میری مدد فرما اور میرے خلاف کسی اور کی مدد نہ کیجیو اور مجھے کامیاب (و کامران) فرما، میرے اوپر کسی کو کامیاب نہ فرما، اور میرے حق میں تدبیر فرما، اور میرے اوپر کسی کی تدبیر کارگر نہ فرما، اور مجھے ہدایت دے اور ہدایت (پر قائم رہنے) کو میرے لیے آسان فرمادے، اور جو مجھ پر تعدّی (زیادتی) کرے اسکے مقابلہ پر میری مدد فرما، اے میرے پروردگار! تو مجھے کثرت سے اپنا ہی ذکر کرنے والا، اپنا ہی شکر کرنیوالا، اپنے سے ہی بہت ڈرنے والا، اپنا ہی بہت بہت فرمانبردار، اپنا ہی خوب اطاعت کرنے والا، تجھ سے بہت زیادہ عاجزی کرنے والا، تیرے ہی سامنے بہت زیادہ گریہ وزاری کرنے والا، اور (تیری ہی جانب) رجوع کرنے والا بنادے۔ اے میرے رب تو میری توبہ کو قبول فرمالے اور میرے گناہوں کو دھو دے اور میری (اس) دُعا کو قبول فرمالے، اور میری (نجات کی) دلیل پر مجھے ثابت قدم رکھیو اور میری زبان کو

درست رکھ اور میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ، اور میرے سینے کے کھوٹ کو نکال پھینک۔

(۱۳) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا کُلَّهٗ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہماری مغفرت کردے۔ ہم پر رحم فرما، اور ہم سے راضی ہو جا، اور (ہماری بندگی) قبول فرمالے، اور ہمیں جنت میں داخل فرما اور ہمیں دوزخ سے نجات دے اور ہمارے سارے کام درست کردے۔ (ابن ماجہ، عن ابی اُمامہ رضی)

(۱۴) اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَاظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَاجْعَلْنَا شَاکِرِیْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِیْنَ بِھَا قَابِلِیْھَا وَاَتِمَّھَا عَلَیْنَا۔ (ابوداؤد، حاکم، عن ابن مسعود رضی)

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمارے دلوں میں باہمی اُلفت پیدا کردے، اور ہمارے باہمی معاملات (اور تعلقات) درست کردے اور ہم کو سلامتی کے راستوں کی ہدایت فرما، اور ہم کو (کفر و گمراہی کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی جانب نجات دے اور ہم کو ظاہری اور باطنی بدکاریوں سے دُور رکھ، اور ہمارے کانوں کو، ہماری آنکھوں کو، اور ہمارے دلوں کو، اور ہمارے بیوی بچوں کو، ہمارے حق میں باعث برکت بنادے، اور ہماری توبہ قبول فرما، بیشک تو ہی بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے، اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گذار، اور انکا ثنا خواں، اور اہل بنادے اور ان نعمتوں کو ہم پر پُورا فرمادے۔

(۱۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْاَلُكَ عَزِیْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُکْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ لِسَانًا

صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيمًا وَخُلُقًا مُسْتَقِيمًا وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
مَا تَعْلَمُ وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ
اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ (ترمذی، ابن حبان، عن شداد بن اوس رض)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہر (دین کے) کام میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے پختہ نکوکاری کا سوال کرتا ہوں اور تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے (کی توفیق) کا او تیری اچھی طرح عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے سچی زبان بے عیب دل اور درست اخلاق کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے جس کو تو ہی جانتا ہے پناہ چاہتا ہوں اور ہر اُس چیز کی خیر و خوبی کا جس کو تو ہی جانتا ہے سوال کرتا ہوں اور ہر اُس چیز سے جس کو تو ہی جانتا ہے مغفرت چاہتا ہوں، بے شک تو ہی تمام غیب کی باتوں کا بہت بڑا جاننے والا ہے۔

(۱۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا
اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (حاکم، احمد عن ابی ہریرۃ)

ترجمہ: الٰہی! تو میرے پہلے کیے ہوئے اور بعد میں کیے ہوئے۔ چھپا کر کیے ہوئے اور علانیہ کیے ہوئے تمام گناہ اور وہ گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، سب بخش دے تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔

(۱۷) اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ
مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ
مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا
وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى
مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا
فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ
رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا (ترمذی، نسائی، عن ابن عمر رض)

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیں اپنے خوف کا اتنا حصّہ دیدے جس سے تو ہمارے اور نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی فرماں برداری کا اتنا حصّہ دیدے جس سے تو ہمیں اپنی بہشت میں پہونچا دے، اور یقین و ایمان کا اتنا حصّہ دیدے جس سے تو ہمارے اوپر دُنیا کی مصیبتوں کا (سہنا) آسان کر دے، اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمارے کانوں سے ہماری آنکھوں سے اور ہماری طاقت و قوّت سے ہم کو نفع پہونچا اور اس نفع اور فائدہ کو ہمارا وارث (ہمارے مرنے کے بعد ہماری یادگار) بنا دے۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اُس سے ہمارا بدلہ لے، اور جو ہم سے عداوت رکھے اس پر ہماری مدد فرما، اور تو ہماری مصیبت ہمارے دین میں مت تجویز کر (یعنی ہمیں دینی مصیبت میں مت ڈالنا) اور تو دُنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد اور ہمارے علم کی منزلِ مقصود اور ہماری رغبت کی آخری حدمت بننے دیجیو، اور توان لوگوں کو ہم پر حکمران نہ بنائیو جو ہم پر ترس نہ کھائیں۔

(۱۸) اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا (ترمذی، حاکم عن معاذ و ثوبانؓ)

ترجمہ: اے ہمارے اللہ! تو ہماری نیکیوں میں اضافہ فرما اور کمی نہ فرمائیو۔ اور تو ہمیں عزّت عطا فرما اور ذلیل و خوار ہونے سے بچائیو اور تو ہمیں (اپنی نعمتیں) عطا فرما اور محروم نہ کیجیو اور ہمیں ہی ترجیح دیجیو اور ہم پر کسی اور کو ترجیح نہ دیجیو اور تو ہم کو بھی راضی کر دے اور تو بھی ہم سے راضی ہو جا۔

(۱۹) اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ (ترمذی عن عمران بن حصینؓ)

ترجمہ: الٰہی! تو میرے دل میں نکوکاری ڈالدے اور میرے نفس کے شر سے مجھے پناہ دے۔

(۲۰) اَللّٰهُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی رُشْدِ اَمْرِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا جَهِلْتُ (حاکم، ابن حبان عن حصین بن عبیدؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ اور مجھے ہر کام میں نکوکاری کا عزم (پختہ

ارادہ) عطا فرما، اے اللہ! میں نے جو چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا، اور جو بلا ارادہ کیا اور جو قصداً کیا، اور جو نادانی سے کیا سب معاف کردے۔

(۲۱) اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ؕ (ترمذی، عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے دُنیا اور آخرت (دونوں) کی عافیت چاہتا ہوں۔

(۲۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ ؕ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ ؕ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ ؕ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ؕ وَتَرْحَمَنِیْ ؕ وَاِذَآ اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَۃً فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ ؕ وَاَسْأَلُکَ حُبَّکَ ؕ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ ؕ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّکَ ؕ (ترمذی، حاکم عن ابی الدرداءؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور بُرے کاموں کو چھوڑنے کی توفیق اور غریبوں سے محبت کرنے کی توفیق چاہتا ہوں اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور یہ کہ جب تو کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنا چاہے تو مجھ کو تو اس آزمائش میں ڈالے بغیر ہی (دنیا سے) اُٹھا لیجیو اور میں تجھ سے تیری محبت اور ہر اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کی محبت جو تیری محبت سے قریب کردے مانگتا ہوں۔

(۲۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ ؕ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ ؕ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ ؕ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ ؕ (ترمذی، حاکم عن ابی الدرداءؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ہر اس عمل محبت کا جو مجھے تیری محبت تک پہونچادے (سوال کرتا ہوں) اے اللہ تو اپنی محبت کو میرے لیے میری جان سے اور میرے اہل وعیال سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔

(۲۴) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ ؕ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ ؕ اَللّٰھُمَّ فَکَمَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّآ اُحِبُّ ؕ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ ؕ اَللّٰھُمَّ وَمَا

زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ ط

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے اپنی محبت عطا فرمادے اور ہر اس شخص کی محبت عطا فرمادے جسکی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے۔ اے اللہ! پس جس طرح تو نے مجھے وہ چیزیں دی ہیں جو میں پسند کرتا ہوں تو (اسی طرح) ان (چیزوں) کو اس چیز کی قوت (کا ذریعہ بھی) بنادے جو تجھے پسند ہے۔ اور اے اللہ! جس طرح تو نے مجھ سے ان چیزوں کو دُور رکھا ہے جو مجھے پسند ہیں تو (اسی طرح) تو مجھے اُن چیزوں میں (مصروف کرکے) جو تجھے پسند ہیں (اُن سے) فارغ البال (بھی) بنادے (کہ اُن کا خیال بھی نہ آئے)۔

(۲۵) اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ ط وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ ط وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِيْ ط (ترمذی، بزار، عن ابی ہریرۃ رض)

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھ کو میرے کانوں سے اور آنکھوں سے (صحیح) فائدہ پہونچا اور انہی دونوں (کی منفعتوں) کو میرا وارث (یادگار) بنادے، اور جو شخص مجھ پر ظلم کرے اسکے مقابلہ پر میری مدد فرما، اور اُس سے میرا بدلہ لے۔

(۲۶) يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ط (ترمذی، نسائی عن ام سلمہ رض)

ترجمہ: اے دِلوں کو پلٹ دینے والے! تو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

(۲۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ ط وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ ط (حاکم، نسائی، عن ابن مسعود رض)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو اپنی جگہ سے نہ ہٹے اور ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور جنت کے اعلیٰ درجہ یعنی جنتِ خلد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کی درخواست کرتا ہوں۔

(۲۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ ط وَاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ ط وَنَجَاحًا تُتْبِعُهٗ فَلَاحًا ط وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً

مِّنْكَ وَرِضْوَانًا (حاکم، نسائی، عن انس رض)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کے ساتھ صحت کا، اور حسنِ اخلاق کے ساتھ ایمان کا اور ایسی کامرانی کا جس کے بعد تو فلاح (دارین) عطا فرمائے اور تیری (خاص) رحمت و عافیت کا اور تیری (خاص) مغفرت کا اور تیری رضامندی کا سوال کرتا ہوں (تو پورا فرمادے)۔

(۲۹) اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَارْزُقْنِيْ عِلْمًا تَنْفَعُنِيْ بِهٖ (نسائی، حاکم عن الحسن)

ترجمہ: اے اللہ! جو علم تو نے مجھے دیا ہے اس سے مجھے نفع بھی پہونچا، اور جو مجھے نفع دے اسکا علم بھی عطا فرما اور مجھے وہ علم نصیب فرما جس سے تو مجھے نفع پہنچائے۔

(۳۰) اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ

ترجمہ: اے اللہ! جو تو نے مجھے علم دیا ہے اس سے مجھے نفع بھی پہنچا، اور جو علم مجھے نفع دے وہ مجھے عطا فرما، اور میرے علم میں اضافہ فرما (اور) ہر حال میں اللہ تعالی کا ہی شکر ہے اور میں جہنم والوں کی حالت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(۳۱) اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَاَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ (نسائی، حاکم عن عمار بن یاسر)

ترجمہ: اے اللہ! تو اپنے علمِ غیب، اور مخلوق پر اپنی قدرت کے وسیلہ سے مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہے اور اس وقت تو مجھے (دُنیا سے) اُٹھالے جب تیرے علم میں میرے لیے مرجانا بہتر ہے اور میں تجھ سے تنہائی میں بھی (جب کوئی نہ ہو) اور (سب کے) سامنے بھی تجھی سے ڈرنے کا۔ اور خوشنودی اور ناراضگی (دونوں حالتوں) میں کلمۂ اخلاص (حق بات کہنے کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے وہ نعمتیں مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہوں، اور وہ آنکھوں کی ٹھنڈک (مسرت واطمینان) مانگتا ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو اور میں تیرے فیصلہ پر راضی ہونے کی (توفیق)، اور مرنے کے بعد پُرسکون زندگی تجھ سے طلب کرتا ہوں اور تیرے دیدار کی لذّت اور تیری ملاقات کے شوق کی دُعا کرتا ہوں، اور میں پناہ مانگتا ہوں ضرر رساں بدحالی اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے۔ اے اللہ! تو ہم کو (نورِ) ایمان کی زینت سے آراستہ کردے اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنما بنادے۔

(۳۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَآءٍ لِّیْ خَيْرًا (وَفِیْ رِوَايَةٍ) وَ اَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا (ابن ماجہ، حاکم، ابن حبان عن عائشۃ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر وخوبی، جلد آنے والی بھی اور دیر میں آنے والی بھی، جو میں جانتا ہوں وہ بھی، اور جو میں نہیں جانتا وہ بھی، طلب کرتا ہوں اور میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر قسم کے شر سے جو جلد آنے والا ہو اس سے بھی اور جو دیر میں آنے

والا ہو اس سے بھی، اور جو میں جانتا ہوں اس سے بھی اور جو میں نہیں جانتا اس سے بھی اے اللہ! میں تجھ سے وہ تمام بھلائیاں اور خوبیاں مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے مانگی ہیں اور میں تجھ سے ہر اُس شر سے پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے پناہ مانگی ہے۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جنّت کا اور ہر اس قول یا عمل کا جو مجھے جنّت سے قریب تر کر دے۔ اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنّم سے اور ہر اُس قول و عمل سے جو مجھے جہنم سے قریب تر کر دے، اور میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ تو اپنا ہر فیصلہ میرے حق میں بہتر بنا دے، اور میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ جس امر کا تو میرے حق میں فیصلہ کرے اسکا انجام میرے لیے اچھا کر دے۔

(۳۳) اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ ط (ابنِ حبان، حاکم، عن بُسر بن ابی ارطاۃ رض)

ترجمہ: الٰہی! تو ہمارے ہر کام کا انجام ہمارے حق میں اچھا کر دے، اور ہمیں دُنیا کی رُسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ دے دے۔

(۳۴) اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَآئِمًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا ط وَاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ خَزَآئِنُہٗ بِیَدِکَ ط

ترجمہ: اے اللہ! تو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی اسلام کے ذریعہ میری حفاظت کر اور بیٹھا ہوا ہونے کی حالت میں بھی اسلام سے میری حفاظت کر اور سونے کی حالت میں بھی اسلام سے میری حفاظت کر (اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے ہر حالت میں اسلام کی پناہ میں رکھ) اور کسی دُشمن کو یا حاسد کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دیجیو۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ تمام خوبیاں اور بھلائیاں مانگتا ہوں جنکے خزانے تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ (حاکم، ابن حبان، عن عمر بن خطاب رض)

(۳۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَآ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ وَاَسْاَلُکَ

مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ ؕ (ابن حبان عن عمر بن خطابؓ)

ترجمہ: الٰہی! تیری پناہ لیتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جو تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہے اور اس تمام خیر وخوبی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے ہی دست قدرت میں ہے۔

(۳۶) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ؕ (حاکم، طبرانی، عن عمرؓ)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رحمت کے قطعی اسباب (اعمال واخلاص) اور تیری مغفرت کے پختہ وسائل طلب کرتے ہیں اور ہر گناہ سے سلامتی، اور ہر نیکی کی دولت مانگتے ہیں او جنت تک رسائی، اور دوزخ کی آگ سے نجات کی دُعا کرتے ہیں۔

(۳۷) اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ (طبرانی فی الکبیر عن انسؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمارا کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑ جسے تو بخش نہ دے، اور نہ کوئی ایسی فکر وپریشانی چھوڑ جسے تو دور نہ کردے اور نہ کوئی ایسا قرض جسے تو ادا نہ کردے اور نہ کوئی دُنیا اور آخرت کی ایسی حاجت جسے تو پورا نہ کردے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

(۳۸) اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! تو ہماری مدد فرما اپنا ذکر کرنے پر، اور اپنا شکر ادا کرنے پر، اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر، (اور ہمیں انکی توفیق دے دے)۔ (حاکم عن ابی ہریرۃؓ)

(۳۹) اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! تو میری مدد فرما اپنا ذکر کرنے پر، اور اپنا شکر ادا کرنے پر، اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر، اور مجھے ان سبکی توفیق دیدے)۔ (بزار، عن ابی ہریرۃؓ)

(۴۰) اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى

كُلِّ غَائِبَةٍ لِّي بِخَيْرٍ ؕ (حاکم، عن ابن عباس رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ! جو رزق تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس پر مجھے قناعت دیدے اور اس میں میرے لیے برکت عطا فرمادے، اور تو میری ہر غائب چیز (مال و عیال وغیرہ) پر خیر کے ساتھ میرا قائم مقام (محافظ) بن جا (یعنی سب کو بخیر و عافیت رکھیو)۔

(۴۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ ؕ (حاکم، عن عمر رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ زندگی کی اور موزوں موت کی اور (دُنیا سے) ایسی واپسی کی دُعا مانگتا ہوں جس میں (حشر کے دن) نہ میری رسوائی ہو نہ فضیحت۔

(۴۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضُعْفِيْ ؕ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ ؕ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَآءِيْ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ ؕ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ ؕ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ ؕ (حاکم، عن بریدہ بن حصیب الاسلمی)

ترجمہ: اے اللہ! میں (دینی امور میں) کمزور ہوں پس تو اپنی رضا (کے حاصل کرنے) میں میری کمزوری کو قوت سے بدل دے، پیشانی پکڑ (کر مجھے) خیر کی طرف (متوجہ) کردے، اور اسلام کو میرے لیے انتہائی پسندیدہ (چیز) بنادے الٰہی میں کمزور ہوں تو مجھے قوت دے، میں ذلیل ہوں تو مجھے عزت دے میں محتاج ہوں تو مجھے روزی دے۔

(۴۳) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ ؕ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ ؕ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ نَاصِيَتُهَا بِيَدِكَ ؕ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ؕ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ؕ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ؕ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ؕ هٰذَا مَا سَاَلَ مُحَمَّدٌ رَّبَّهٗ ؕ (طبرانی فی الاوسط، عن ام سلمہ رضؓ)

ترجمہ: الٰہی تو ہی اوّل ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کچھ نہیں، میں تجھ سے

پناہ مانگتا ہوں زمین پر چلنے والی ہر مخلوق سے جو تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہے اور پناہ مانگتا ہوں (ہر) گناہ سے اور کاہلی سے اور قبر کے عذاب سے اور قبر کی آزمائش سے، اور میں پناہ مانگتا ہوں (ہر گناہ (کے نتیجے) سے اور (ہر) قرض (کے نتیجے) سے اے اللہ تو مجھے میری خطاؤں سے ایسا پاک وصاف کردے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے پاک وصاف کردیتا ہے۔ اے اللہ! تو میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا مشرق ومغرب کے درمیان تونے فاصلہ رکھا ہے، یہ وہ دُعائیں ہیں جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے رب سے مانگی ہیں۔

(۴۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَسْأَلَةِ وَخَیْرَ الدُّعَآءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیَاةِ وَخَیْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ وَاغْفِرْ خَطِیْئَتِیْ وَاَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ مَآ اٰتِیْ وَخَیْرَ مَآ اَفْعَلُ وَخَیْرَ مَآ اَعْمَلُ وَخَیْرَ مَا بَطَنَ وَخَیْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَهْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ (حاکم، طبرانی فی الاوسط والکبیر عن ام سلمہ رض)

ترجمہ: اے اللہ! مَیں تجھ سے بہترین سوال کی، اور بہترین دُعا کی، اور بہترین کامرانی کی، اور بہترین عمل کی، اور بہترین ثواب کی، اور بہترین زندگی کی، اور بہترین موت کی، دُعا مانگتا ہوں، تو مجھے (حق پر) ثابت قدم رکھ اور میری (نیکیوں کی) ترازو (کا پلہ) بھاری کر دے اور میرے ایمان کو محکم (واستوار) کر دے، اور میرا درجہ بُلند کر دے، اور میری نماز قبول فرمائے، اور میری خطاؤں کو معاف کر دے اور میں تجھ سے جنّت کے بُلند درجوں کا سوال کرتا ہوں، آمین اے اللہ یہ دعا قبول فرمالے اے اللہ! میں تجھ سے خیر وخوبی کی ابتداؤں کا اور خیر وخوبی کی انتہاؤں کا اور جامع خیر وخوبی کا، اور اوّل و آخر خیر کا۔ اور ظاہر و باطن خیر کا، اور جنت کے اعلیٰ درجوں کا سوال کرتا ہوں، آمین (تو یہ دُعا قبول فرمائے) اے اللہ! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اُس چیز کی خیر کا جو میں اختیار کروں، اور ہر اس کام کی خیر کا جو مَیں کروں اور ہر اس کام کی خیر کا جو مَیں اختیار کروں اور جو ظاہر ہے اسکی خیر کا اور جو پوشیدہ ہے اس کی خیر کا، اور جنّت میں بُلند درجوں کا۔ آمین (تو عطا فرمادے) اے اللہ! میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بُلند کر دے، اور میرا بوجھ ہلکا کر دے، اور میرا (ہر) کام درست کر دے، اور میرا دل پاک کر دے اور تو میری شرمگاہ کو پاکدامن بنادے اور تو میرے دل کو روشن کر دے، اور میرے گناہ بخش دے اور مَیں تجھ سے جنّت میں اعلیٰ درجوں کی دعا بھی کرتا ہوں، آمین (تو قبول فرمائے) اے اللہ! میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ تو میرے کانوں میں، میری آنکھوں میں، میری روح میں، میرے جسم میں میرے اخلاق میں میرے گھر بار میں، میری (پوری) زندگی میں، میری موت میں، اور میرے ہر عمل میں میرے لیے برکتیں عطا فرمادے، اور تو میری نیکیوں کو قبول فرمالے، اور میں تجھ سے جنت میں اعلیٰ وارفع درجوں کی دُعا کرتا ہوں، آمین (تو قبول فرمالے)۔ (حاکم عن عائشہؓ)

(۴۵) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ (طب، حاکم، ابن السنی)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے بڑھاپے میں اور اخیر عُمر میں زیادہ فراخ روزی مجھے عطا فرما۔

(۴۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ (طب، جامع الصغیرؒ، ابن حبانؒ)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے (تمام) گناہ، بلا قصد اور قصداً کی ہوئی خطائیں (سب) معاف فرمادے۔

(۴۷) يَا مَنْ لَّا تَرَاهُ الْعُيُونُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُونُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ مَثَاقِيلَ الْجِبَالِ وَمَكَائِيلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْأَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِي مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَّلَا أَرْضٌ أَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَّا فِي قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَّا فِي وَعْرِهِ اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِيَ آخِرَهُ وَخَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِيمَهُ وَخَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ فِيهِ

ترجمہ: اے وہ (ذاتِ پاک) جسکو نہ (اس جہان میں یہ) آنکھیں دیکھ سکتی ہیں نہ (کسی کے) خیال وگمان کی اُس تک رسائی ہو سکتی ہے نہ اوصاف بیان کرنیوالے اسکے اوصاف بیان کر سکتے ہیں، نہ حوادثِ زمانہ اس پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، نہ گردشِ روزگار کا اسکو کوئی اندیشہ ہے، جو پہاڑوں (تک) کی تعداد اور درختوں کے پتّوں (تک) کی شمار جانتا ہے اور رات اپنی تاریکیوں میں جن چیزوں کو چھپالیتی ہے، اور دن جن چیزوں کو روشن کرتا ہے اُنکی تعداد بھی جانتا ہے، نہ ایک آسمان دوسرے آسمان کو اُس سے چھپا سکتا ہے، اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو اُس سے چھپا سکتی ہے، اور نہ کوئی سمندر اُن چیزوں کو جو اس کی تہہ میں ہیں اُس سے چھپا سکتا ہے، اور نہ کوئی ان چیزوں کو جو اُسکے غاروں میں ہیں اُس سے چھپا سکتا ہے۔ تو میری آخری عمر کو بہترین عمر (کا حصّہ) بنادے اور میرے آخری اعمال کو بہترین عمل، اور میرا بہترین دن اُس دن کو بنادے جس میں مجھے تجھ سے ملنا نصیب ہو۔ (طبرانی فی الاوسط عن انس رض)

(۴۸) يَا وَلِيَّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ ثَبِّتْنِي بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ (طبرانی)

ترجمہ: اے اسلام اور اہلِ اسلام کے مولیٰ! تو مجھے اسلام پر اس وقت تک ثابت قدم رکھ کہ تیری ملاقات کا شرف مجھے حاصل ہو جائے۔

(۴۹) اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَآءِ ۝ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۝ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰی وَجْهِكَ ۝ وَالشَّوْقَ إِلٰی لِقَآئِكَ فِیْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ ۝ (طبرانی، عن فضالہ رضہ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری قضا (فیصلہ) پر راضی ہونے کا، اور مرنے کے بعد خوشگوار زندگی کا، اور تیرے دیدار کی لذّت کا، اور تیری ملاقات کے اشتیاق کا، جو بغیر کسی ضرر رساں مُصیبت اور گمراہ کُن فتنہ کے (نصیب) ہو۔

(۵۰) اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۝ (احمد، طبرانی)

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمارے ہر کام کا انجام بہتر فرما، اور ہمیں دُنیا کی رُسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ دے۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے:۔

جو شخص اللہ سے دُعا کرتا رہے وہ (ناگزیر) بلا میں گرفتار ہونے سے پہلے ہی وفات پا جائے گا۔ (احمد، طبرانی، عن بُسر بن ارطاۃ رضہ)

(۵۱) اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَسْأَلُكَ غِنَایَ وَغِنَا مَوْلَایَ ۝

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے غنا کا اور اپنے (ہر) مددگار کے غنا کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

(۵۲) اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِیٍ وَّلَا فَاضِحٍ ۝ (طبرانی، عن ابن عمر رضہ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے صاف سُتھری زندگی کی، اور موزوں موت کی، اور بغیر کسی رُسوائی اور فضیحت کے (دُنیا سے) واپسی کی (یعنی حشر کی) دُعا مانگتا ہوں۔

(۵۳) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ ۝ (طبرانی، عن عبداللہ بن عمرو رضہ)

ترجمہ: اے اللہ! تو میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے جنت میں داخل کر دے۔

(۵۴) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْ دِيْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَفِیْ اٰخِرَتِیَ

الَّتِیۡ اِلَیۡهَا مَصِیۡرِیۡ ط وَفِیۡ دُنۡیَایَ الَّتِیۡ فِیۡهَا بَلَاغِیۡ ط وَاجۡعَلِ الۡحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیۡ فِیۡ كُلِّ خَیۡرٍ ط وَاجۡعَلِ الۡمَوۡتَ رَاحَةً لِّیۡ مِنۡ كُلِّ شَرٍّ ط (بزار، عن زبیر بن العوام رض)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے لیے دین میں برکت عطا فرما جو میرے ہر کام میں میری حفاظت کا ذریعہ ہے، اور میری آخرت میں، جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور میری دُنیا میں جو (دین و دُنیا کے مقاصد تک) میری رسائی کا مقام ہے (برکت عطا فرما) اور تو زندگی کو میرے لیے ہر خیر میں اضافے کا ذریعہ بنادے اور موت کو ہر شر سے راحت (نجات) کا ذریعہ بنا دے۔

(۵۵) اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ صَبُوۡرًا وَّاجۡعَلۡنِیۡ شَكُوۡرًا ط وَّاجۡعَلۡنِیۡ فِیۡ عَیۡنِیۡ صَغِیۡرًا وَّفِیۡ اَعۡیُنِ النَّاسِ كَبِیۡرًا ط (بزار، عن بریدة رض)

ترجمہ: الٰہی! تو مجھے بڑا صبر کرنے والا بنادے، اور تو مجھے بہت زیادہ شکر گذار بنادے، اور تو مجھے میری نظر میں (تو) چھوٹا (لیکن) لوگوں کی نظروں میں بڑا بنادے۔

(۵۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡاَلُكَ الطَّیِّبَاتِ ط وَتَرۡكَ الۡمُنۡكَرَاتِ ط وَحُبَّ الۡمَسَاكِیۡنِ ط وَاَنۡ تَتُوۡبَ عَلَیَّ ط وَاِنۡ اَرَدۡتَّ بِعِبَادِكَ فِتۡنَةً اَنۡ تَقۡبِضَنِیۡۤ اِلَیۡكَ غَیۡرَ مَفۡتُوۡنٍ ط (بزار، عن ثوبان رض)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں (کو حاصل کرنے) کی اور بُرائیوں کو چھوڑنے کی اور غریبوں سے محبت کرنے کی دُعا مانگتا ہوں اور اسکی کہ تو میری توبہ قبول فرمالے، اور اسکی کہ اگر (کسی وقت) تو اپنے بندوں کو کسی آزمائش میں ڈالنا چاہے تو مجھے اس آزمائش میں ڈالے بغیر ہی اپنے پاس بُلالے (دُعا مانگتا ہوں تو قبول فرمالے)۔

(۵۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡاَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع پہونچانے والے علم کا، اور مقبول عمل کا، سوال کرتا ہوں (تو پورا کردے)۔ (طبرانی فی الاوسط عن جابر رض)

(۵۸) اَللّٰهُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِیْنَتَهَا وَسَكَنَهَا ط (طبرانی فی الاوسط عن ابن عمرؓ)

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمارے ملک میں برکت، سرسبزی و شادابی اور امن و سکون رکھ دے۔

(۵۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ قَبْلَكَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَكَ ط وَالظَّاهِرُ فَلَا شَیْءَ فَوْقَكَ ط وَالْبَاطِنُ فَلَا شَیْءَ دُوْنَكَ ط اَنْ تَقْضِیَ عَنَّا الدَّیْنَ ط وَاَنْ تُغْنِیَنَا مِنَ الْفَقْرِ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس لیے سوال کرتا ہوں کہ تو ہی اوّل ہے تجھ سے پہلے اور کوئی چیز نہیں، تو ہی آخر ہے تیرے بعد اور کوئی چیز نہیں، تو ہی ظاہر (سب سے بڑھکر) ہے، تجھ سے اُوپر (بڑھکر) اور کوئی چیز نہیں۔ (تو ہی (سب سے زیادہ) پوشیدہ و پنہاں ہے تجھ سے نیچے (زیادہ پوشیدہ) اور کوئی چیز نہیں۔ (تو ہی اس سوال کو پورا کرسکتا ہے) کہ تو ہمارا قرض ادا کردے اور ہمیں تنگدستی سے (نجات دے کر) خوشحالی عطا فرمادے۔ (ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضؓ)

(۶۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَهْدِیْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ ط وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ط (ابن حبان، عن عثمان بن ابی العاص رضؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اپنے (حق میں) سب سے اچھے کام کی رہنمائی طلب کرتا ہوں، اور تجھ ہی سے اپنے نفس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۶۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ ط وَاَسْتَهْدِیْكَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِیْ ط وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ ط فَتُبْ عَلَیَّ ط اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ ط اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ اِلَیْكَ ط وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ صَدْرِیْ ط وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ ط وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ط اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ ط (ابن ابی شیبہ عن عمرؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں، اور اپنی زندگی کے صحیح مصالح کی رہنمائی طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں، پس تو میری توبہ قبول فرمائے، بیشک تو ہی میرا پروردگار ہے"

اے اللہ پس تو مجھے اپنی طرف راغب بنالے، اور میرے دل کو غنی بنا دے، اور جو کچھ (رزق) تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دیدے، اور تو میری یہ دُعا قبول فرمالے بیشک تو ہی تو میرا پروردگار ہے۔

(۶۲) يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ ط وَيَا مَنْ لَّا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ ط يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ ط يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ط يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ ط يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى ط يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى ط يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ ط يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ ط يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا ط يَا رَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا وَيَا مَوْلَانَا ط وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا ط اَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ! اَنْ لَّا تُشَوِّيَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ ط

ترجمہ: اے وہ (ذاتِ کریم) جس نے (اپنے بندوں کے) اچھے کاموں کو ظاہر کیا اور بُرے کاموں پر پردہ ڈالا، اور اے وہ (ذاتِ رحیم) جو جرم پر (فورًا) مؤاخذہ نہیں کرتا اور (بدکاریوں کی) پردہ دری نہیں کرتا، اے بہت بڑے معاف فرمانے والے، اے بہت اچھے درگذر کرنے والے۔ اے وسیع (عام) مغفرت، اے رحمت کے لیے دونوں ہاتھ کُھلے رکھنے والے، اے ہر سرگوشی کے جاننے والے، اے ہر شکایت کے آخری سُننے والے، اے ازراہِ کرم درگذر کرنیوالے، اے بہت بڑے احسان کرنے والے، اے استحقاق سے پہلے نعمتوں (کے دینے) میں پہل کرنے والے، اے ہمارے پروردگار، اے ہمارے مولیٰ، اے ہمارے مالک، اے ہماری رغبت کی انتہا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! کہ تو میرے تن بدن کو جہنم کی آگ سے مت جھلسیو۔ (حاکم، عن عمرو بن شعیبؓ)

(۶۳) تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ ط عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ ط بَسَطْتَ يَدَكَ فَاَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ ط

رَبَّنَا وَجْهُكَ اَكْرَمُ الْوُجُوْهِ ط وَجَاهُكَ اَعْظَمُ الْجَاهِ ط وَ عَطِيَّتُكَ اَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَاَهْنَأُهَا ط تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ ط وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ ط وَ تُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ ط وَتَكْشِفُ الضُّرَّ ط وَتَشْفِى السَّقِيْمَ ط وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ ط وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ ط وَلَا يَجْزِىْ بِاٰلَآءِ كَ اَحَدٌ ط وَلَا يَبْلُغُ مَدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ ط

(ابو یعلیٰ، ابن مردویہ، ابن السنی عن جابرؓ)

ترجمہ: تیرا نورِ (ہدایت) پُورا (اور کامل) ہے اس لیے تو نے (تمام مخلوق کو) ہدایت کی پس تیرے ہی لیے (تمام تر) تعریف ہے، تیری بُردباری بہت بڑی ہے - اسی لیے تو (اپنے بندوں کو) معاف فرماتا ہے پس تیرے ہی لیے (سب) تعریف ہے، تو نے اپنا ہاتھ (اپنی عطا کے لیے) کُھلا رکھا ہے اسی لیے تو نے (تمام مخلوق کو رزق) عطا فرمایا ہے پس تیرے ہی لیے (تمام تر) تعریف ہے۔ اے ہمارے رب تیری ذات سب سے بڑھ کر کریم ہے اور تیرا جاہ و جلال سب سے بڑا جاہ و جلال ہے، تیرا عطیہ سب سے افضل اور سب سے خوشگوار عطیہ ہے۔ اے ہمارے ربّ (جلیل) تیری اطاعت کی جاتی ہے تو تو اسکا بدلہ دیتا ہے، اور اے ہمارے ربّ (رحیم)! تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو تُو بخش دیتا ہے، تُو ہر مجبور و لاچار کی (دُعا) سُنتا ہے، اور (اسکی) تکلیف کو دور کر دیتا ہے، اور (ہر) بیمار کو شفا بخشتا ہے اور (ہر) گناہ کو معاف کر دیتا ہے اور (ہر شخص کی) توبہ کو قبول کرتا ہے۔ تیری (ان) نعمتوں کا نہ کوئی بدلہ دے سکتا ہے اور نہ کسی تعریف کرنے والے کی تعریف تیری تعریف کا حق ادا کر سکتی ہے۔

(٦٤) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَمْلِكُهَآ اِلَّآ اَنْتَ - ط (طبرانی، عن ابنِ مسعودؓ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تیرے سوا اور کوئی اسکا مالک نہیں ہے (تو میرا سوال پورا کردے)۔

(٦٥) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ مَآ اَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُّ ط وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَا

اَعۡلَنۡتُ وَمَا جَهِلۡتُ وَمَا عَلِمۡتُ ۔ (احمد، بزار، عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: اے اللہ! تو معاف کر دے جو کچھ میں نے بلا ارادہ کیا اور جو قصداً کیا اور جو کچھ چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا اور جو کچھ میں نے نہیں جانا (یعنی نادانی سے کیا) اور جو میں جانتا ہوں (یعنی جان بوجھ کر کیا)۔

(۶۶) اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَظُلۡمَنَا وَهَزۡلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَأَنَا وَعَمۡدَنَا وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنۡدَنَا ۔ (احمد، طبرانی عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمارے ظلموں کو بھی، ہمارے دل لگی کے طور پر کیے ہوئے اور بغیر دل لگی کے کیے ہوئے گناہوں کو بھی، ہمارے بلا ارادہ کیے ہوئے گناہوں کو بھی اور بالارادہ کیے ہوئے گناہوں کو بھی اور سب ہی قسم کے گناہ ہم سے سرزد ہوئے ہیں (تو سب کو بخش دے)۔

(۶۷) اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِيۡ خَطَئِيۡ وَعَمۡدِيۡ وَهَزۡلِيۡ وَجِدِّيۡ وَلَا تَحۡرِمۡنِيۡ بَرَكَةَ مَآ اَعۡطَيۡتَنِيۡ وَلَا تَفۡتِنِّيۡ فِيۡمَآ اَحۡرَمۡتَنِيۡ ۔ (طبرانی فی الاوسط عن ابی بن کعب)

ترجمہ: اے اللہ! تو میری بلا ارادہ کی ہوئی اور بالارادہ کی ہوئی خطاؤں کو اور میری دل لگی کے طور پر اور سنجیدگی سے کیے ہوئے گناہوں کو بخش دے۔ اور جو تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اسکی برکت سے مجھے محروم رکھا ہے اسکے فتنہ میں مجھے نہ ڈالیو (اسکا خیال میرے دل سے نکال دے کہ تیری ناشکری نہ کر بیٹھوں)۔

(۶۸) اَللّٰهُمَّ اَحۡسَنۡتَ خَلۡقِيۡ فَاَحۡسِنۡ خُلُقِيۡ ۔ (ابو یعلیٰ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا)

ترجمہ: الٰہی تو نے میری جسمانی خلقت کو اچھا بنایا ہے، تو میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دے۔

(۶۹) رَبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاهۡدِنِي السَّبِيۡلَ الۡاَقۡوَمَ ۔

ترجمہ: اے میرے پروردگار تو میری مغفرت فرما دے، اور رحم فرما، اور مجھے پختہ (اور محکم) راہ پر (صراطِ مستقیم پر) چلائیو۔ (ابو یعلیٰ، عن ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ)

(۷۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡۤ اَسۡأَلُكَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِيَةَ ۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور صحت وعافیت طلب کرتا ہوں (تو عطا فرمادے)۔

ف! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

اللہ سے عفو اور عافیت کا سوال کیا کرو اس لیے کہ کسی بھی شخص کو ایمان ویقین کے بعد عفو اور عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں دی گئی۔ (نسائی، ابنِ حبان)

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

(حضرت عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا): یارسول اللہ مجھے کوئی دُعا بتلا دیجئے جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں۔ آپؐ نے فرمایا: تم اپنے رب سے عافیت (کی دُعا) مانگا کرو"۔ (حضرت عباسؓ کہتے ہیں) کچھ دن بعد پھر میں (آپؐ کی خدمت میں) آیا اور میں نے عرض کیا: یارسولُ اللہ! مجھے کوئی دُعا بتلا دیجئے جو میں اپنے بزرگ و برتر پروردگار سے مانگا کروں، تو آپؐ نے فرمایا: اے (میرے) چچا آپ اللہ سے دُنیا اور آخرت (دونوں) میں عافیت کی دُعا مانگا کیجئے۔ اسی روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں، اے چچا آپ کثرت سے عافیت کی دُعا مانگا کیجئے۔ (طبرانی عن ابنِ عباسؓ)

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

بندوں نے اللہ تعالیٰ سے اِس سے افضل کوئی دُعا نہیں مانگی کہ وہ ان کی مغفرت کردے اور ان کو عافیت کے ساتھ رکھے۔ (بزار عن ابی الدرداءؓ)

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

(ایک مرتبہ حضرت اُمِّ سلمہؓ نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں عرض کیا): آپ مجھے کوئی ایسی دعا بتلا دیتے جو میں اپنے لیے مانگا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں، تم یہ دُعا مانگا کرو :۔ (مسند احمد، عن اُمِّ سلمہؓ)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَآ اَحْيَيْتَنَا (مسند احمد)

ترجمہ: اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب! تو میرے گناہ بخش دے اور میرے دِل کے غیظ و غضب کو دور کردے اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے گمراہ کُن فتنوں سے محفوظ رکھیو۔

٦ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی یہ دُعا ہرگز نہ مانگے اَللّٰھُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّتِیْ[1] (اے اللہ مجھے میری حُجّت کی تلقین کر اس لیے کہ (زندگی میں) حجّت کی تلقین تو کافر ہی کو کی جاتی ہے، شیطان کی جانب سے)۔ بلکہ یہ دُعا کرے، اَللّٰھُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّۃَ الْاِیْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ۔ اے اللہ تو مجھے مرتے وقت ایمان کی حجّت (خلوص کے ساتھ کلمۂ توحید) تلقین فرما (نصیب فرما)۔

(طبرانی فی الکبیر، عن عائشہ رض)

[1] عربی میں تلقین کے معنیٰ ہیں کسی کے سامنے کوئی بات کہنا تاکہ وہ بھی سُنکر وہی بات کہنے لگے۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کافروں کو گمراہی پر قائم رکھنے کیلئے زندگی بھر کفر و شرک کی باتیں ان کے سامنے کرتا اور کہتا رہتا ہے جیسا کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے اِنَّ الشَّیَاطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیَآءِھِمْ (بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں (گمراہ کُن) باتیں ڈالتے رہتے ہیں) اس لیے زندگی میں تلقین کی دُعا کرنا شیطان کو گمراہ کرنے کی دعوت دینا ہے اسکے برعکس مُسلمان مرنے والا مرتے وقت نزع کی شدید ترین تکلیف کی وجہ سے بیشک اس بات کا محتاج ہوتا ہے کہ کوئی اسکے سامنے حجّت ایمان (کلمۂ طیبہ) پڑھے تاکہ وہ بھی سُنکر کلمہ پڑھے اور ایمان پر اسکا خاتمہ ہو اس لیے اسکی ضرور دُعا کرنی چاہیئے۔ ۱۲ واللہ اعلم۔

خاتمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کی فضیلت

عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامُ (آپؐ پر سب سے افضل درود وسلام)

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ: جس مجلس میں بھی لوگ جمع ہونگے اور وہ اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے اور نہ اپنے نبی (علیہ افضل الصّلوات والتسلیمات) پر درود (و سلام) بھیجیں گے قیامت کے دن انکی وہ مجلس ان کے لیے (ذکر اللہ اور درود وسلام کے) ثواب (سے محرومی کی وجہ سے) حسرت و افسوس کا باعث ہوگی اگرچہ وہ جنّت میں بھی داخل ہوجائیں۔ (ابنِ حبان، نسائی، احمد، عن ابی ہریرۃ رضؓ)

(۲) حدیث شریف میں آیا ہے کہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جُمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر درود (وسلام) بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود (وسلام) (جُمعہ کے دن خاص طور پر) میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ (نسائی، ابنِ ماجہ، عن اوس بن اُوسؓ)

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ: جو بھی کوئی شخص جُمعہ کے دِن مجھ پر درود بھیجتا ہے اسکا درود (خاص طور پر) میرے سامنے ضرور پیش کیا جاتا ہے۔ (حاکم عن ابنِ مسعود رضؓ)

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ: جو بھی کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے (خاصکر میرے روضہ پر کھڑے ہوکر) میری رُوح مجھ پر لوٹادی جاتی ہے (یعنی اسکی طرف متوجہ کردی جاتی ہے) یہاں تک میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضؓ)

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ: حضور اقدس علیہ افضل الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے سب سے

زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہوگا۔ (ترمذی، عن ابنِ مسعودؓ)

(٦) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: (اصلی) بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔ (ترمذی، نسائی، عن علیؓ)

(٧) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا: تم کثرت سے میرے اُوپر درود بھیجا کرو اس لیے کہ یہ درود تمہارے (باطن کی تطہیر کے) لیے زکوٰۃ (پاک کرنیکا ذریعہ) ہے۔ (ابو یعلیٰ، عن ابی ہریرۃؓ)

(٨) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا وہ شخص ذلیل و خوار ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی، بزار عن ابی ہریرۃؓ)

(٩) ایک اور حدیث میں نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص کے سامنے میرا ذکر آئے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے، اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔ (نسائی، ابو یعلیٰ، ابن سنی عن انسؓ)

(١٠) ایک اور حدیث میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ارشاد فرماتے ہیں: جو کوئی میرا ذکر کرے اس کو مجھ پر درود بھیجنا چاہیئے۔ (ابو یعلیٰ عن انسؓ)

(١١) ایک اور حدیث میں رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم آپؐ تک درود پہونچنے کا ذریعہ بیان فرماتے ہیں: بیشک اللہ کے کچھ فرشتے (مامور) ہیں جو (دُنیا کی محفلوں اور مُسلمانوں کے آس پاس) گھومتے رہتے ہیں، میری اُمت کے (درود و) سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ (نسائی، حاکم عن ابن مسعودؓ)

(١٢) ایک اور حدیث میں رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: (ایک مرتبہ) جبرائیل علیہ السّلام سے میری ملاقات ہوئی اور انھوں نے مجھے خوشخبری سُنائی اور کہا کہ: آپ کا پروردگار فرماتا ہے کہ: "جو شخص آپؐ پر درود بھیجے گا میں (اس پر اپنی) رحمتِ (خاص) نازل کروں گا اور جو آپؐ پر سلام بھیجے گا میں اس پر (خاص سلامتی نازل کروں گا" تو اس پر میں نے اللہ کی بارگاہ میں سجدۂ شُکر ادا کیا۔ (احمد، حاکم عن عبد الرحمٰن بن عوفؓ)

(١٣) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت اُبَی بن کعبؓ نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا : "یارسولؐ اللہ! میں نے اذکار و دُعا کا اپنا تمام وقت) آپؐ پر درود پڑھنے کے لیے ہی وقف کردیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا : تب تو تمہاری تمام مشکلیں حل (اور ضرورتیں پوری) ہوجائیں گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہوجائیں گے۔ (آخر حدیث تک)۔

(۱۴) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ : جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے ۔ (ترمذی، حاکم، عن ابی کعب رضؓ)

(۱۵) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک دن رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے آپؐ کے چہرۂ مبارک سے خوشی اور مسرت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے، تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس (ابھی ابھی) جبرائیلؑ آئے اور کہا : آپؐ کے پروردگار نے فرمایا ہے کہ اے محمدؐ! کیا تم اِس بشارت سے خوش نہ ہوگے کہ تمہاری اُمت میں سے جو شخص بھی تم پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا میں اس پر دس بار رحمتیں نازل کرونگا۔ اور تمہاری اُمت میں سے جو شخص بھی تم پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا تو میں دس مرتبہ اس پر سلامتی نازل کروں گا ۔ (نسائی، دارمی عن ابی طلحہؓ)

(۱۶) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اسکی دس خطائیں معاف کردی جاتی ہیں اور (جنّت میں) اس کے دس درجے بُلند کردیئے جاتے ہیں اور دس نیکیاں بھی اسکے لیے لکھ دی جاتی ہیں ۔ (نسائی، طبرانی، عن انس رضؓ و ابی ہریرۃ رضؓ)

(۱۷) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ : جو شخص نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے اُس پر ستّر مرتبہ رحمتیں (اور رحمت کی دُعائیں) بھیجتے ہیں ۔ (احمد موقوفاً)

نوٹ : صلوٰۃ وسلام کی کیفیت (یعنی) الفاظ اور طریقے اس سے پہلے صفحے ۱۴۲،۱۴۳ پر

بیان کیے جا چکے ہیں۔

(۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہر دُعا (بارگاہِ الٰہی تک پہونچنے سے) رُکی رہتی ہے یہاں تک کہ (دعا کرنیوالا) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اور آپؐ کی آل (اہل و عیال) پر درود بھیجتا ہے۔ (تب بارگاہِ الٰہی تک پہنچتی اور قبول ہوتی ہے۔ (طبرانی فی الاوسط عن علیؓ)

(۱۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: (ہر) دُعا آسمان وزمین کے درمیان رکی رہتی ہے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک) اسکا کوئی حصّہ بھی نہیں پہنچتا، یہاں تک کہ تم اپنے نبی (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) پر درود بھیجو (تب وہ دُعا بارگاہِ الٰہی میں پیش اور قبول ہوتی ہے)۔ (ترمذی، عن سعید بن المسیب رح)

(۲۰) شیخ ابو سلیمان دارانی (عبد الرحمٰن شامی متوفی ۲۱۵ھ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ سے (اپنی) کسی حاجت کی دُعا مانگو تو اُس سے پہلے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود و سلام) بھیجو پھر جو چاہتے ہو دعا مانگو اور آخر میں پھر درود (وسلام) بھیجو۔ (یعنی ہر دُعا کے اوّل و آخر درود شریف ضرور پڑھو) اس لیے کہ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ (حسبِ وعدہ) اپنے کرم سے اِن دونوں درودوں کو تو قبول فرمائیں گے ہی اور ان کے کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ ان کے درمیان کی دُعا کو چھوڑ دیں (اور نہ قبول کریں۔)

صلوٰۃ وسلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ کُلَّمَا

غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آلِ ابراہیمؑ پر رحمت نازل فرمائی۔ بیشک تو ہی مستحقِ تعریف ہے بزرگ ہے۔ اے اللہ تو محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر اور آلِ محمدؐ پر برکتیں نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیمؑ پر برکتیں نازل فرمائیں، بے شک تو ہی مستحقِ تعریف ہے، بزرگ ہے۔

اے اللہ! تو نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اس وقت تک رحمتیں نازل فرما جب تک کہ ان کا ذکر کرنے والے ذِکر کرتے رہیں، اور اے اللہ! تو آپؐ پر اس وقت بھی رحمتیں نازل فرما جب کبھی ان کی یاد سے غفلت برتنے والے، غفلت برتیں۔ اور بہت بہت سلام بھیج۔

دُعاء

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّهٖ عِنْدَكَ اِرْفَعْ عَنِ الْخَلْقِ مَا نَزَلَ بِهِمْ ۔ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ مَنْ لَّا يَرْحَمُهُمْ ۔ فَقَدْ حَلَّ بِهِمْ مَا لَا يَرْفَعُهٗ غَيْرُكَ وَلَا يَدْفَعُهٗ سِوَاكَ ۔ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنَّا يَا كَرِيْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

ترجمہ: اے اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حق کے طفیل میں جو تیری بارگاہ میں ان کا ہے تو (اپنی) مخلوق سے اس کو دور کر دے جس میں وہ گرفتار ہیں، اور تو ان پر ایسا فرمانروا مسلّط نہ فرما جو ان پر رحم نہ کرے، اس لیے کہ مخلوق پر (اس وقت) ایسی مصیبت پڑی ہے جس کو نہ تیرے سوا کوئی اُٹھا سکتا ہے نہ دور کر سکتا۔ الٰہی تو ہماری مصیبت دور کر دے۔ اے بہت بہت کرم کرنے والے! اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے!

از تلمیذ مُصنفؒ

اس کتاب (حصن حصین کے مؤلّف جو بہت بڑے شیخ اور بڑے بڑے علماء کا مرجع، انبیاء علیہم السّلام کے علموں کے وارث، عظیم محدّث، اپنے زمانہ میں مشرق و مغرب میں یکتا اور بحر و بر میں یگانہ ہیں جنہوں نے اطرافِ عالم میں وہ شہرت و مقبولیت حاصل کی ہے جو آفتاب کو نصف النہار (دوپہر) کے وقت حاصل ہوتی ہے، پاکیزہ کلمات، اور انسانی کمالات، اعلیٰ اور بلند اخلاق اور ملکوتی (فرشتوں جیسی) صفات کے مالک ہیں ہمارے شیخ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن الجزری۔ اللہ تعالیٰ ان کی برکتوں کا فیض تمام عالم کو خصوصًا ان کے شاگردوں کو پہنچائے۔ فرماتے ہیں:

اس کتاب کا لکھنے والا محمد بن محمد بن محمد بن الجزری ۔ اللہ تعالیٰ اسکی غربت (بے کسی اور بے بسی) میں اس پر اپنا فضل و کرم فرمائے، اور اس شدّت اور سختی میں اسکی دستگیری فرمائے۔ کہتا ہے کہ میں اس کتاب "حصنِ حصین" (مستحکم قلعہ) کے انتخاب و ترتیب سے جو درحقیقت سیّد المرسلین خاتم النبیین صلّی اللہ علیہ وسلم کے کلماتِ طیّبہ کا (مقدس) مجموعہ ہے۔ ۲۰ ذی الحجہ ۷۹۱ھ بروز یکشنبہ بعد نماز ظہر اپنے مدرسہ میں فارغ ہوا۔ جو میں نے ہی دمشق کی ایک بستی عقبۃ الکتان کے سرے پر شہر دمشق میں قائم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دمشق کو اور اس کے علاوہ تمام مسلمانوں کے شہروں کو ہر طرح کی آفتوں سے بچائے۔ آمین!

یہ سطریں میں اس وقت سُپردِ قلم کر رہا ہوں جبکہ شہر دمشق کے تمام (آنے جانے کے راستے اور دروازے بند کر دیئے گئے بلکہ پتھروں سے تیغے لگا دیئے گئے ہیں اور تمام مخلوق (دمشق کے باشندے) فصیلوں پر کھڑے ہوئے بارگاہِ خداوندی میں فریاد کر رہے ہیں اور اہلِ شہر (چنگیزیوں کے) محاصرہ کی وجہ سے سخت مصیبت میں گرفتار ہیں، شہر میں آب رسانی کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔ بے بس و بے کس

شہریوں کے ہاتھ (بارگاہِ الٰہی میں) اُٹھے ہوئے ہیں۔ شہر کے گرد و نواح اور مضافات میں آگ لگا دی گئی ہے اور اکثر و بیشتر نواحی بستیوں کو تاخت و تاراج کر دیا گیا ہے۔ ہر شخص اپنے جان و مال اور اہل و عیال کی طرف سے خوف زدہ ہے، اپنے گناہوں اور شامتِ اعمال سے سہما ہوا ہے اور اپنے اپنے حسبِ مقدور اپنے بچاؤ میں سرگرداں ہے (نفسی نفسی کا عالم ہے)۔

(ایسے وقت میں) میں نے تو اس کتاب کو ہی اپنے لیے پناہ گاہ بنایا ہے، اور صرف اللہ جلّ شانہٗ پر بھروسہ کیا ہوا ہے وہی میرے لیے بہت کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

حصنِ حصین پڑھنے کی اجازت

میں نے اپنی اولاد،

ابو الفتح محمد، ابو بکر احمد، ابو القاسم علی اور ابو الخیر محمد کو نیز فاطمہ، عائشہ، سلمٰی اور خدیجہ کو اس (حصن حصین) کے — اور اسی کے ساتھ ان تمام احادیث کے جن کا روایت کرنا میرے لیے جائز ہے — مجھ سے (میری طرف منسوب کر کے) روایت کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

اسی طرح میں نے اپنے ہم عصروں کو بھی (ان سب کے روایت کرنے کی) اجازت دیدی ہے۔ اور صرف خدائے یگانہ کے لیے ہی (تمامتر) تعریف ہے، اوّل میں بھی آخر میں بھی، ظاہر میں بھی باطن میں بھی، اور اللہ تعالیٰ کا صلوٰۃ و سلام سرورِ کائنات محمدؐ اور اُن کے آل و اصحاب پر ہو۔

اے اللہ تو اس (حصن حصین) کے مؤلف کی اور اسکے لکھنے والے کی، پڑھنے کی، اور ان کے حق میں دعاءِ خیر کرنے والوں کی اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمادے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔